صبح صادق	04:37
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:38
غروب آفتاب	07:16

آج کی حدیث

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ آقاﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے رہیں، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔'' (ترمذی) اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ کوئی آدمی خود یہ چاہے اور اسی سے خوش ہو کہ اللہ کے بندے اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اور یہ تکبر کی نشانی ہے اور تکبر والوں کی جگہ جہنم ہے۔

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 164, Saturday- 13 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۶۴ ۞ ہفتہ، ۱۳ر جون، ۲۰۲۶، ۲۶ر ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

یوپی: ملازمت کی تلاش میں روس گئے نوجوان

اظہر اور رام چندر کے 'کنکال' کی ۲ر سال بعد تابوت میں ہوئی واپسی

اظہر الدین 27 جنوری 2024 کو روس گیا تھا۔ لاپتہ ہونے کے بعد گھر والے لگاتار اس کی تلاش میں مصروف رہے۔ مہلوک کے بھائی نے بتایا کہ طویل کوششوں اور سرکاری مدد کے بعد بھائی کی باقیات حاصل ہوسکیں۔ روس-یوکرین جنگ میں پھنسے پوروانچل کے نوجوانوں کی دردناک کہانی ایک بار پھر سامنے آئی ہے۔ اتر پردیش کے اعظم گڑھ اور مئو اضلاع کے کئی نوجوان بہتر روزگار کی تلاش میں ایجنٹوں کے جھانسے میں آ کر 2024 میں روس گئے تھے۔ انہیں گارڈ اور ہیلپر کی ملازمت کا خواب دکھایا گیا تھا، لیکن روس پہنچنے کے بعد مبینہ طور پر انہیں جبراً فوجی تربیت دے کر جنگی محاذ پر بھیج دیا گیا۔ اسی دوران 2 نوجوان ہلاک ہو گئے، جن کی باقیات 2 سال بعد ان کے گھروں تک 'کنکال' کی شکل میں پہنچی ہیں۔ جمعرات (11 جون) کو اعظم گڑھ کے رہائشی اظہر الدین اور ضلع مئو کے رہائشی رام چندر کی باقیات ان کے اہل خانہ کے حوالے کی گئیں۔ دونوں طویل عرصے سے لاپتہ تھے۔ ان کی شناخت ڈی این اے جانچ کے ذریعہ کی گئی، جس کے بعد روس سے ان کی باقیات ہندوستان بھیجی گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اعظم گڑھ اور مئو کے کئی نوجوان جنوری 2024 میں روزگار کی تلاش کرتے ہوئے ایجنٹوں کے رابطے میں آئے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق مئو کے ایک ایجنٹ نے انہیں گارڈ اور ہیلپر کی ملازمت کا لالچ دے کر روس بھیجا تھا۔ وہاں پہنچنے کے بعد نوجوانوں کو مبینہ طور پر جنگی علاقے میں بھیج دیا گیا۔ اس دوران کئی افراد زخمی ہوئے، کچھ واپس لوٹ آئے، جبکہ متعدد نوجوان لاپتہ ہو گئے۔ اظہر الدین 27 جنوری 2024 کو روس گیا تھا۔ اس کے لاپتہ ہونے کے بعد خاندان مسلسل اس کی تلاش میں مصروف رہا۔ متوفی کے بھائی عظیم الدین نے بتایا کہ وہ اپنے بھائی کی تلاش میں سعودی عرب کی ملازمت چھوڑ کر ہندوستان اور روس کے مختلف سرکاری دفاتر اور سفارت خانوں کے چکر لگاتا رہا۔ طویل کوششوں اور سرکاری مدد کے بعد بالآخر اس کے بھائی کی باقیات ہندوستان لائی جا سکیں۔ گھر والوں کا کہنا ہے کہ یہ بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کا معاملہ ہے، جس میں نوجوانوں کو ملازمت کا جھانسہ دے کر جنگی علاقوں میں پہنچایا گیا۔ انہوں نے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور ذمہ دار ایجنٹس کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی متوفیوں کی بقایہ تنخواہوں اور دیگر مالی واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ موصولہ جانکاری کے مطابق ضلعی انتظامیہ کی جانب سے وارانسی ہوائی اڈے سے باقیات لا کر اہل خانہ کے حوالے کرنے کا انتظام کیا گیا۔ انتظامی حکام کی موجودگی میں تمام رسمی کارروائیاں مکمل کی گئیں۔ مہلوکین کے اہل خانہ کے مطابق روس میں جنگ میں ہلاک ہونے والے افراد کی لاشیں بڑی تعداد میں موجود تھیں، جن کی شناخت کرنا انتہائی دشوار تھا۔ اسی وجہ سے ڈی این اے نمونوں کی مدد لی گئی۔ ڈی این اے مطابقت کا عمل مکمل ہونے کے بعد ہی اظہر الدین کی شناخت یقینی ہوسکی اور اس کی باقیات ہندوستان روانہ کی گئیں۔

جے شنکر نے کیا روسی تیل خریدنے کے فیصلے کا دفاع

یورپی ہتھیاروں کے استعمال پر اٹھائے سوال

ہیلسنکی: ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے روس سے تیل خریدنے کے فیصلے کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ مکمل طور پر قومی مفاد، توانائی کی ضروریات، قیمت اور دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ انہوں نے یورپی ممالک کی جانب سے ہندوستان کے موقف پر تنقید کو مسترد کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یورپی ممالک کے فروخت کردہ ہتھیار ماضی میں ہندوستان کے خلاف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ فن لینڈ کی راجدھانی ہیلسنکی میں منعقدہ 'کلتاراتنا مذاکرات' کے دوران 'ابھرتی طاقتیں اور نیا جغرافیائی سیاسی مقابلہ' کے موضوع پر ایک پینل مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے جے شنکر نے روس۔ یوکرین تنازع کے حوالے سے ہندوستان کی پالیسی کا دفاع کیا۔ اس مباحثے میں فن لینڈ کی وزیر خارجہ ایلینا والٹونن اور متحدہ عرب امارات کی معاون وزیر خارجہ لانا نسیبہ بھی شریک تھیں۔ گفتگو کے دوران جے شنکر سے سوال کیا گیا کہ یورپ میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ روس۔ یوکرین جنگ کے معاملے میں ہندوستان کا رویہ روس کے لیے نسبتاً نرم ہے اور نئی دہلی روس سے تیل خریدنے میں خاص دلچسپی دکھاتا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان تیل کی خریداری ہمیشہ قیمت اور دستیابی کی بنیاد پر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت روس۔ یوکرین جنگ کے بعد عالمی توانائی منڈی میں تبدیلیاں آ رہی تھیں، اس وقت یورپی ممالک بڑی مقدار میں مشرق وسطیٰ سے تیل خرید رہے تھے، جو پہلے ہندوستان کے اہم سپلائرز میں شامل تھا۔ ایسے حالات میں ہندوستان کو اپنی توانائی ضروریات پوری کرنے کے لیے متبادل ذرائع تلاش کرنا پڑے اور روسی تیل ایک قابل عمل آپشن کے طور پر سامنے آیا۔ جے شنکر نے اس موقع پر یورپی ممالک کے اسلحہ برآمد کرنے کے طریقہ کار پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی یورپی ملک پر کبھی ہندوستانی ہتھیاروں سے حملہ نہیں ہوا، لیکن یورپی ممالک کے فروخت کردہ ہتھیار ہندوستان کے خلاف استعمال کیے جاتے رہے ہیں۔ ان کے مطابق جب اخلاقی مؤقف یا اصولوں کی بات کی جاتی ہے تو اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ بعد ازاں مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کئی دہائیوں سے ایسے ہتھیار فروخت کیے گئے ہیں جنہیں ہندوستان کے خلاف استعمال کیا گیا، جبکہ ہندوستان نے کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے یورپ کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک جائز اور حقیقت پسندانہ نکتہ ہے جس پر غور کیا جانا چاہیے۔ ہندوستان مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتا آیا ہے کہ روس سے تیل کی خریداری کا فیصلہ ملک کی توانائی سلامتی، عوامی مفاد اور معاشی ضروریات کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی نئی دہلی یہ بھی دہراتا رہا ہے کہ روس۔ یوکرین تنازع کا پائیدار حل صرف مذاکرات اور سفارتی کوششوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

بائیجو رویندرن کے خلاف توہین عدالت کے حکم پر جزوی روک

سنگاپور ہائی کورٹ سے عارضی راحت

سنگاپور: سنگاپور ہائی کورٹ کے جنرل ڈویژن نے ایڈٹیک کمپنی بائجو کے بانی بائجو رویندرن کے خلاف جاری توہین عدالت کے حکم کے بعض اہم حصوں پر عارضی روک لگادی ہے۔ اس فیصلے کے بعد رویندرن کو اپیل کی کارروائی مکمل ہونے تک فوری طور پر خود سپردگی کرنے یا حراست میں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی، جسے ان کے لیے ایک اہم قانونی راحت قرار دیا جا رہا ہے۔ جاری بیان کے مطابق عدالت نے رویندرن کی جانب سے دائر درخواست پر غور کرنے کے بعد 25 مئی کو جاری کیے گئے توہین عدالت کے حکم کے ان حصوں کو معطل کر دیا ہے جن میں انہیں حراست میں لینے اور خود سپردگی کا پابند بنانے کی بات کہی گئی تھی۔ اس عدالتی فیصلے کے نتیجے میں اپیل کے حتمی فیصلے تک ان کے خلاف ان اقدامات پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بعض میڈیا رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ابتدائی عدالتی حکم کے بعد رویندرن کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ تاہم جاری بیان میں ان خبروں کو گمراہ کن قرار دیتے ہوئے واضح کیا گیا کہ کسی بھی عدالت نے بائجو رویندرن کے خلاف کبھی کوئی گرفتاری وارنٹ جاری نہیں کیا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ 25 مئی کے حکم کے تحت رویندرن کو صرف 15 جون کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی گئی تھی اور اس حکم کو گرفتاری وارنٹ سے جوڑنا حقائق کے منافی ہے۔ توہینِ عدالت کا یہ مقدمہ دستاویزات کی فراہمی اور ثالثی کی کارروائی سے متعلق بعض قانونی ذمہ داریوں کے گرد گھومتا ہے۔ بیان کے مطابق ان ثالثی احکامات کو بھی الگ قانونی کارروائیوں میں چیلنج کیا جا رہا ہے اور انہیں کالعدم قرار دلوانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لازاریف لے بارس کے بانیوں کے سینئر مقدماتی مشیر جے مائیکل میک نٹ نے کہا کہ اس کیس سے متعلق عوامی سطح پر غلط تاثر پیدا کیا گیا۔ ان کے مطابق سنگاپور کی عدالت کے سابقہ حکم کے چند حصوں کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا، جس کے نتیجے میں یہ تاثر عام ہوا کہ رویندرن کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا گیا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ میک نٹ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ رویندرن کے خلاف کسی قسم کے فوجداری الزامات موجود نہیں ہیں اور نہ ہی کسی عدالت نے انہیں دھوکہ دہی، بددیانتی، فنڈز کے غلط استعمال یا ذاتی فائدے کے لیے کسی بے ضابطگی کا مرتکب قرار دیا ہے۔

انتخابی مہم کے دوران مبینہ اشتعال انگیز بیان، ممتا بنرجی کے خلاف ایف آئی آر درج

شکایت میں انتخابی ریلی کے دوران دیے گئے مبینہ اشتعال انگیز بیان کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے خطرہ قرار دیا گیا ہے

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی کے خلاف کولکاتا کی ہیئر اسٹریٹ پولیس نے ایک ایف آئی آر درج کی ہے۔ یہ کارروائی ایک مقامی شہری کی تحریری شکایت کی بنیاد پر کی گئی، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اسمبلی انتخابات کی مہم کے دوران ایک عوامی جلسے میں ایسا بیان دیا جو اشتعال انگیز تھا اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرسکتا تھا۔ شکایت کولکاتا کے سوبالیا علاقے کے رہائشی تشار کانتی داس نے درج کرائی۔ شکایت کے مطابق ممتا بنرجی نے انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے مبینہ 'گمراہ کن پروپیگنڈے' سے محتاط رہنے کا مشورہ دیا تھا، تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ وہ کس قسم کے پروپیگنڈے کی بات کر رہی ہیں۔ شکایت گزار کا کہنا ہے کہ جلسے میں دیا گیا بیان بظاہر لوگوں کو مشتعل کرنے والا محسوس ہوتا ہے اور مختلف برادریوں کے درمیان غلط فہمی، خوف اور کشیدگی پیدا کرسکتا ہے۔ شکایت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس طرح کے بیانات سماجی ہم آہنگی اور عوامی اعتماد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں ریاست میں امن و امان کی صورتحال متاثر ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ اسمبلی انتخابات کے بعد کولکاتا اور مغربی بنگال کے مختلف اضلاع میں فرقہ وارانہ تشدد کے متعدد واقعات پیش آئے تھے۔ شکایت گزار نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ ان واقعات کا تعلق انتخابی مہم کے دوران دیئے گئے اس بیان سے ہوسکتا ہے، جس کی مکمل جانچ ضروری ہے۔ تشار کانتی داس نے اپنی شکایت کے ساتھ متعلقہ ریلی کی ویڈیو ریکارڈنگ ایک پین ڈرائیو میں پولیس کے حوالے کی ہے۔ انہوں نے پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ ویڈیو اور دیگر الیکٹرانک شواہد کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے اور معاملے کی غیر جانبدارانہ اور جامع تحقیقات کرائی جائیں۔ شکایت گزار نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر یہ بیان واقعی انتخابی مہم کے دوران دیا گیا تھا تو اس کا جائزہ انتخابی ضابطہ اخلاق اور انتخابی قوانین کے تحت بھی لیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق اگر تحقیقات میں کسی قانون کی خلاف ورزی ثابت ہوتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جانی چاہیے۔ پولیس نے شکایت موصول ہونے کے بعد ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ تاہم فوری طور پر ممتا بنرجی یا ترنمول کانگریس کی جانب سے اس معاملے پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق شکایت میں پیش کیے گئے شواہد اور ویڈیو مواد کی جانچ کے بعد آئندہ کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

یہ میری نہیں، جمہوریت اور آئین کی ناکامی ہے

سپریم کورٹ سے عرضی خارج ہونے پر میناکشی نٹراجن کا ردعمل

نئی دہلی: سپریم کورٹ کی جانب سے راجیہ سبھا نامزدگی مسترد کیے جانے کے خلاف دائر عرضی خارج ہونے کے بعد کانگریس لیڈر میناکشی نٹراجن نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ان کی ذاتی ناکامی نہیں بلکہ جمہوریت اور ہندوستان کے آئین کے لیے ایک دھچکا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر الیکشن کمیشن کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ انتخابی ادارہ غیر جانبدارانہ انداز میں کام نہیں کر رہا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے میناکشی نٹراجن نے کہا کہ وہ شروع سے ہی الیکشن کمیشن کے رویے پر اعتراض کرتی رہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کانگریس کے نمائندے اس معاملے کو لے کر الیکشن کمیشن کے پاس پہنچے تو انہیں 48 گھنٹے تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سپریم کورٹ نے ان کی عرضی پر سماعت کی اور فیصلہ سنایا لیکن اس پورے معاملے نے کئی اہم سوالات کو جنم دیا ہے۔ نٹراجن نے کہا کہ یہ معاملہ کسی ریاستی حکومت یا مدھیہ پردیش انتظامیہ کے خلاف نہیں تھا، بلکہ ان کی شکایت انتخابی عمل کو سنبھالنے والے اداروں اور متعلقہ حکام کے کردار سے متعلق تھی۔ ان کے مطابق ریٹرننگ افسر کے فیصلے اور اس کے بعد ہونے والی پیش رفت نے عوام کے سامنے کئی حقائق واضح کر دیے ہیں۔ تاہم کانگریس لیڈر نے سپریم کورٹ کے فیصلے پر براہ راست تنقید سے گریز کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عدالت عظمیٰ کے بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتیں لیکن الیکشن کمیشن کے طرز عمل پر ان کے تحفظات برقرار ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے جمعہ کو میناکشی نٹراجن کی وہ عرضی خارج کردی تھی جس میں انہوں نے راجیہ سبھا انتخاب کے لیے اپنا پرچہ' نامزدگی مسترد کیے جانے کو چیلنج کیا تھا۔ سماعت کے دوران عدالت نے کہا تھا کہ انتخابی عمل شروع ہونے کے بعد عدالتی مداخلت کی حدود متعین ہیں اور ایسے معاملات میں مداخلت ایک نئی روایت کو جنم دے سکتی ہے۔ عدالت نے عرضی خارج کرتے ہوئے یہ بھی واضح کیا کہ اس کے مشاہدات مستقبل میں دائر کی جانے والی کسی انتخابی عرضی پر اثر انداز نہیں ہوں گے۔

سی بی ایس ای ۱۲ ر ویں کے

ری ویلیوایشن پورٹل کو دوبارہ کھولنے سے دہلی ہائی کورٹ کا انکار

نئی دہلی: مرکزی ثانوی تعلیم بورڈ (سی بی ایس ای) کی 12 ویں جماعت کے نتائج کے بعد ڈیجیٹل جانچ کے نظام میں مبینہ خامیوں کی تحقیقات اور ری ویلیوایشن پورٹل دوبارہ کھولنے کے مطالبے سے متعلق دائر عرضی پر جمعہ کو دہلی ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ عدالت نے قومی طلبہ یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کی اس درخواست پر فوری راحت دینے سے انکار کر دیا جس میں ری ویلیوایشن کے لیے پورٹل دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران دہلی ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر ری ویلیوایشن پورٹل دوبارہ کھولا جاتا ہے تو اس کے اثرات تقریباً 17 لاکھ طلبہ پر پڑ سکتے ہیں۔ عدالت کے مطابق اس مرحلے پر جانچ اور نتائج سے متعلق جاری عمل میں کسی بھی قسم کی تبدیلی سے نہ صرف نتائج کے بعد کی کارروائیاں متاثر ہوں گی بلکہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلوں کا پورا نظام بھی متاثر ہوسکتا ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل نے عدالت کو بتایا کہ اب تک ایک لاکھ 67 ہزار طلبہ ری ویلیوایشن کے لیے درخواست دے چکے ہیں اور مزید درخواستیں قبول کرنے کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ اگر پورٹل دوبارہ کھولا گیا تو پہلے ہی درخواست دینے والے طلبہ کی کونسلنگ اور دیگر تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہوں گی۔ مرکز نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ ری ویلیوایشن کے عمل کو دوبارہ شروع کرنے کی صورت میں نتائج کے حتمی ہونے میں تاخیر ہوگی، جس کا براہ راست اثر مختلف تعلیمی اداروں میں داخلوں کے لیے جاری کونسلنگ کے عمل پر پڑے گا۔ حکومت کے مطابق موجودہ مرحلے پر کسی بھی اضافی تبدیلی سے لاکھوں طلبہ کے تعلیمی مستقبل پر اثر پڑ سکتا ہے۔ تاہم عدالت نے واضح کیا کہ اگر کسی طالب علم یا سرپرست کو اپنے معاملے میں کوئی مخصوص شکایت ہے تو وہ انفرادی طور پر عدالت سے رجوع کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں علیحدہ عرضی دائر کرنے کے لیے آزاد ہے۔ عدالت نے فی الحال معاملے کی مزید سماعت ملتوی کر دی ہے۔ اس سے قبل سی بی ایس ای نے 8 جون کو جاری اپنے بیان میں کہا تھا کہ سرکاری تکنیکی ایجنسیوں اور بھارتی تکنیکی اداروں کی ٹیموں کی نگرانی میں تصدیق اور ری ویلیوایشن کے لیے درخواستوں کی کھڑکی 2 جون سے 7 جون تک مقررہ مدت کے دوران مکمل طور پر فعال رہی۔ بورڈ کے مطابق اس عرصے میں ایک لاکھ 60 ہزار سے زائد امیدواروں نے تین لاکھ 80 ہزار سے زیادہ جوابی کاپیوں کے لیے کامیابی کے ساتھ درخواستیں جمع کرائیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

لکھنؤ۔دہلی انڈیگو مسافر طیارہ میں بم کی خبر سے افراتفری، حلق میں آ گئی ۱۸۰ر مسافروں کی جان

سیکورٹی پروٹوکول پر عمل کرتے ہوئے تقریباً 180 مسافروں کو لے کر روانہ ہونے والی فلائٹ کو ایپرن پر ہی روک دیا گیا۔ اس کے بعد مسافروں اور عملہ کے اہلکاروں کی سیکورٹی کے پیش نظر طیارہ کی جانچ کی گئی۔ لکھنؤ سے دہلی جانے کے لیے تیار انڈیگو کے ایک مسافر طیارہ میں جمعہ کے روز اس وقت افراتفری مچ گئی، جب پرواز سے عین قبل طیارہ کے بیت الخلاء میں ایک ٹشو پیپر پر 'بم' لکھا ہوا برآمد ہوا۔ سیکورٹی ایجنسیوں نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے طیارہ کو پرواز بھرنے سے روک دیا اور پورے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی۔ خبر رساں ایجنسی 'پی ٹی آئی' کے مطابق سیکورٹی پروٹوکول پر عمل کرتے ہوئے تقریباً 180 مسافروں کو لے کر روانہ ہونے والی انڈیگو فلائٹ '6ای' کو ایپرن پر ہی روک دیا گیا۔ اس کے بعد مسافروں اور عملہ کے اہلکاروں کی سیکورٹی کے پیش نظر طیارہ کی گہرائی سے جانچ کی گئی۔ اس واقعہ کی جانکاری ملتے ہی سیکورٹی اہلکاروں نے طیارہ کے ہر حصے کی باریکی سے جانچ کی۔ تلاشی کے دوران کسی بھی طرح کا مشتبہ یا دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ تلاشی میں کچھ بھی برآمد نہ ہونے سے لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ پوری جانچ مکمل ہونے کے بعد افسران نے اس معاملے کو 'ہوکس' یعنی 'بم کی جھوٹی خبر' قرار دیا۔ حالانکہ سیکورٹی اور قانونی عمل میں وقت لگنے کے سبب پرواز مقررہ وقت پر روانہ نہیں ہو سکی اور کچھ تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے قبل دہلی میں خراب موسم اور مشکل حالات کے سبب 3 پروازوں کو لکھنؤ ایئرپورٹ کی طرف ڈائیورٹ کرنا پڑا۔ ایئرپورٹ انتظامیہ کے مطابق سبھی پروازوں کو محفوظ طریقے سے لکھنؤ میں اتارا گیا اور موسم معمول پر آنے کے بعد انھیں دہلی کے لیے روانہ کیا گیا۔ بینکاک سے دہلی جا رہی انڈیگو فلائٹ '6ای 1054' رات 12.18 بجے لکھنؤ پہنچی اور صبح 7.56 بجے دہلی کے لیے روانہ ہوئی۔ اسی طرح گواہاٹی سے دہلی آنے والی فلائٹ '6ای 6317' رات 12.42 بجے لکھنؤ پہنچی اور صبح 12.3 بجے اپنی منزل کے لیے روانہ ہوئی۔ ایئرپورٹ انتظامیہ نے بتایا کہ لکھنؤ میں ٹھہراؤ کے دوران مسافروں اور پائلٹ ٹیم کے اراکین کو بھی ضروری سہولیات دستیاب کرائی گئیں۔

پٹرول پمپ سے اب بڑی مقدار میں پٹرول۔ڈیزل کی نہیں ہو پائے گی خریداری، ۹۰ر دنوں کیلئے لگی روک

دہلی میں پٹرول پمپ پر ڈیزل کی قیمت 95.20 روپے لیٹر ہے، جبکہ تھوک خریداروں کے لیے اس کی قیمت 134.50 روپے لیٹر ہے۔ اس فرق کی وجہ سے بڑی کمپنیاں مارکیٹ کے بجائے پٹرول پمپوں سے سستا ڈیزل خرید رہی تھیں۔ مرکزی حکومت نے پٹرول اور ڈیزل کی فروخت سے متعلق ایک بڑا اور اہم حکم جاری کیا ہے۔ اب صنعتی، تجارتی اور ادارہ جاتی صارفین پٹرول پمپوں سے پٹرول یا ہائی اسپیڈ ڈیزل نہیں خرید سکیں گے۔ انہیں اپنی ضرورت کا ایندھن اب اپنے ذاتی 'کنزیومر پمپوں' یا مجاز تھوک فروخت مراکز سے ہی حاصل کرنا ہوگا۔ یعنی اب بڑی مقدار میں پٹرول-ڈیزل کی خریداری پٹرول پمپ سے نہیں ہو پائے گی۔ دراصل حالیہ دنوں میں پٹرول پمپوں پر ڈیزل کی طلب میں غیر معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ قیمتوں میں بڑا فرق ہے۔ دہلی میں پٹرول پمپ پر ڈیزل کی قیمت 20.95 روپے فی لیٹر ہے، جبکہ تھوک خریداروں کے لیے اس کی قیمت 134.50 روپے فی لیٹر ہے۔ اس فرق کی وجہ سے بڑی کمپنیاں اور صنعتیں تھوک مارکیٹ کے بجائے پٹرول پمپوں سے سستا ڈیزل خرید رہی تھیں، جس سے عام لوگوں کے لیے ایندھن کی قلت کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اب حکومت کے نئے فیصلہ سے عام لوگوں کو آسانیاں میسر ہونے کی امید ہے۔ حکومت نے فی الحال اس حکم کو 90 دنوں کے لیے نافذ کیا ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثے کے ایک سال بعد بھی متاثرہ خاندان غم، صدمے اور غیر یقینی صورتحال سے دوچار

احمد آباد-لندن ایئر انڈیا طیارہ حادثے کی پہلی برسی پر متاثرہ خاندانوں نے اپنے پیاروں کو یاد کیا۔ کئی خاندان اب بھی ذہنی و مالی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اور حادثے کی وجوہات جاننے کے منتظر ہیں

احمد آباد: ایئر انڈیا کے احمد آباد-لندن طیارہ حادثے کو ایک سال مکمل ہونے پر جمعہ کو مختلف مقامات پر دعائیہ اجتماعات اور یادگاری تقریبات منعقد کی گئیں۔ اس سانحے میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے متعدد خاندان آج بھی شدید ذہنی، جذباتی اور مالی مشکلات سے گزر رہے ہیں اور حادثے کی وجوہات کے بارے میں واضح جواب ملنے کے منتظر ہیں۔ 12 جون 2025 کو ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-171 احمد آباد سے لندن کے لیے روانہ ہوئی تھی، لیکن اڑان بھرنے کے چند ہی لمحوں بعد طیارہ بی جے میڈیکل کالج کے طلبہ ہاسٹل کی عمارت سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس حادثے میں وشواس کمار رمیش کے علاوہ طیارے میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سانحے میں مجموعی طور پر 260 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، جن میں طیارے میں سوار 241 مسافر اور عملے کے ارکان کے علاوہ زمین پر موجود 19 افراد بھی شامل تھے۔ حادثے میں اپنی 24 سالہ اہلیہ صادقہ بانو اور ڈھائی سالہ بیٹی فاطمہ کو کھونے والے 28 سالہ محمد شیٹھ والا اب بھی شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہ اپنی اہلیہ کے ویزا پر انحصار کرتے ہوئے برطانیہ میں مقیم تھے۔ حادثے کے بعد انہوں نے انسانی بنیادوں پر اپنے ویزا میں توسیع کی درخواست دی، تاہم برطانیہ کی وزارت داخلہ نے اسے مسترد کر دیا۔ محمد شیٹھ والا کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کی سب سے قیمتی چیزیں کھو دی ہیں اور انہیں اس صدمے سے نکلنے کے لیے مناسب وقت بھی نہیں دیا جا رہا۔ ان کے مطابق وہ مستقل رہائش کا حق نہیں مانگ رہے بلکہ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ انہیں چند سال مزید برطانیہ میں رہنے کی اجازت مل جائے تاکہ وہ اپنی زندگی کو دوبارہ سنبھال سکیں۔ متاثرہ خاندانوں کو اب بھی بھارت کے طیارہ حادثات تحقیقاتی بیورو کی عبوری رپورٹ کا انتظار ہے، جسے ایک سال کے اندر جاری کیا جانا تھا۔ لندن میں قائم قانونی فرم کسٹون لا، جو 25 برطانوی خاندانوں کی نمائندگی کر رہی ہے، کا کہنا ہے کہ متاثرین کے اہل خانہ یہ جاننے کا حق رکھتے ہیں کہ ان کے پیاروں کی جانیں کس وجہ سے ضائع ہوئیں۔ فرم سے وابستہ ہوابازی کے ماہر جیمز ہیلی پراٹ نے کہا کہ ایئر انڈیا اور اس کی بیمہ کمپنیوں کے ساتھ مکمل اور مناسب معاوضے کے لیے مثبت بات چیت جاری ہے۔ ان کے مطابق کوئی مالی معاوضہ جانوں کے نقصان کا بدل نہیں ہوسکتا، لیکن یہ متاثرہ خاندانوں کے دکھ اور نقصان کا اعتراف ضرور ہے۔ ایئر انڈیا نے بتایا کہ اس نے متوفیوں کے اہل خانہ کو فوری ضروریات کے لیے 25-25 لاکھ روپے کی عبوری امداد فراہم کی ہے اور حتمی معاوضے کے معاملے پر خاندانوں سے مسلسل رابطے میں ہے۔ برطانیہ کے شہر لیسٹر میں مقیم گجراتی برادری کے متعدد خاندان بھی اس سانحے سے متاثر ہوئے تھے۔ مقامی سماجی رہنما سنجیو پاٹل کے مطابق بیشتر خاندان اب بھی ذہنی اور مالی دباؤ کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ مختلف انداز میں اپنے غم کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ کئی خاندان نجی طور پر دعائیہ اجتماعات منعقد کر کے اپنے پیاروں کو یاد کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق متاثرین آج بھی ذہنی سکون، شفافیت، جوابدہی اور مستقبل کے بارے میں یقین دہانی کے منتظر ہیں۔

پانی کٹوتی کو یکساں طریقے سے نافذ کیا جائے

متاثرہ علاقوں کو ٹینکر کے ذریعے پانی کی اضافی فراہمی کی جائے: ایڈیشنل میونسپل کمشنر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی کی گئی ہے اور اسے تمام علاقوں میں یکساں طریقے سے نافذ کیا جانا چاہیے۔ اگرچہ پانی کی کٹوتی سے پانی کی فراہمی پر کسی حد تک اثر پڑنے کی توقع ہے، لیکن اگر بستیوں، اونچائی والے علاقوں یا دیگر حساس علاقوں میں 10 فیصد سے زیادہ کی کمی ہے تو شہریوں کو تکلیف سے بچنے کے لیے واٹر کیریئر (ٹینکر) کے ذریعے اضافی پانی فراہم کیا جانا چاہیے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے دیا۔ موجودہ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ممبئی والوں کو پانی کا استعمال بہت احتیاط اور معاشی طور پر کرنا چاہیے۔ بنگر نے پانی کے ضیاع سے بچنے کی بھی اپیل کی ہے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کو پانی فراہم کرنے والے ڈیموں میں پانی کے ذخیرے میں کمی کی وجہ سے، 15 مئی 2026 سے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی عمل میں لائی گئی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ اس پانی کے ذخیرے کو طویل مدت تک استعمال کیا جائے۔ اس پس منظر میں آج (12 جون 2026) کو میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں محکمہ واٹر انجینئرنگ کے ایگزیکٹیو انجینئر، ڈپٹی انجینئر، سیکنڈری انجینئر اور فیلڈ پر کام کرنے والے اسسٹنٹ انجینئر کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اس میٹنگ میں ایڈیشنل میونسپل کارپوریشن کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے موجود سیکنڈری انجینئروں اور اسسٹنٹ انجینئروں کے ساتھ بات چیت کی۔ ڈپٹی کمشنر (اسپیشل انجینئرنگ) پرشوتم مالوادے، واٹر انجینئر دلیپ پاٹل موجود تھے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ جون کا مہینہ شروع ہونے کے باوجود مانسون ابھی تک نہیں آیا ہے۔

محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی کے مطابق 20 جون 2026 کے بعد مانسون کے فعال ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے ذخیرے میں متوقع اضافہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے ڈیموں کے کیچمنٹ ایریا میں اطمینان بخش بارش ہو۔ اس پس منظر میں میونسپل کارپوریشن کے نظام کو زیادہ چوکس رہنا چاہیے اور پانی کے انتظام پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ جہاں ایک طرف پانی کی کمی کا عمل جاری ہے وہیں دوسری طرف پانی کی چوری اور پانی کے اخراج کو روکنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ شہریوں کو پانی کے سرکاری ٹھیکے لینے کی ترغیب دی جائے۔ جن علاقوں میں ٹینکروں کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے وہاں پانی کی صورت میں پانی فراہم کرنے کے منصوبے بنائے جائیں۔ مجموعی طور پر، ٹینکروں پر انحصار کم ہونا چاہیے، شری بنگر نے ایسی تجاویز دیں۔ پانی کی قلت کے دوران متعلقہ انجینئرز اور افسران اصل کام کے علاقے میں موجود رہیں اور صورتحال پر گہری نظر رکھیں۔ عوامی نمائندوں، کارپوریٹروں اور مقامی باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ اور تال میل برقرار رکھا جائے۔ انہیں پانی کی تقسیم کے نظام کے بارے میں وقتاً فوقتاً تازہ ترین معلومات فراہم کی جائیں۔ اس کے علاوہ جغرافیائی صورتحال، مسائل اور پیدا ہونے والی شکایات کے بارے میں تفصیلی معلومات کے ساتھ ساتھ محکمہ واٹر انجینئرنگ کی جانب سے ان کے حل کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے بارے میں بھی عوامی نمائندوں کو معلومات فراہم کی جائیں۔ پانی کی فراہمی کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات کو فوری طور پر نمٹایا جائے اور ان کا فوری ازالہ کیا جائے اور اس کی اطلاع اعلیٰ افسران کو باقاعدگی سے پیش کی جائے۔ انتظامی محکموں (وارڈز) کے اسسٹنٹ کمشنرز کی مدد لی جائے۔ ٹینکروں کی دستیابی زیادہ رکھی جائے، بنگر نے مختلف ہدایات دیں۔ ابھیجیت بنگر نے کہا کہ پرانے اور خستہ حال واٹر چینلوں کو تبدیل کرنے اور واٹر چینلوں کو بڑھانے کا کام مانسون کے بعد شروع کیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری منصوبہ بندی، تکنیکی منظوری اور ٹینڈر کا عمل آئندہ دو ماہ میں مکمل کیا جائے۔ متعلقہ کاموں کے ورک آرڈرز 15 ستمبر 2026 تک جاری کیے جائیں اور اصل کام یکم اکتوبر 2026 سے شروع کیا جائے۔ ساتھ ہی متعلقہ محکمہ کو چاہیے کہ وہ باقاعدگی سے مانیٹرنگ اور کوآرڈینیشن برقرار رکھے تاکہ یہ کام مقررہ مدت کے اندر اور اعلیٰ معیار کے ساتھ مکمل ہوں۔ نئی جگہ جہاں پانی کی پائپ لائن بچھائی گئی ہے بلا تاخیر چارج کیا جائے۔ مجموعی طور پر، ایل نینو کے ممکنہ اثرات کی وجہ سے، توقع ہے کہ بارش اوسط سے کم ہوگی۔ اس سے بلدیاتی نظام کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ پانی کی فراہمی کے انتظام کے حوالے سے خاص طور پر چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ ممبئی کے شہریوں سے پانی کا استعمال بہت احتیاط اور ذمہ داری سے کرنے کی اپیل کرتے ہوئے ابھیجیت بنگر نے کہا کہ موجودہ صورتحال کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے ہر شہری کو پانی کا استعمال کفایت شعاری سے کرنا چاہیے۔

ندا خان ٹی سی ایس معاملہ

ایڈوکیٹ فیض واصف و آصف شیخ ناسک کورٹ پہنچے

سیاسی دباؤ میں مسلم نوجوانوں کو نشانہ بنایا گیا، ایڈوکیٹ فیض واصف کی عدالت میں پیروی، آئندہ سماعت ۱۹ر جون کو

ناسک: (نامہ نگار) ناسک کے TCS معاملہ میں ندا خان سمیت چھ ملزمین کیخلاف پولس نے سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، ان ملزمین پر الزام ہے کہ انہوں نے دوسرے مذہب کی لڑکی کو مذہب تبدیل کرنے کیلئے اکسایا اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔ اس تعلق سے دانش شیخ کو بھی اہم ملزم بنایا گیا ہے۔ دانش کی جانب سے مائناریٹی ڈیفنس کمیٹی کے کنوینر آصف شیخ نے ایڈوکیٹ فیض واصف کی خدمات حاصل کی اور آج بارہ جون کو ناسک کورٹ میں اس ضمن میں سماعت ہوئی۔ اس طرح کی تفصیلات آصف شیخ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ ایڈوکیٹ فیض واصف نے ندا خان TCS معاملہ میں گرفتار ملزمین میں سے دانش کی جانب سے پیروی کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ پولس کی جانب سے دائر چارج شیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ملزمین کو بلی کا بکرا بنایا جا رہا ہے سیاسی دباؤ میں اس ضمن میں کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ تبدیلی مذہب کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اسے سیاسی رنگ دیکر تبدیلی مذہب کا معاملہ بتایا جا رہا ہے اور تعلیم یافتہ افراد کو گرفتار کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ملزمین کیخلاف کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے اس لیے عدالت اس کیس میں گرفتار دانش شیخ و دیگر کو رہا کرے۔ ایڈوکیٹ فیض واصف نے مہربان ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کے کئی فیصلے بھی بطور ثبوت پیش کئے۔ دفاعی وکیل کی مدلل بحث کو عدالت نے نوٹس میں لیا اور کہا کہ اس تعلق سے سرکاری وکیل کو کچھ کہنا ہے تو وہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس پر سرکاری وکیل نے آئندہ کی تاریخ طلب کی جس پر عدالت نے 19 جون کو سماعت کا وقت دیا ہے۔ اسلام پارٹی کے بانی آصف شیخ نے کہا کہ سرکاری دباؤ میں سیاسی طاقتوں کے چلتے مسلم نوجوان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ناسک کورٹ میں دانش شیخ کے علاوہ پانچوں ملزمین کے اہل خانہ موجود تھے۔

بائیکلہ اور بھیونڈی میں مراٹھی زبان کے تربیتی مراکز شروع کیا جائے

سماج وادی پارٹی ایم ایل اے رئیس شیخ کا مطالبہ، ثقافتی وزیر ادے سامنت کو مکتوب ارسال دلجمعی سے مراٹھی زبان سیکھنے کے خواہاں امیدواروں کو واجبی فیس پر مراٹھی زبان کی تربیت دینا لازمی

ممبئی سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے ریاست کے ثقافتی وزیر ادے سامنت کو ایک خط لکھ کر بھیونڈی اور بائیکلہ میں مراٹھی زبان کی تربیتی کلاسیں شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے خط میں کہا ہے کہ دلچسپی رکھنے والوں کے لیے واجبی فیس پر شارٹ اور لانگ کورسز شروع کیے جائیں اور ٹریننگ کے بعد سرٹیفکیٹ دیے جائیں۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ بائیکلہ اور بھیونڈی میں مختلف سماجی گروپ بڑی تعداد میں مقیم ہیں۔ یہاں کے طلباء، نوجوان، مزدور اور تاجر مراٹھی زبان سیکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم، یہاں مراٹھی زبان سیکھنے کی کوئی سہولت نہیں ہے، جو مہاراشٹر کی سرکاری زبان ہے۔ اس لیے دلچسپی رکھنے والوں کو مراٹھی زبان سیکھنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مہاراشٹر حکومت مراٹھی زبان کے فروغ، پھیلاؤ اور تحفظ کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔ ریاست کے لسانی، ثقافتی اور سماجی انضمام کے لحاظ سے یہ اچھی بات ہے۔ حکومت کی مراٹھی زبان کی تربیت کی سہولیات معاشرے کے مختلف لسانی طبقوں کے درمیان مراٹھی زبان کے تئیں تعلق اور قربت پیدا کرنے میں مدد کریں گی۔ اس لیے ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ بھیونڈی اور بائیکلہ میں مراٹھی زبان کی تربیتی کلاسیں شروع کی جائیں۔ ان مراکز میں مسابقتی امتحانات کی طالبات، کاروباری خواتین اور دلچسپی رکھنے والے شہریوں کے لیے کم شرحوں پر قلیل مدتی اور طویل مدتی تربیتی کورسز کا نفاذ کیا جائے۔ اس کے علاوہ تربیت مکمل کرنے والوں کو سرٹیفکیٹ دیے جائیں۔ اس اقدام سے مراٹھی زبان کے پھیلاؤ کو فروغ ملے گا۔ حکومتی نظام کے ساتھ معاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان رابطے آسان ہو جائیں گے۔ ایم ایل اے شیخ نے وضاحت کی کہ مراٹھی پر ہر ایک کا حق ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں جلد ہی وزیر ادے سامنت سے ملاقات کریں گے۔

نفرت انگیز بیانات، تفریح کے نام پر فحاشی برداشت نہیں کی جائے گی سخت ایکشن لیا جائے گا

اسٹینڈ اپ کامیڈین پرنیت مور، میڈیکل کی طالبہ سیجل پوار کیس پر ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کا تبصرہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اسٹینڈ اپ کامیڈین پرنیت مورے کے لائیو شو میں کے ای ایم اسپتال کی میڈیکل کی طالبہ سیجل پوار کے نفرت انگیز بیان کے معاملے میں اسپتال انتظامیہ نے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ تفریح کے نام پر نفرت انگیز بیانات کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اسپتال انتظامیہ کو اس معاملے میں سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے وضاحت کی ہے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے اس پورے واقعہ پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور فنکاروں اور مواد تخلیق کرنے والوں سے سماجی ذمہ داری سے آگاہ رہنے کی اپیل کی ہے۔ اسٹینڈ اپ کامیڈین پرنیت مورے کے شو کے دو کلپس جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ہیں شہریوں میں شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ پہلے کلپ میں ہمانشو جگڈا نامی شخص ایک خاتون کے ساتھ ہتک آمیز سلوک کا واقعہ بیان کیا، جب کہ دوسرے کلپ میں کے ای ایم ہسپتال کی میڈیکل کی طالبہ سیجل پوار نے ان مردوں کی لاشوں کے بارے میں انتہائی نفرت انگیز، فحش اور جارحانہ تبصرے کیے جنہوں نے اپنی لاشیں طبی تعلیم کے لیے عطیہ کی تھیں۔ ان دونوں صورتوں میں کامیڈین پرنیت نے اعتراض کرنے کے بجائے ہنسی اور تالیاں بجائیں۔ ان دونوں کلپس میں غیر حساسیت کا نوٹس لیتے ہوئے مہاراشٹر سائبر پولس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا ہے۔ اس معاملے پر میونسپل کارپوریشن کا موقف واضح کرتے ہوئے اور قانونی کارروائی کی مکمل حمایت کرتے ہوئے ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے وضاحت کی ہے کہ مہاراشٹر سائبر ڈپارٹمنٹ نے کارروائی کی ہے۔ اس کے علاوہ کے ای ایم ہسپتال انتظامیہ نے سیجل پوار کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے۔ میئر نے واضح کیا کہ اسپتال انتظامیہ کو اس معاملے میں سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ میئر تاوڑے نے مزید کہا کہ اظہار رائے کی آزادی جمہوریت کا ایک بہت اہم حصہ ہے، لیکن اس آزادی کے نام پر خواتین کی توہین کرنے والا مواد، فحاشی، نفرت انگیز بیانات، نفرت انگیز قسم کے مواد یا سماج میں غلط پیغام بھیجنے والے مواد کو کسی بھی حالت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ عوامی فورم میں خواتین، رضامندی اور طبی شعبے سے متعلق حساس مسائل پر بات کرتے ہوئے ہر ایک کو حدود کی پابندی کرنی چاہیے۔ ممبئی ثقافت، فن اور سوچ کی آزادی کا شہر ہے۔ تاہم یہ سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ تفریح کے نام پر کسی کی عزت کو پامال نہ کیا جائے۔ چونکہ سوشل میڈیا کا نوجوانوں پر بڑا اثر ہے، اس لیے معاشرے پر اس طرح کے مواد کے اثرات پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے سب کو حساس ہونا چاہیے۔ تمام فنکاروں، ڈیجیٹل مواد کے تخلیق کاروں اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو محفوظ رکھتے ہوئے سماجی دلچسپی، حساسیت اور اخلاقیات کا احساس برقرار رکھنا چاہیے۔ شہریوں کو بھی سوشل میڈیا پر ذمہ داری سے برتاؤ کرنا چاہیے اور نفرت، فحاشی اور خواتین مخالف ذہنیت کو فروغ دینے والی چیزوں کی سختی سے مخالفت کرنی چاہیے، اس موقع پر ریتو تاوڑے نے بھی اپیل کی ہے۔

اب ہندو مسلم کی سیاست ترک کر دیجئے

پونے میں کاکروچ جنتا پارٹی کا احتجاج، ابھیجیت دیکے کی نصیحت

حسب اعلان جمعرات کی شام پونے کی ساوتری بائی پھلے یونیورسٹی میں کاکروچ جنتا پارٹی کے بینر تلے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کرنے کی خاطر ہزاروں نوجوان اکٹھا ہوئے۔ پارٹی کے بانی ابھیجیت دیکے نے اس موقع پر سیاستدانوں کو نصیحت کی کہ اب وہ ہندو مسلم کی سیاست کو ترک کر دیں کیونکہ اس سے ملک کا کوئی بھلا نہیں ہونے والا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ پیپر لیک کی ذمہ داری قبول کرے اور طلبہ کو ہونے والے نقصان کی بھرپائی کرے۔ یونیورسٹی کے احاطے میں ایک اندازے کے مطابق ۵ر تا ۶ر ہزار نوجوان جمع ہوئے تھے جنہوں نے ابھیجیت دیکے کے ساتھ نعرے بلند کئے جبکہ اس احتجاج کیلئے معروف سماجی کارکن سونم وانگ چک خصوصی طور پر لداخ سے پونے آئے تھے۔ یاد رہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیکے کا تعلق مہاراشٹر (اورنگ آباد) ہی سے ہے۔ لہٰذا انہوں نے دہلی کے جنتر منتر کے بعد دوسرا احتجاج پونے میں کیا۔ اس موقع پر دیکے نے کہا ”ملک کے نوجوانوں کے ’ہندو۔ مسلم‘ کے مسائل میں الجھایا جا رہا ہے جبکہ نوجوانوں کے اصل مسائل تعلیم اور ماحولیات ہیں۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اس معاملے پر زیادہ توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ”سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ ہندو مسلم کی سیاست کرنا بند کریں اور جو بنیادی مسائل ہیں جیسے، مہنگائی، بے روزگاری اور تعلیم پر بات کریں۔“ انہوں نے کہا ”آج سے ہم کاکروچ جنتا پارٹی کا ملک گیر احتجاج شروع کر رہے ہیں۔ پونے علم کا شہر ہے اس لئے اس کی شروعات ہم یہاں سے کر رہے ہیں۔ اب ہم اس احتجاج کو پورے ملک میں پھیلائیں گے۔“ ابھیجیت دیکے نے کہا ”مہاراشٹر چھترپتی شیواجی، جیوتی با پھلے اور بابا صاحب امبیڈکر کی دھرتی ہے۔ اس لئے میں توقع کرتا ہوں یہاں کے لوگ امتحانات میں ہو رہی دھاندلیوں کو دور کرنے کیلئے جمہوری طریقے سے ہونے والے احتجاج میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ ابھیجیت دیکے نے کہا جمہوری طریقے سے احتجاج کرنے والوں کو شورش برپا کرنے والا کہا جا رہا ہے۔ جو لوگ آئین ہند کے حق میں آواز بلند کر رہے ہیں وہ شورش کیسے برپا کر سکتے ہیں؟ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئندہ اگر کسی مقابلہ جاتی امتحان کا پرچہ لیک ہوتا ہے تو حکومت طلبہ کو بھرپائی کے طور پر ۱۰ر ہزار روپے ادا کرے کیونکہ جب پیپر دینے جاتے ہیں تو ان کی رقم خرچ ہوتی ہے۔

ممنوعہ اشیائے خوردونوش کی خلاف ورزی کرنے والوں پر مکوکا کا اطلاق

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ریاست مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے صحت عامہ کے تحفظ اور ریاست مہاراشٹر میں ممنوعہ اشیائے خوردونوش کھانے پینے کی اشیاء کی منظم غیر قانونی تجارت پر قدغن لگانے کیلئے ایک بہت اہم قدم اٹھایا ہے۔ تکارام منڈے، کمشنر، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، مہاراشٹر ریاست نے آج 12 جون 2026 کو تمام فیلڈ افسران کو واضح احکامات جاری کیے ہیں کہ وہ گٹکھا، تمباکو اور تمباکو پان کی تیاری، اسٹوریج، نقل و حمل، تقسیم اور فروخت میں ملوث منظم نیٹ ورکس کے خلاف مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ 1999 یعنی مکوکا کا اطلاق کرے تمباکو کی آمیزش ممنوعہ کھانے کی اشیا میں شامل ہے۔ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 47 کے مطابق، ریاست صحت عامہ کو بہتر بنانے اور صحت کو نقصان پہنچانے والے مادوں کے استعمال کو روکنے کی ذمہ دار ہے۔ گٹکھا، تمباکو یا نکوٹین پر مشتمل پان مسالہ اور اس طرح کی ممنوعہ اشیاء صحت عامہ کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ اس تناظر میں فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی دفعہ 30(2)(a) کے تحت ریاست میں اس طرح کے مادوں کی پیداوار، ذخیرہ کرنے، نقل و حمل، تقسیم اور فروخت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تاہم، پابندی کے باوجود، نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی طرف سے یہ پایا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر، منظم طریقے سے ان مادوں کی غیر قانونی تجارت اور مالی منافع کے لیے منظم طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، پولیس اور متعلقہ اداروں کی کارروائیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض معاملات میں نہ صرف خوردہ فروش بلکہ مینوفیکچررز، سپلائی کرنے والے، فنانسرز، ٹرانسپورٹرز، گودام چلانے والے، ہول سیلرز، سب سیلرز اور دیگر معاون عناصر بھی مربوط طریقے سے ملوث ہوتے ہیں۔ کئی بار نقلی دستاویزات، جعلی کرنسی، ڈمی کمپنیاں، بے نامی لین دین، خفیہ گودام، بین ریاستی سپلائی چین کے ساتھ ساتھ نقل و حمل اور تقسیم کے لیے مختلف راستوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، اس طرح کی سرگرمیوں کی تحقیقات اہل مقدمات میں منظم جرائم کے نقطہ نظر سے ہونے کی توقع کی جاتی ہے اور یہ خوراک کی حفاظت کی خلاف ورزیوں تک محدود نہیں ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کے تحت غیر محفوظ خوراک کی پیداوار، ذخیرہ، تقسیم یا فروخت ایک سنگین جرم ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 59 کے تحت ایسے جرائم کے لیے قید کی سزا ہے۔ دفعہ 64 کے تحت، دہرانے کی صورت میں سزا میں اضافہ کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ سیکشن 38 اور 41 کے تحت فوڈ سیفٹی افسران کو معائنہ، تلاشی اور ضبطی کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ سیکشن 42 کے تحت مقدمہ چلانے کا طریقہ کار بتایا گیا ہے۔ مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ، 1999 کے تحت مسلسل غیر قانونی سرگرمی، منظم جرم اور منظم جرائم سنڈیکیٹ کے بارے میں واضح دفعات موجود ہیں۔ اگر کوئی جرم قابل غور ہے اور تین سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہے، تو پچھلے دس سالوں میں ایک سے زیادہ چارج شیٹ دائر کی گئی ہے اور عدالت نے ان کا نوٹس لیا ہے۔

شیئر مارکیٹ میں گراوٹ

ممبئی: ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی بڑھنے اور آئی ٹی سیکٹر میں فروخت کے باعث گھریلو شیئر بازاروں میں جمعرات کے روز گراوٹ درج کی گئی۔ دن بھر کے اتار چڑھاؤ کے بعد بی ایس ای کا سینسیکس 150.63 پوائنٹس (0.20 فیصد) گر کر 73,832.55 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی-50 انڈیکس بھی 53.35 پوائنٹس یعنی 0.23 فیصد ٹوٹ کر 23,161.60 پوائنٹس پر رہا۔ دونوں بڑے انڈیکس کی شروعات سرخ نشان کے ساتھ ہوئی تھی، لیکن دوپہر سے پہلے وہ سبز نشان میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے، تاہم آخری ایک گھنٹے میں بازار دوبارہ گراوٹ کی گرفت میں آ گیا۔ سینسیکس میں آج 875 پوائنٹس کا زبردست اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ یہ نیچے 73,519 پوائنٹس تک اور اوپر 74,394 پوائنٹس تک گیا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان اس ہفتے کشیدگی بڑھنے سے بازار میں سرمایہ کاری کا رجحان کمزور رہا۔ خاص طور پر آئی ٹی سیکٹر میں فروخت کا شدید دباؤ دیکھا جا رہا ہے۔

میرا روڈ سی کوئین پیلس آرکسٹرا بار پر چھاپہ مارا

۱۲ر خواتین کی بازیابی، ۹ر گرفتار

ممبئی: میرا روڈ ایم بی وی وی پولیس کمشنریٹ، سرکل 1 کے ڈی سی پی راہول چوان کی قیادت میں ایک ٹیم نے میرا روڈ کے کاشیگاؤں پولیس اسٹیشن کی حدود میں ممبئی احمد آباد ہائی وے پر دراز ڈھابہ کے سامنے سی کوئین پیلس آرکسٹرا بار پر چھاپہ مارا۔ اس چھاپہ مار کارروائی کے دوران پولس نے 12 خواتین کو بچا لیا گیا۔ ایک کیشیئر اور 8 ویٹر گرفتار کیے گئے، جس میں بار کا ڈرائیور مالک اور مینیجر مفرور ہیں، چھاپہ مار کارروائی کے دوران 000,50 روپے نقد ضبط کر لیے گئے۔ اس کے ساتھ وہسکی اور بیئر کا غیر قانونی ذخیرہ ضبط کیا گیا اس معاملے میں مزید تفتیش جاری ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ غیر قانونی طور پر بار میں رقص و سرور کی محفل جاری تھی، اسی دوران پولس نے چھاپہ مارا اور ملزمین کو گرفتار کر کے ۱۲ر بار رقاصاؤں کو بھی آزاد کروایا گیا۔

محرم الحرام وعظ و مجالس کو رات ۱۲ر بجے تک اجازت دی جائے

ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کا وزیر داخلہ سے مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) محرم الحرام کے متبرک ایام کی اہمیت کے پیش نظر اس دوران منعقد ہونے والی عوامی مذہبی تقاریر وعظ و مجالس کا وقت ۱۰ر بجے سے بڑھا کر ۱۲ بجے تک کیا جائے، ایسا پرزور مطالبہ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے ریاست کے وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کو ایک میمورنڈم ارسال کیا۔ ایم ایل اے اعظمی نے اپنے مکتوب میں کہا ہے کہ محرم کے دوران رات کے وقت مختلف علاقوں میں عوامی تقاریر وعظ مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں بڑی تعداد میں جانثاران حسین شریک ہوتے ہیں۔ فی الحال شام کو تقریباً ۷ بجے مغرب کی نماز ہوتی ہے، جس کے بعد عشاء کی نماز مکمل ہونے تک کافی وقت صرف ہوتا ہے۔ پولیس انتظامیہ کی جانب سے فی الحال صرف رات ۱۰ بجے تک کی ہی اجازت دی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے نماز کے بعد اصل پروگرام کے لیے بہت کم وقت درکار ہے۔ اس وقت کی قلت کی وجہ سے مسلمانوں میں بے چینی ہے اور وہ ان مذہبی تقاریر سے پوری طرح مستفیض نہیں ہو پا رہے ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر، امن و امان کا پورا احترام کرتے ہوئے محرم کی طے شدہ تاریخوں کے لیے یہ وقت رات ۱۲ بجے تک بڑھایا جانا چاہیے۔ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ خود اس معاملے میں مداخلت کریں اور پولیس انتظامیہ کو فوری طور پر مثبت احکامات جاری کریں۔ اس میمورنڈم کی کاپیاں وزیر اعلیٰ اور ممبئی پولیس کے جوائنٹ کمشنر (لاء اینڈ آرڈر) دیوین بھارتی کو بھی ضروری کارروائی کے لیے روانہ کی گئی ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

سائبر فراڈ کے ذریعے ۳ر سال میں ۶ر ہزار کروڑ سے زیادہ کی رقم لوٹی گئی

ناگپور کے آرٹی آئی کارکن کی ایک درخواست کے جواب میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے انتہائی حیران کن معلومات فراہم کیں

سائبر فراڈ کے ذریعے دھوکہ دہی اب عام بات ہو گئی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ملک بھر میں اس طریقہ کار کو اختیار کر کے جعلسازوں نے کروڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کروڑ روپے لوٹ لئے ہیں۔ ناگپور سے تعلق رکھنے والے ’حق معلومات‘ (آرٹی آئی) کے سرگرم کارکن ابھے کولارکر کی درخواست کا جواب دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) نے دھوکہ دہی کے متعلق انتہائی حیران کن اعداد و شمار جاری کئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا سے فراہم کردہ معلومات میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ تین سال کے دوران سائبر مجرمین اور دھوکہ بازوں نے بینک سسٹم کا غلط استعمال کرتے ہوئے ہزاروں کروڑ روپے لوٹے ہیں۔ بینک کی طرف سے فراہم کردہ مصدقہ معلومات کے مطابق، اسٹیٹ بینک میں یکم اپریل ۲۰۲۳ء سے ۳۱ر مارچ ۲۰۲۶ء تک تین سال کی مدت کے دوران کل ۳۰ر ہزار ۴۶۷ر دھوکہ دہی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں، جن میں صارفین اور بینک کے مجموعی طور پر ۶ر ہزار ۳۵ء ۱۳۳ر کروڑ روپے لوٹے گئے۔ موبائل بینکنگ اور یو پی آئی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اسے سائبر مجرموں کیلئے ایک آسان ہدف بنا دیا ہے۔ بینک کے تین سال کے مجموعی اعداد و شمار کے مطابق، آن لائن چینل کے ذریعے کئے جانے والے فراڈ نمایاں ہیں۔ سب سے زیادہ ۱۲ر ہزار ۸۶۸ر یو پی آئی کے ذریعے کئے گئے فراڈ کے تھے، جن میں ۵۱ء۱۷ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ انٹرنیٹ بینکنگ کا استعمال ۵۸ء۷۹ کروڑ روپے کے نقصان کے ساتھ ۸۶۵۷ صارفین کو دھوکہ دینے کیلئے کیا گیا۔ اے ٹی ایم دھوکہ دہی کے ۱۱۰۲ر معاملات میں ۹٫۵۸ کروڑ روپے کا نقصان ہوا، جبکہ موبائل بینکنگ فراڈ کے ۲۹۶ معاملات میں ۳٫۶۶ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ بینک ملازمین کے ذریعہ کئے گئے اندرونی دھوکہ دہی کے ۳۰۳ر معاملات سامنے آئے ہیں، جن میں ۳۱۱۰٫۰۸ کروڑ روپے کی دھوکہ دہی شامل ہے۔ پورے ملک میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی شاخوں پر غور کریں تو دھوکہ دہی اور جرائم کے معاملے میں مغربی بنگال پہلے نمبر پر ہے۔ صرف مغربی بنگال میں دھوکہ دہی کے ۳۴۲۶ر کیس درج کئے گئے ہیں، جس سے مغربی بنگال ریاست کے شہریوں کو ۱۴۳۳٫۶۷ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ بینک نے کہا ہے کہ اس کے پاس ابھی تک ملک میں جاری ڈیجیٹل اریسٹ جیسے جدید دھوکہ دہی کے بارے میں کوئی درست معلومات نہیں ہے۔ چونکہ ڈیجیٹل دور میں بینکنگ خدمات زیادہ آسان ہو گئی ہیں، اس لئے سائبر فراڈ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اسلئے، صارفین کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنا او ٹی پی، پاس ورڈ کسی بھی نامعلوم فون کالر کو نہ دیں اور کسی نامعلوم لنک پر کلک نہ کریں تاکہ ان کا اکاؤنٹ محفوظ رہے۔ یاد رہے کہ ان دنوں بجلی کے بل، بینک کے قرض اور ٹکٹ بکنگ کے نام پر بھی سائبر فراڈ ہو رہا ہے۔ اس لئے اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے اپیل کی ہے کہ کسی بھی انجان کال پر بلا تحقیق کوئی بھی معلومات شیئر نہ کریں۔

بارسلونا: 'ساگرادا فیمیلیا' کی تعمیر ۱۴۴ سال بعد مکمل

پوپ لیو چہارم نے افتتاحی تقریب میں شرکت کی

بارسلونا میں 'ساگرادا فیمیلیا' کا تعمیری منصوبہ ۱۴۴ سال کے طویل عرصے کے بعد باضابطہ طور پر مکمل ہوگیا ہے۔ اس باسلیکا کی تعمیر نسلوں پر محیط رہی ہے، اسے کئی جنگوں میں متاثر ہونے سے بچایا گیا اور اپنے خالق کی وفات کے بعد تقریباً ایک صدی تک اس پر کام جاری رہا۔ یہ ۱۷۲ء۵ میٹر (۵۶۶ فٹ) کی بلندی کے ساتھ دنیا کا بلند ترین گرجا گھر بن گیا ہے۔ انسانی تاریخ کے سب سے بڑے اور پرعزم تعمیراتی منصوبوں میں شامل، بارسلونا کے گرجا گھر کی تعمیر بالآخر مکمل ہوگئی ہے۔ معروف ہسپانوی ماہرِ تعمیرات انتونی گاؤدی (Antoni Gaudí) کا ڈیزائن کردہ 'ساگرادا فیمیلیا' (Sagrada Familia) باسلیکا کا تعمیری منصوبہ ۱۴۴ سال کے طویل عرصے کے بعد باضابطہ طور پر مکمل ہوگیا ہے۔ یہ منصوبہ اس لئے بھی اہم ہے کیونکہ اس کی تعمیر نسلوں پر محیط رہی ہے، اسے کئی جنگوں میں متاثر ہونے سے بچایا گیا اور اپنے خالق کی وفات کے بعد تقریباً ایک صدی تک اس پر کام جاری رہا۔ اس عمارت کے آخری حصے کے طور پر، تقریباً ۱۰۰ ٹن وزنی صلیب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے منسوب مینار (Tower of Jesus Christ) کے اوپر نصب کیا گیا۔ اس طرح، ساگرادا فیمیلیا ۱۷۲ء۵ میٹر (۵۶۶ فٹ) کی بلندی کے ساتھ دنیا کا بلند ترین گرجا گھر بن گیا ہے۔ جرمنی میں تیار کردہ اس صلیب کو حصوں کی شکل میں اسپین لایا گیا اور پھر جائے وقوع پر ہی جوڑا گیا۔ یہ صلیب تقریباً پانچ منزلہ عمارت جتنی اونچی ہے اور اس کے اردگرد ۱۷ دیگر مینار موجود ہیں جو بارہ حواریوں، چار مبشرین اور حضرت مریم علیہا السلام سے منسوب ہیں۔ ساگرادا فیمیلیا کی افتتاحی تقریب ۱۰ جون کو منعقد ہوئی جس میں پوپ لیو چہارم نے شرکت کی۔ انہوں نے تقریبِ عبادت کی صدارت کی اور مکمل ہونے والے مینار کو پوپ کی طرف سے خصوصی دعائے برکت (papal blessing) پیش کی۔ یہ تقریب گاؤدی کی وفات کے سو سال مکمل ہونے پر منعقد ہوئی، جس نے اس تقریب کو تعمیراتی اور تاریخی سنگِ میل بنا دیا۔ تاہم، یہ تقریب بارسلونا میں ضرورت سے زیادہ سیاحت، بڑھتے ہوئے کرایوں اور شہر میں سستے گھروں کی کمی کے خلاف ہونے والے عوامی احتجاج کے سائے میں منعقد ہوئی۔ گاؤدی نے اس باسلیکا کا تصور 'پتھر کے جنگل' کے طور پر کیا تھا، جس میں درختوں کے تنے کی مانند شاخوں والے ستون اور چھت پر دلکش محرابیں بنائی گئی ہیں۔ اس کے اندرونی حصے میں چمکدار سیرامکس، رنگین شیشے، بائبل کے مجسمے اور پچی کاری (موزیک) سے ڈھکے مینار بنائے گئے ہیں جو عقیدے، ہندسیات اور فطرت کے منفرد امتزاج کی عکاسی کرتے ہیں۔ گاؤدی خود اپنی زندگی کے آخری سالوں میں تعمیراتی جگہ پر منتقل ہوگئے تھے اور انہوں نے خود کو مکمل طور پر اس پروجیکٹ کیلئے وقف کر دیا تھا۔ وہ اس بات سے واقف تھے کہ وہ باسلیکا کو کبھی مکمل ہوتا نہیں دیکھ پائیں گے۔ انہوں نے اپنا مشہور جملہ کہا تھا: "میرے کلائنٹ کو کوئی جلدی نہیں ہے۔" ان کا اشارہ خدا کی طرف تھا۔ گاؤدی جون ۱۹۲۶ء میں چرچ کی طرف پیدل جاتے ہوئے ایک ٹرام کی زد میں آ کر جاں بحق ہوگئے تھے۔ فنڈز کی کمی، سیاسی ہلچل اور ہسپانوی خانہ جنگی (Spanish Civil War) کی وجہ سے باسلیکا کی تعمیر بار بار رکی، جس کے دوران ان کے بہت سے اصل منصوبے اور ماڈلز تباہ ہوگئے تھے۔ میکسیکن ماہرِ تعمیرات، موریشیو کورتیس (Mauricio Cortés)، جو اس وقت اس منصوبے کی نگرانی کر رہے ہیں، نے سی این این (CNN) کو بتایا کہ اندرونی سجاوٹ کا کچھ کام ابھی جاری ہے، لیکن بیرونی حصہ مکمل طور پر تیار ہے اور یہ گاؤدی کے اصل تصور کے عین مطابق ہے۔

پاکستان میں غربت کی شرح میں ۷ فیصد اضافہ

اسلام آباد: اقتصادی سروے 2025-26 کے مطابق، قومی غربت کی شرح میں سات فیصد اضافہ ہوا ہے، جس نے گزشتہ چھ سالوں میں تقریباً 27 ملین اضافی افراد کو مالی پریشانی میں دھکیل دیا ہے اور ملک کی غریب آبادی کی کل تعداد 70 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ سروے کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 2018-19 میں غربت 21.9 فیصد تھی جو 2024-25 میں بڑھ کر 28.9 فیصد ہوگئی۔ دیہی علاقوں میں غربت نمایاں طور پر زیادہ رہی۔ اسی عرصے میں دیہی غربت 28.2 فیصد سے بڑھ کر 36.2 فیصد ہو گئی، جبکہ شہری غربت 11 فیصد سے بڑھ کر 17.4 فیصد ہوگئی۔ صوبائی سطح پر تمام بڑے صوبوں میں غربت میں اضافہ ہوا۔ 2024-25 میں پنجاب میں غربت کا تخمینہ 23.3 فیصد، سندھ میں 32.6 فیصد، خیبر پختونخوا میں 35.3 فیصد اور بلوچستان میں 47 فیصد تھا۔ سروے کے مطابق بلوچستان میں غربت کے سب سے زیادہ واقعات ریکارڈ کیے گئے، جب کہ پنجاب چاروں صوبوں میں سب سے کم رہا۔ غربت میں اضافے کی وجہ طویل معاشی جھٹکے ہیں، جن میں ریکارڈ بلند افراطِ زر، کرنسی کی قدر میں کمی، آئی ایم ایف کے استحکام کے اقدامات، سیلاب اور مشرق وسطیٰ کے تنازعات جیسے تباہ کن موسمی واقعات شامل ہیں۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ منفی صورتحال نے لوگوں کی قوت خرید کو کمزور کر دیا ہے، غذائی عدم تحفظ میں اضافہ کیا ہے اور ترسیلات زر وصول کرنے والے خاندانوں میں تناؤ پیدا ہوا ہے۔ تازہ ترین تخمینے بھی عدم مساوات میں اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ قومی گنی گتانک 2018-19 میں 28.4 سے بڑھ کر 2024-25 میں 32.7 ہوگیا۔ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ 2018-19 اور 2024-25 کے دوران شہری عدم مساوات 31.0 سے بڑھ کر 34.4 ہوگئی جبکہ دیہی عدم مساوات 23.4 سے بڑھ کر 36.6 ہوگئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ غربت میں حالیہ اضافہ آمدنی کی تقسیم میں وسیع تفاوت کے ساتھ تھا۔ اسی عرصے کے دوران صوبائی عدم مساوات بھی اوپر کی طرف بڑھی۔ 2024-25 میں، گنی گتانک پنجاب میں 32.0، سندھ میں 35.9، کے پی میں 29.4، اور بلوچستان میں 26.5 رہا۔ 2018-19 میں، متعلقہ قدریں 24.8، 29.7، 28.4، اور 21.0 تھیں۔ صوبائی پیٹرن اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تمام صوبوں میں عدم مساوات میں اضافہ ہوا، سندھ میں 2024-25 میں سب سے زیادہ سطح ریکارڈ کی گئی۔ یہ نتائج بتاتے ہیں کہ گھریلو بہبود پر حالیہ دباؤ آمدنی کی تقسیم میں وسیع تفاوت کے ساتھ تھا۔ سروے کے مطابق، پاکستان کی قومی غربت کا تخمینہ بنیادی ضروریات کی لاگت کے نقطہ نظر پر مبنی ہے، جو کہ کھپت کی بنیاد پر غربت کا تخمینہ لگانے کا معیاری فریم ورک رہا ہے۔

زمین کا حرارتی عدم توازن ریکارڈ سطح پر موسمی خطرے کا انتباہ

زمین کے موسمی نظام میں گرمی جمع ہونے کی رفتار اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ مستقبل میں گرمی مزید بڑھے گی

ایک رپورٹ کے مطابق زمین کا حرارتی عدم توازن ریکارڈ سطح پر پہنچ چکا ہے، زمین کے موسمی نظام میں گرمی جمع ہونے کی رفتار اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ مستقبل میں گرمی مزید بڑھے گی۔ انسانی سرگرمیاں ۲۰۲۵ء میں عالمی درجہ حرارت کو صنعتی دور سے قبل کی سطح سے ایک اعشاریہ ۳۷ درجہ تک لے آئی ہیں، جس سے اندیشہ ہے کہ اہم حد ایک اعشاریہ ۵ درجہ گرمی تقریباً چار سالوں میں عبور ہو جائے گی۔ دریں اثنا، زمین کے موسمی نظام میں گرمی جمع ہونے کی رفتار اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ مستقبل میں گرمی مزید بڑھے گی۔ اشاریہ جات برائے عالمی موسمیاتی تبدیلی (IGCC) رپورٹ کے مطابق، گرمی کو ایک اعشاریہ ۵ تک محدود رکھنے کے لیے باقی ماندہ کاربن بجٹ صرف ۱۳۰ ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ رہ گیا ہے، جو موجودہ اخراج کی شرح پر محض تین سالوں کے لیے کافی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "مضبوط اور مسلسل شواہد بتاتے ہیں کہ پورا موسمیاتی نظام گرم ہو رہا ہے، جس سے تیز رفتار عالمی حرارت بڑھ رہی ہے۔" واضح رہے کہ یہ تحقیق ۱۷ ممالک کے ۵۶ اداروں سے تعلق رکھنے والے ۷۰ سے زائد سائنسدانوں نے تیار کی۔ اس کے مطابق، ۲۰۲۴ء میں عالمی گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج ریکارڈ ۵۶ اعشاریہ ۸ ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ مساوی (CO2e) پر پہنچ گیا، جس کی بڑی وجہ فوسل فیول کا استعمال ہے۔ بعدازاں رپورٹ کی اہم وارننگز میں سے ایک زمین کے توانائی کے عدم توازن (EEI) سے متعلق ہے، یعنی وہ شرح جس سے موسمی نظام میں اضافی گرمی جمع ہو رہی ہے۔ سائنسدانوں نے پایا کہ یہ اشارہ حالیہ دہائیوں میں دگنا سے بھی زیادہ ہو کر اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ تاہم پروفیسر پائرس فوسٹر، جو رپورٹ کے مرکزی مصنف ہیں، نے کہا، "انسانی اثرات کے بغیر یہ صفر کے قریب ہونا چاہیے، لیکن یہ ۱۹۷۰ء کی دہائی سے بڑھ رہا ہے اور اب ریکارڈ بلندی پر ہے، حالیہ دہائیوں میں یہ دگنا ہوگیا ہے۔" رپورٹ کے مطابق انسانی اثرات سے گرمی میں اضافہ ہر دہائی میں صفر اعشاریہ ۲۷ کی ریکارڈ شرح سے ہو رہا ہے، اور گزشتہ دہائی کے دوران تقریباً ساری گرمی انسانی سرگرمیوں کے باعث تھی۔ ۲۰۲۵ء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ ۴۲۵ اعشاریہ ۶ حصے فی ملین، میتھین ۱۹۳۶ اعشاریہ ۳ حصے فی ارب، اور نائٹرس آکسائیڈ ۳۳۹ اعشاریہ ۴ حصے فی ارب پر پہنچ گئی۔ بڑھتی ہوئی گرمی کے واضح اثرات: عالمی سطح سمندر ۲۰۲۵ء میں ۱۹۰۱ء کی سطح سے ۲۳ سینٹی میٹر بلند ہو چکا ہے اور یہ ہر سال ایک اعشاریہ ۸ ملی میٹر بڑھ رہا ہے۔ تاہم صرف ۲۰۲۵ء میں دنیا نے ۹۵ دن سمندری گرمی کی لہریں (میرین ہیٹ ویوز) دیکھیں، جبکہ ۱۹۹۱ء کے بعد سے ایسے دنوں کی تعداد تین گنا سے زیادہ ہوچکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اگر اخراج موجودہ سطح پر جاری رہا تو دنیا ۲۰۳۰ء کے لگ بھگ ایک اعشاریہ ۵ درجہ گرمی کی حد عبور کرلے گی۔

برطانوی رکن پارلیمان باب بلیک مین کی پاکستان پر شدید تنقید

لندن: برطانوی پارلیمان کے رکن باب بلیک مین نے پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال اور مبینہ فائرنگ کے واقعات کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے ایک "قابلِ مذمت" کارروائی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عام شہریوں کے خلاف طاقت کا استعمال اور بنیادی حقوق کی پامالی انتہائی تشویشناک ہے۔ باب بلیک مین نے دعویٰ کیا کہ حالیہ جھڑپوں میں متعدد افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے ہیں، جبکہ برطانیہ سے تعلق رکھنے والے بعض افراد بھی متاثرین میں شامل ہیں۔ انہوں نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے پر پاکستان سے وضاحت طلب کرے اور صورتحال کا سنجیدگی سے جائزہ لے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں جاری عوامی احتجاج بنیادی حقوق، معاشی مسائل اور سیاسی مطالبات سے جڑا ہوا ہے، جس کا جواب طاقت کے بجائے مذاکرات اور جمہوری ذرائع سے دیا جانا چاہیے۔ برطانوی رکنِ پارلیمان کے مطابق مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے متعدد ارکانِ پارلیمان نے بھی اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور برطانوی وزیرِ خارجہ کو خط لکھ کر معاملے پر توجہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ باب بلیک مین نے خبردار کیا کہ اگر طاقت کے استعمال اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا تو خطے میں کشیدگی مزید بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے انسانی حقوق کے احترام اور پرامن حل کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر کے مختلف علاقوں میں احتجاج، ہڑتالوں اور سکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں کے بعد صورتحال بدستور کشیدہ ہے اور سیاسی و انسانی حقوق کے حلقوں کی جانب سے تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش کی تاریخ ایک بار پھر نشانے پر؟

ماضی، شناخت اور قومی ورثے پر نئی بحث

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں قومی تاریخ، آزادی کی جدوجہد اور 1971 کی جنگِ آزادی سے وابستہ علامات کے حوالے سے ایک نئی بحث نے زور پکڑ لیا ہے۔ بعض مبصرین اور سیاسی حلقوں کا دعویٰ ہے کہ ملک کی تاریخی شناخت اور جنگِ آزادی کے ورثے سے جڑی شخصیات، نعروں اور یادگاروں کو پس منظر میں دھکیلا جا رہا ہے، جس سے قومی تاریخ کے تحفظ کے بارے میں سوالات جنم لے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ عرصے میں متعدد تاریخی مقامات، سیاسی شخصیات سے منسوب اداروں اور جنگِ آزادی کی علامتوں کے حوالے سے فیصلوں نے عوامی اور سیاسی حلقوں میں بحث کو جنم دیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ان اقدامات سے بنگلہ دیش کی نظریاتی بنیادوں اور آزادی کی جدوجہد کے تاریخی بیانیے پر اثر پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب حکومت اور اس کے حامی حلقوں کا مؤقف ہے کہ ملک میں ادارہ جاتی اور آئینی اصلاحات کا عمل جاری ہے اور ان اقدامات کا مقصد قومی اداروں کی ازسرِ نو تشکیل اور سیاسی نظام میں بہتری لانا ہے۔ حالیہ برسوں میں بنگلہ دیش کی سیاست میں آنے والی بڑی تبدیلیوں کے بعد تاریخ، قومی شناخت اور ریاستی ڈھانچے کے مستقبل پر بحث مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کی قومی شناخت کا مرکز 1971 کی جنگِ آزادی اور اس سے وابستہ تاریخی ورثہ رہا ہے، اس لیے اس موضوع پر ہونے والی ہر پیش رفت ملک کے سیاسی اور سماجی منظرنامے میں گہری اہمیت رکھتی ہے۔ مبصرین کے مطابق تاریخ، قومی یادداشت اور سیاسی بیانیے کے گرد جاری یہ کشمکش آنے والے برسوں میں بھی بنگلہ دیش کی سیاست اور قومی مباحث کا ایک اہم موضوع بنی رہ سکتی ہے۔

گیس کی قلت نے بنگلہ دیش کے صنعتی خوابوں کو سست کر دیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کو قدرتی گیس کی مسلسل قلت کا سامنا ہے جس کے باعث ملک کے صنعتی شعبے کو شدید مشکلات درپیش ہیں اور نئی سرمایہ کاری کے منصوبے متاثر ہو رہے ہیں۔ صنعتکاروں کا کہنا ہے کہ گیس کی غیر یقینی فراہمی کے باعث فیکٹریوں کی پیداواری صلاحیت کم ہو رہی ہے جبکہ کئی منصوبوں کی توسیع بھی مؤخر کر دی گئی ہے۔ بنگلہ دیش کی معیشت کا بڑا حصہ قدرتی گیس پر انحصار کرتا ہے، تاہم مقامی پیداوار میں کمی اور درآمدی ایندھن کی بلند قیمتوں نے بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ حکام کو صنعت اور بجلی گھروں کے درمیان محدود گیس کی تقسیم کے لیے ترجیحات طے کرنا پڑ رہی ہیں، جس سے صنعتی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ حالیہ مہینوں میں حکومت کو مہنگی اسپاٹ ایل این جی خریدنے پر مجبور ہونا پڑا تاکہ توانائی کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ توانائی کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے صنعتی پیداوار کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے، جبکہ بعض شعبوں کو گیس راشننگ اور بجلی کی بندشوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر توانائی کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری، درآمدی بنیادی ڈھانچے کی توسیع اور مقامی گیس کے ذخائر کی تلاش میں تیزی نہ لائی گئی تو بنگلہ دیش کے برآمدات پر مبنی صنعتی ترقی کے اہداف متاثر ہو سکتے ہیں۔ ان کے مطابق قابلِ اعتماد توانائی کی فراہمی صنعتی ترقی، روزگار کے مواقع اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے ناگزیر ہے۔

ترکی کے ساتھ بڑھتے تعلقات۔ کیا بنگلہ دیش کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے؟

ڈھاکہ/انقرہ: ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں خبردار کیا گیا ہے کہ ترکی کے ساتھ دفاعی اور تزویراتی تعاون میں اضافے کے دوران بنگلہ دیش کو ممکنہ جغرافیائی سیاسی اور نظریاتی اثرات کا بغور جائزہ لینا چاہیے۔ مضمون کے مطابق انقرہ کی خارجہ پالیسی اور بعض علاقائی معاملات میں اس کے کردار کو دیکھتے ہوئے ڈھاکہ کے لیے محتاط اور متوازن حکمت عملی اختیار کرنا ضروری ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ترکی حالیہ برسوں میں دفاعی برآمدات، ڈرون ٹیکنالوجی اور مسلم دنیا میں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس تناظر میں بنگلہ دیش اور ترکی کے درمیان دفاعی تعاون میں اضافہ بعض حلقوں میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی کی کامیابی کا ایک اہم سبب بڑی طاقتوں اور علاقائی شراکت داروں کے درمیان توازن برقرار رکھنا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی ایک ملک یا بلاک پر حد سے زیادہ انحصار سفارتی لچک کو محدود کر سکتا ہے، اس لیے ڈھاکہ کو اپنے قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے متوازن روابط برقرار رکھنے چاہییں۔ مضمون میں یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کو اپنی سیکولر اور کثیر الثقافتی قومی شناخت، داخلی استحکام اور علاقائی تعلقات پر ممکنہ اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے خارجہ و دفاعی شراکت داریوں کو آگے بڑھانا چاہیے۔

تائیوان کے قریب غیر قانونی گشت کے ذریعے چین سمندری دعوے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے: تائی پے

تائی پے: تائیوان نے چین کی جانب سے جزیرے کے مشرقی سمندری علاقوں میں کی جانے والی تازہ "قانون نافذ کرنے" کی کارروائیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بیجنگ غیر قانونی گشت کے ذریعے اپنے سمندری دائرۂ اختیار کو وسعت دینے اور ہند۔ بحرالکاہل خطے کے امن و استحکام کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تائیوان کی وزارتِ خارجہ کے مطابق چین کو تائیوان کے مشرقی سمندری علاقوں میں کسی قسم کے قانون نافذ کرنے کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے۔ وزارت نے کہا کہ بیجنگ ان کارروائیوں کے ذریعے ایسے سمندری علاقوں پر اپنا اختیار جتانے کی کوشش کر رہا ہے جہاں بین الاقوامی قانون کے تحت اسے کوئی حق حاصل نہیں۔ چین کی کوسٹ گارڈ نے حالیہ دنوں میں تائیوان کے مشرقی پانیوں میں خصوصی گشت اور سمندری نگرانی کی کارروائیاں انجام دی ہیں۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں کے دوران چینی جہازوں نے تجارتی بحری جہازوں سے ان کی منزل اور سفر کی تفصیلات طلب کیں اور چینی دائرۂ اختیار کا تاثر دینے کی کوشش کی۔ تائیوان کے قومی سلامتی کے اعلیٰ حکام نے ان اقدامات کو "توسیع پسندانہ پالیسی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ چین خطے میں موجودہ صورتحال کو تبدیل کرنے اور اپنی سمندری موجودگی کو معمول بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تائی پے نے واضح کیا کہ وہ اپنی سمندری خودمختاری کے تحفظ کے لیے ایسے تمام اقدامات کا جواب دے گا اور کسی بھی غیر قانونی دراندازی کو برداشت نہیں کرے گا۔ ادھر بیجنگ کا مؤقف ہے کہ یہ گشت اس کی خودمختاری اور سمندری حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی کارروائیاں ہیں۔ تاہم تائیوان مسلسل اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ صرف تائیوان کے عوام ہی اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں چین کی کوسٹ گارڈ اور دیگر سرکاری جہازوں کی تائیوان کے اطراف سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے، جس کے باعث آبنائے تائیوان اور جنوبی بحیرۂ چین میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔

دنیا بھر میں ہر ۶۷ میں سے ایک شخص جبری طور پر بے گھر کیا گیا

رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ دہائی میں پہلی بار بے گھروں کی تعداد میں کمی آئی ہے

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین (UNHCR) کی بدھ کو جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں ہر ۶۷ میں سے ایک شخص زبردستی بے گھر ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ دہائی میں پہلی بار بے گھر افراد کی تعداد میں کمی آئی ہے، تاہم یہ تعداد اب بھی تشویشناک حد تک بلند ہے۔ جنیوا میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے، اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین برہم صالح نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک نئی دہائی پر محیط اقدام کی حمایت کرے، جس کا مقصد طویل عرصے سے بے گھر رہنے والے مہاجرین کی تعداد کو نصف کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۵ء میں عالمی مہاجرین کی تعداد میں ۳ فیصد کمی ہوئی اور یہ ۱۴ کروڑ ۱۶ لاکھ رہ گئی، جو بے گھروں کی بلند سطح کے باوجود ایک غیر معمولی کمی ہے۔ بعدازاں رپورٹ میں مثبت پیش رفت یہ بھی بتائی گئی کہ اسی دوران تقریباً ۴۶ ہزار بے ریاست افراد نے ۲۴ ممالک میں شہریت حاصل کی۔ ۲۰۲۵ء میں ۵۴ لاکھ افراد تشدد اور ظلم و ستم سے بچنے کے لیے سرحدوں کے پار فرار اختیار کی۔ واپسی کی رفتار بھی بڑھی اور ایک کروڑ ۴ لاکھ بے گھر افراد اپنے گھروں یا آبائی وطن لوٹے، جن میں ۴۴ لاکھ مہاجر اور ایک کروڑ ۳ لاکھ اندرونی طور پر بے گھر افراد شامل ہیں۔ افغانستان، سوڈان اور شام کی صورتحال کی وجہ سے بے گھری میں اضافہ ہوا۔ جبکہ مہاجرین کی واپسی چھ دہائیوں کی دوسری بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، تاہم UNHCR نے خبردار کیا کہ یہ واپسی اکثر دباؤ اور غیر محفوظ حالات میں ہوئی۔ ۷۰ فیصد سے زائد مہاجرین اور بین الاقوامی تحفظ کے محتاج افراد کا تعلق چھ ممالک سے تھا افغانستان، جنوبی سوڈان، سوڈان، شام، یوکرین اور وینزویلا۔ ۲۰۲۵ء میں سب سے بڑے میزبان ممالک میں کولمبیا (۲۸ لاکھ)، جرمنی (۲۷ لاکھ)، ترکی (۲۴ لاکھ)، یوگنڈا (۱۹ لاکھ)، ایران (۱۷ لاکھ)، چاڈ (۱۵ لاکھ) اور پاکستان (۱۳ لاکھ) شامل تھے۔ اس کے علاوہ، تنازعات اور تشدد کے باعث بڑے پیمانے پر اندرون ملک لوگ بے گھر ہوتے رہے۔ اندرون ملک بے گھروں کی نگرانی کے مرکز کے مطابق، ۲۰۲۵ء کے آخر تک اندازاً ۶ کروڑ ۸۶ لاکھ افراد اندرونی طور پر بے گھر تھے، جو پچھلے سال کے مقابلے میں ۷ فیصد کم ہے۔ سوڈان اب بھی دنیا کے سب سے بڑے اندرونی بے گھری کے بحران کا شکار ہے، جہاں ۹۱ لاکھ افراد بے گھر ہیں۔

پاکستان کا بجٹ، ایران جنگ اور آئی ایم ایف کی زد میں

اسلام آباد: پاکستان کی حکومت جمعہ کو ایک بجٹ پیش کرے گی جو متوسط طبقے اور رجسٹرڈ کاروباروں کو متاثر کرے گا کیونکہ وہ ملک کے غریب ترین افراد کی حفاظت کرتے ہوئے محصولات میں اضافہ اور اخراجات میں کمی کرنا چاہتا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی جانب سے کفایت شعاری کی شرائط کو پورا کرنے کے دباؤ کے تحت، وزیر خزانہ محمد اورنگزیب اگلے ماہ سے شروع ہونے والے مالی سال کے لیے 17.1 ٹریلین روپے کا تاخیری منصوبہ پیش کریں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایندھن اور بجلی کی زیادہ قیمتوں اور ٹیکسوں کا بوجھ زیادہ تر باضابطہ طور پر رجسٹرڈ کاروباروں اور جنوبی ایشیائی ملک میں تنخواہ دار کارکنوں پر پڑے گا، کیونکہ سیاسی طور پر طاقتور شعبوں جیسے زراعت، ریٹیل اور رئیل اسٹیٹ پر ٹیکس لگانا مشکل ہے۔ لیکسن انویسٹمنٹ کے چیف انویسٹمنٹ آفیسر مصطفی پاشا نے کہا، "حکومت کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ایک بار پھر معاشی ترقی پر مالی استحکام کو ترجیح دے گی۔" پاشا نے کہا، "اپنے اہداف حاصل کرنے کے لیے، حکومت کو نان فائلرز، زراعت اور تاجروں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنا پڑے گا۔ لیکن ٹیکس نیٹ کو گہرا کرنے کی بجائے مادی طور پر وسعت دینے کی سیاسی خواہش غائب ہے۔" وزارت خزانہ نے فوری طور پر بجٹ نمبر یا اس کی مالی ترجیحات پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ پالیسی سازوں کو نہ صرف آئی ایم ایف کے تازہ ترین بیل آؤٹ پیکج کی شرائط سے بلکہ ایران پر امریکی اسرائیل جنگ کے اثرات سے بھی مقابلہ کرنا چاہیے، ایک تنازعہ جس میں اسلام آباد نے ثالثی کی کوشش کی ہے۔ جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافے نے پاکستان کی افراطِ زر کو واپس دوہرے ہندسوں پر لے جایا ہے جس طرح معیشت اپنی منزلیں پار رہی تھی۔ ایس اینڈ پی گلوبل مارکیٹ انٹیلی جنس کے پرنسپل اکانومسٹ احمد مبین نے کہا کہ خلیجی توانائی کی درآمدات، ترسیلات زر اور خطے سے مالی معاونت پر انحصار کے پیش نظر، مشرق وسطیٰ کے طویل تنازعے کے لیے پاکستان سب سے زیادہ کمزور ایشیا پیسیفک معیشت ہے۔ حکومت مالی سال 2026-2027 کے لیے 4.1 فیصد کی اقتصادی ترقی کا ہدف رکھتی ہے، جو اس سال کے متوقع 3.7 فیصد سے زیادہ ہے اور آئی ایم ایف کی 3.5 فیصد کی پیشن گوئی سے زیادہ ہے، اور پورے سال کی افراطِ زر کو 8.2 فیصد ہدف بنا رہی ہے، جو مئی کے لیے رپورٹ کردہ 11.7 فیصد سے بھی کم ہے۔

کشمیر کے عوام اپنی تاریخی حیثیت

قومی شناخت اور اجتماعی بقا کے تحفظ کیلئے ڈٹے رہیں: ڈاکٹر نسیم بلوچ

بلوچستان: بلوچ نیشنل موومنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر نسیم بلوچ نے اپنے ایک بیان میں پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں عوامی تحریک کے مظاہرین کے خلاف اسٹیبلشمنٹ کی جاری کریک ڈاؤن اور قتلِ عام پر کشمیریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے عوام اپنی تاریخی حیثیت، قومی شناخت اور اجتماعی بقا کے تحفظ کے لیے ڈٹے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام آج جس ظلم، تشدد اور ریاستی طاقت کے جبر کا سامنا کر رہے ہیں، وہ ہمارے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ 1948 سے بلوچ قوم اسی قسم کے مظالم، فوجی جارحیت، سیاسی جبر، جبری گمشدگیوں اور انسانی حقوق کی پامالیوں کو برداشت کر رہی ہے۔ اس لیے ہم کشمیری عوام کے درد، تکالیف اور محرومی کے احساس کو کسی بھی دوسرے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر نسیم بلوچ کا کہنا تھا کہ میں کشمیر کے عوام سے کہنا چاہوں گا کہ وہ اپنی تاریخی حیثیت، قومی شناخت اور اجتماعی بقا کے تحفظ کے لیے مضبوطی سے ڈٹے رہیں۔ پاکستانی ریاست اور اس کے فوجی مقتدرہ (اسٹیبلشمنٹ) کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے کبھی بھی کسی مظلوم قوم کے جائز سیاسی، قومی اور انسانی حقوق کو رضاکارانہ طور پر تسلیم نہیں کیا۔ آج کشمیر میں عوامی آوازوں کو بے رحمی سے دبانا، گرفتاریاں اور طاقت کے بل بوتے پر سیاسی مطالبات کو کچلنے کی کوششیں پوری دنیا کے سامنے عیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک مذاکرات، معاہدوں اور ریاستی وعدوں کا تعلق ہے، تو اس معاملے میں بلوچ قوم کا تجربہ انتہائی تلخ رہا ہے۔ ہمیں قرآن پر کھائی جانے والی قسموں اور وعدوں کے ذریعے دھوکہ دیا گیا۔ شہید نواب نوروز خان، شہید آغا عبدالکریم، شہید نواب اکبر خان بگٹی اور دیگر بلوچ رہنماؤں کے ساتھ کیے گئے معاہدے اور بعد میں ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ حقائق بلوچ قوم کے اجتماعی حافظے میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ بی این ایم چیئرمین نے کہا کہ ہمارا یہ ماننا ہے کہ کشمیری عوام کو اپنی آزادی، قومی شناخت، سیاسی حقوق اور اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کے حق کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔ قومی شناخت اور قومی وقار کا تحفظ نہ صرف کسی قوم کی بقا کی ضمانت ہے بلکہ خطے میں پائیدار امن کی بنیاد بھی ہے۔ جب تک اقوام کے بنیادی حقوق کو تسلیم نہیں کیا جاتا، امن اور استحکام محض ایک خواب ہی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک مظلوم قوم ہونے کے ناطے، بلوچ عوام کشمیری عوام کی تکالیف اور جدوجہد کو اپنے بہت قریب محسوس کرتے ہیں۔ ہم کشمیر کے عوام کے قومی اور انسانی حقوق کی حمایت کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ بلوچ عوام ان کے ساتھ اپنی اخلاقی اور سیاسی یکجہتی کا اظہار جاری رکھیں گے۔ بلوچ رہنما کا کہنا تھا کہ قومی بقا، آزادی اور حقِ خودارادیت ہر قوم کا بنیادی اور فطری حق ہے۔ کوئی بھی طاقت کسی قوم کو مستقل طور پر اس حق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ ہم ایک قوم کے طور پر تب ہی بقا پا سکتے ہیں جب ہمیں پاکستان سے نجات مل جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اسلامی

اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کار مول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

دین حق: خداشناسی، جواب دہی اور انسانی فلاح کا آفاقی نظام

دین حق خدا کی صحیح معرفت، اعمال کی جواب دہی اور آخرت کے یقین پر قائم ایک آفاقی نظامِ فکر ہے جو انسان کو مقصدیت، اخلاقی ذمہ داری، توازن اور حقیقی فلاح کی راہ دکھاتا ہے۔ انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ایک حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ انسان ہمیشہ سے حق کی تلاش میں سرگرداں رہا ہے۔ تہذیبوں کے عروج و زوال، فلسفوں کی تشکیل، مذاہب کے ظہور اور مختلف فکری تحریکوں کے پس منظر میں دراصل یہی جستجو کارفرما ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے، کائنات کے مقصد کو سمجھے اور زندگی گزارنے کا درست راستہ دریافت کرے۔ سوال یہ نہیں کہ انسان نے حق کی تلاش کی یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ حق کی پہچان کے لیے معیار کیا ہے اور وہ کون سے اصول ہیں جو ہر زمانے، ہر خطے اور ہر انسان کے لیے یکساں طور پر قابل قبول ہو سکتے ہیں۔

الف اے مجیب

دینِ حق خدا کی صحیح معرفت، اعمال کی جواب دہی اور آخرت کے یقین پر قائم ایک آفاقی نظامِ فکر ہے جو انسان کو مقصدیت، اخلاقی ذمہ داری، توازن اور حقیقی فلاح کی راہ دکھاتا ہے۔ انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ایک حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ انسان ہمیشہ سے حق کی تلاش میں سرگرداں رہا ہے۔ تہذیبوں کے عروج و زوال، فلسفوں کی تشکیل، مذاہب کے ظہور اور مختلف فکری تحریکوں کے پس منظر میں دراصل یہی جستجو کارفرما ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے، کائنات کے مقصد کو سمجھے اور زندگی گزارنے کا درست راستہ دریافت کرے۔ سوال یہ نہیں کہ انسان نے حق کی تلاش کی یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ حق کی پہچان کے لیے معیار کیا ہے اور وہ کون سے اصول ہیں جو ہر زمانے، ہر خطے اور ہر انسان کے لیے یکساں طور پر قابلِ قبول ہو سکتے ہیں۔ اگر انسانی فکر، عقل اور مشاہدے کی روشنی میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دینِ حق کی بنیاد چند ایسے ابدی اصولوں پر قائم ہے جو نہ صرف عقیدے کو واضح کرتے ہیں بلکہ انسانی زندگی کو ایک مضبوط اخلاقی اور عملی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ اصول خدا کی صحیح معرفت، اعمال کی جواب دہی اور حیات انسانی کے حتمی انجام کے شعور پر مشتمل ہیں۔ یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک صالح فرد، ایک متوازن معاشرہ اور ایک پُرامن تہذیب قائم ہو سکتی ہے۔ سب سے پہلی اور بنیادی حقیقت خدا کی صحیح پہچان ہے۔ انسان کی فکری تاریخ کا شاید سب سے بڑا المیہ یہی رہا ہے کہ اس نے اپنے خالق کو صحیح طور پر سمجھنے کے بجائے اکثر اپنے تصورات، خواہشات اور محدود تجربات کے مطابق اس کی تصویر بنانے کی کوشش کی۔ کہیں دیوی دیوتاؤں کا تصور پیدا ہوا، کہیں فطرت کی قوتوں کو خدائی مقام دیا گیا، کہیں انسانوں کو الوہیت کے درجے پر پہنچایا گیا اور کہیں خدا کو اس قدر غیر متعلق بنا دیا گیا کہ وہ عملی زندگی سے کٹ کر محض ایک فلسفیانہ تصور بن کر رہ گیا۔ عقل اور فطرت اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ اس عظیم الشان اور منظم کائنات کا خالق ایک ایسا وجود ہونا چاہیے جو کامل علم، کامل قدرت، کامل حکمت اور کامل عدل کا مالک ہو۔ وہ کسی کمزوری، جہالت، محتاجی یا تضاد سے پاک ہو۔ جس کائنات میں ذرّات سے لے کر کہکشاؤں تک حیرت انگیز نظم موجود ہے، اس کے خالق کا تصور بھی اسی درجے کی حکمت اور وحدت کا متقاضی ہے۔ جب انسان خدا کو اس کی حقیقی صفات کے ساتھ پہچان لیتا ہے تو اس کی زندگی میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ وہ مخلوق کی غلامی سے نکل کر خالق کی بندگی اختیار کرتا ہے، توہمات سے آزاد ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی کو ایک واضح مرکز اور مقصد عطا کرتا ہے۔

دینِ حق کا دوسرا بنیادی ستون قانونِ مجازات یا اخلاقی جواب دہی کا تصور ہے۔ کائنات کا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہاں کوئی عمل نتیجے سے خالی نہیں۔ اگر ایک بیج زمین میں بویا جائے تو اسی نوعیت کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ اگر جسمانی قوانین کی خلاف ورزی کی جائے تو اس کے نتائج لازماً سامنے آتے ہیں۔ یہی اصول اخلاقی دنیا میں بھی کارفرما ہے۔ سچائی، دیانت، انصاف اور خیر خواہی کے اثرات فرد اور معاشرے دونوں پر مرتب ہوتے ہیں، جبکہ ظلم، جھوٹ، خیانت اور فساد اپنے ساتھ تباہی کے بیج لے کر آتے ہیں۔ اگر انسان یہ یقین کھو دے کہ اس کے اعمال کی کوئی اخلاقی اہمیت ہے تو پھر خیر و شر کے درمیان فرق مٹنے لگتا ہے۔ طاقت ہی حق بن جاتی ہے اور مفاد ہی معیار قرار پاتا ہے۔ لیکن جب انسان کو یہ شعور حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کا ہر عمل ایک اخلاقی

وزن رکھتا ہے اور اس کے نتائج ناگزیر ہیں، تو اس کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہی احساس اسے خود احتسابی کی طرف لے جاتا ہے اور اسی سے ایک صحت مند اخلاقی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ دینِ حق کا تیسرا اور فیصلہ کن اصول معاد یا آخرت پر یقین ہے۔ انسانی زندگی میں بہت سے ایسے واقعات پیش آتے ہیں جن کا مکمل انصاف اس دنیا میں ممکن نظر نہیں آتا۔ کتنے ہی ظالم سزا سے بچ جاتے ہیں اور کتنے ہی نیک لوگ اپنے اعمال کا پورا صلہ حاصل کیے بغیر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اگر زندگی صرف پیدائش اور موت کے درمیان محدود ہو تو عدل کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔ عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اگر انسان ایک اخلاقی مخلوق ہے اور اگر اس کے اعمال کی حقیقی قدر و قیمت ہے تو پھر ایک ایسا مرحلہ بھی ہونا چاہیے جہاں مکمل انصاف قائم ہو۔ آخرت کا تصور دراصل اسی اخلاقی عدل کی تکمیل ہے۔ یہ یقین انسان کو وقتی مفادات سے بلند کرتا ہے اور اسے ایک وسیع تر تناظر عطا کرتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ، ہر عمل اور ہر فیصلہ ایک بڑی حقیقت سے جڑا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آخرت پر یقین رکھنے والا انسان محض فوری فائدے کی بنیاد پر فیصلے نہیں کرتا۔ وہ سچائی کو نقصان کی صورت میں بھی اختیار کرتا ہے، انصاف پر قائم رہتا ہے خواہ اس کے لیے قربانی دینی پڑے، اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ زندگی کا حساب صرف دنیا کے پیمانوں سے نہیں ہوگا۔ جب خدا کی صحیح معرفت، قانونِ مجازات کا یقین اور آخرت کا شعور ایک انسان کے اندر جمع ہو جاتے ہیں تو اس کی شخصیت میں حیرت انگیز توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا سے فرار اختیار نہیں کرتا بلکہ اسے ذمہ داری کے میدان کے طور پر دیکھتا ہے۔ وہ مادّی ترقی کا مخالف نہیں بنتا لیکن اسے زندگی کا آخری مقصد بھی نہیں سمجھتا۔ وہ روحانیت اور مادیت، فرد اور معاشرہ، حقوق اور فرائض، عقل اور اخلاق کے درمیان ایک متوازن راستہ اختیار کرتا ہے۔

ایسا انسان مقصدیت کے ساتھ جیتا ہے۔ اس کی زندگی محض خواہشات کی تکمیل یا لذت کے حصول تک محدود نہیں رہتی بلکہ وہ اپنے وجود کو ایک بڑی حقیقت کا حصہ سمجھتا ہے۔ اس کے اندر خدمت، ایثار، انصاف اور خیر خواہی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابی کو صرف ذاتی مفاد میں نہیں بلکہ اجتماعی بھلائی میں تلاش کرتا ہے۔ آج کے دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ انسان نے بے پناہ سائنسی اور مادی ترقی تو حاصل کر لی ہے، مگر مقصدیت، اخلاقی ذمہ داری اور روحانی توازن سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ نتیجتاً ذہنی اضطراب، سماجی انتشار، اخلاقی بحران اور عدم اطمینان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے ماحول میں دینِ حق کے یہ بنیادی اصول پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر جاتے ہیں، کیونکہ یہی اصول انسان کو اس کی اصل حیثیت، ذمہ داری اور منزل سے روشناس کراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دینِ حق کسی مخصوص قوم، نسل یا زمانے کا نام نہیں بلکہ ایک آفاقی نظامِ فکر ہے جو انسان کو خدا کی صحیح پہچان، اپنے اعمال کی جواب دہی اور آخرت کی جواب دہی کا شعور عطا کرتا ہے۔ یہی شعور انسان کو باوقار، متوازن اور بامقصد زندگی کی طرف لے جاتا ہے۔ فلاح و سعادت کا راستہ دراصل انہی بنیادوں سے شروع ہوتا ہے اور یہی وہ روشنی ہے جو انسان کو دنیا کی پیچیدگیوں میں بھی سیدھی راہ دکھاتی ہے اور دائمی کامیابی کی منزل تک پہنچاتی ہے۔ اس دینِ حق کو دینِ فطرت اور دینِ اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے، جو ہمیشہ سے انسانوں کی رہنمائی کے لیے خدا کے منتخب بندوں اور پیغمبروں کے ذریعے خدا کی طرف سے پیش کیا جاتا رہا اور اخیر میں پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کی تکمیل ہوئی۔

قرآن پاک میں فرمایا گیا: "اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔" (توبہ:۱۲۲) حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا اور علم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اسلام علم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ علم بھی اسلام کے بغیر نہیں رہ سکتا ہے لیکن کسی اور مجلس میں شرح و بسط کے ساتھ کہنے کی بات ہے، وہ علم علم ہی نہیں جو وحی کی سرپرستی اور وحی کی رہنمائی بلکہ وحی اور علوم نبوت کی انگلی پکڑ کر نہ چلے اور جس پر وحی کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو اور جو وہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کی نازل کی ہوئی کتابوں کی سرپرستی میں، اتالیقی میں، نگرانی میں، رہنمائی میں نہ ہو وہ علم علم نہیں۔ اس وقت ہمارا آپ کا موضوع ہے کہ اسلام بغیر علم کے نہیں رہ سکتا۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے آپ مچھلی کو پانی سے نکال دیجئے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ مر جاتی ہے۔ اسی طریقہ سے اسلام کے لئے علم ضروری ہے۔ خدا کی صحیح معرفت ہو، اس کی ذات و صفات کی صحیح معرفت ہو، اس کا بندوں کے ساتھ کیا تعلق ہے، بندوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہئے، زندگی کا مقصد کیا ہے، آغاز کیا ہے؟ انجام کیا ہے؟ ابتداء کیا ہے؟ انتہا کیا ہے؟ انسان کہاں سے آیا اور اس کو کہاں جانا ہے اور پھر کیا ہونا ہے؟ ان سب کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے اسلام علم کو چاہتا ہے اور وہ علم کو ضروری قرار دیتا ہے۔

پہلی وحی جو جناب رسول اللہ پر غار حرا میں نازل ہوئی اور سیکڑوں برس کے بعد آسمان و زمین کا پہلی مرتبہ جو رشتہ قائم ہوتا ہے زمین کے لئے کچھ لینے کے لئے اور آسمان کے کچھ دینے کے لئے، برسوں کے بعد دو بچھڑے ہوئے ملتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو کیا کیا فغاں و فریاد، شکایتیں اور حکایتیں سناتے ہیں، لیکن اس وقت جو یہ دو بچھڑے ہوئے ملے تو آسمان سے اس نبی کو جس کو زمین والوں کا رشتہ اللہ سے جوڑنا تھا، سب سے پہلا پیغام "اقراء" کی شکل میں ملا۔ اس سے آپ علم و قلم کی اہمیت و عظمت سمجھئے جن کو اس پہلی وحی اور پیغام آسمانی میں عزت کا مقام دیا گیا۔ دنیا کی کوئی قوم علم سے مستغنی ہو سکتی ہے، کہہ سکتی ہے کہ ہمارا کوئی نقصان نہیں، ہم پر کوئی فرض واجب نہیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم پڑھیں اور پڑھائیں، بچوں کی تعلیم کا انتظام کریں، لیکن روئے زمین پر قیامت تک مسلمان کہیں بھی آباد ہوں، وہ چاہے مقامات مقدسہ ہوں، چاہے جزیرۃ العرب ہو، چاہے یورپ و امریکہ ہو، چاہے ہندوستان کی سرزمین ہو، شہر ہو، قصبہ ہو، دیہات ہو جہاں مسلمانوں کے چار گھر بھی آباد ہوں، بلکہ جہاں چار مسلمان بھی پائے جاتے ہیں وہاں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ "اقراء" کا سامان کریں۔ وہ اس کی تعمیل کریں کہ پڑھو، یہ کام شفاخانوں کے قیام سے زیادہ ضروری ہے اور آپ کی دکانوں سے زیادہ ضروری ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

موجودہ مسیحائے قوم دیش بھگت یا دیش دروہی

موجودہ دور کی پُرآشوب سیاست ایسے نام نہاد عوام ہمدرد قائدین سے بھری ہوئی ہے جو عوام سے ہاتھ جوڑ کر ووٹ مانگتے ہیں اور پھر اُن کی پیٹ میں خنجر گھونپتے ہیں۔ عوام کی حالت زار کیا ہے اس کی اُنھیں نہ تو فکر ہے اور نہ اُنھیں عوام سے کوئی ہمدردی ہے۔ صرف لفاظی اور چکنی چپٹی باتوں سے عوام کو پھسایا جاتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ نام نہاد قائدین اپنی شہرت اور کامیابی کیلئے شرم و حیاء اور ضمیر کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ جونہی اُنھیں کامیابی ہوتی ہے وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگتے ہیں اور پھر ووٹ دینے والے بھولی بھالی عوام کو قطعی طور پر خاموش کر دیتے ہیں جو اُنھیں کرسی پر بٹھواتے ہیں۔ اُنھیں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اس بات کا ضمیر فروشوں کو ذرہ برابر احساس نہیں کہ عوام الیکشن کے دن شدید دھوپ میں لائین میں گھنٹوں ٹھہر کر اُنھیں ووٹ ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے اُنھیں کامیابی ملتی ہے اور اُنھیں شاہانہ زندگی عزت و اقتدار حاصل ہوتا ہے اور عوام کے پیسوں سے عیش و عشرت کی زندگی گذارتے ہیں۔ ہندوستان دستور کے مطابق ایک سیکولر ملک ہے جسے دستور سازوں نے بڑی سوچ و فکر کے ساتھ ماہرین کے مشورہ سے تیار کیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض نام نہاد قائدین سیکولرازم کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض نام نہاد لیڈرس کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود بھی بیروزگاری کی فوج میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے یعنی کثرت سے بیروزگاری ملک میں پھیل رہی ہے جبکہ عوام کی نصف سے زیادہ تعداد سطح غربت سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں اور قائدین کہتے ہیں کہ وہ دن رات عوام کے مسائل کی یکسوئی میں لگے ہوئے ہیں لیکن حقیقی صورتحال اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ زمینی حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ بیروزگاروں کی تعداد آسمان کو چھو رہی ہیں۔ حقیقی طور پر کسی نام نہاد قائدین کو پرواہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ اپنے عیش و آرام کے علاوہ دوسروں کی تکلیف یعنی عوامی مسائل کا رتی برابر بھی احساس نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے "جنت نشان ملک ہندوستان" ایک انتہائی افسوسناک اور سنگین صورتحال کا شکار ہے اور نام نہاد قائدین کہتے ہیں کہ وہ صرف اور صرف عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہیں۔ انتہائی اہم بات اور افسوس کی بات یہ ہے کہ تلنگانہ میں لاکھوں گریجویٹس، ہزاروں انجینئرس ملازمت نہیں ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ قوم اور ملک کی قیادت کا دعویٰ کرنے والے بھی اس معاملے میں خود کو پیش کردہ تصویر سے برعکس ثابت کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقی صورتحال ہے جس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ عام آدمی نام نہاد قائدین اور حکومت سے بدظن ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ عوام کی طرف توجہ نہیں دیتا ہے جنھیں ایک وقت کا کھانا بھی بڑی مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ عوام کی بڑی تعداد فاقہ کشی کی زندگی گذار رہے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں لیکن عوامی قائدین جن کا فریضہ عوامی مسائل کی یکسوئی ہوتا ہے وہ صرف اپنے اور اپنے خاندانوں کا ہی بھلا سوچتے ہیں۔ آج ہندوستان بالخصوص تلنگانہ میں لاکھوں پڑھے لکھے نوجوان روزگار سے محروم ہیں اور اُنھیں روزگار نہیں ہونے کی وجہ سے بعض نوجوان جرائم کی طرف جا رہے ہیں جس سے نوجوانوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ ابراہم لنکن نے Democracy کا بہت صحیح Definition دیا تھا اور یہ Definition ہندوستان آزاد ہونے کے بعد 1970ء تک عمل پیرا رہا جس کے بعد جو لیڈرس یا Politician آزادی کے لئے لڑائی لڑے تھے اُن کا خواب تھا کہ ہندوستان کو سونے کی چڑیاں بنایا جائے، اور اسی راستے پر کام کرتے تھے لیکن ہوا یوں جو بھی لیڈرس آہستہ آہستہ انتقال کر گئے اُس کے بعد Democracy اور Definition تبدیل ہوتا چلا گیا جس کی وجہ سے ہندوستان کی عوام میں بے چینی آ گئی اور اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ آج کی گورنمنٹ تاناشاہی گورنمنٹ بن چکی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جو لوگ وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضوں پر قابض ہیں اُنھیں یہ جان لینا چاہئے کہ وقف جائیدادوں پر صرف اور صرف غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کا حق ہوتا ہے جو لینڈ گرابرس، لٹیرے، وقف کی جائیدادوں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں اس زمین کے ساتھ یتیموں، غریبوں، بیواؤں کی بددعا، غصہ، تکلیف بھی ساتھ آتی ہے جس کی وجہ سے اُن کے گھر کا سکون ختم ہو جاتا ہے اور اولاد کو حرام لقمہ کھلانے سے اُن کی اولاد نافرمان ہو جاتی ہے اور بددعا سے اُن کے گھر تباہ ہو سکتے ہیں اور اُن کی دنیا و آخرت بھی تباہ ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں تلنگانہ حکومت سے گذارش ہے کہ حال ہی میں شہر کے ایک سینئر وکیل کا بڑے بے رحمانہ طریقہ سے قتل کر دیا گیا اس کی تمام مکمل غیر جانبدارانہ پاک و شفاف تحقیقات ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج سے کروانا چاہئے تاکہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہونچایا جا سکے اور وقف کی تمام جائیدادیں جس پر نام نہاد قائدین، لینڈ گرابرس قابض ہیں وہ تمام جائیدادیں وقف بورڈ کے حوالے کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۳؍ جون ۔ ۲۰۲۶

مودی کی طویل حکمرانی، رپورٹ کارڈ ندارد

وزیر اعظم نریندر مودی کو ہندوستان میں طویل وقت تک منتخب وزیر اعظم کی حیثیت سے برقراری کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اس معاملے میں انہوں نے ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ تاحال یہ ریکارڈ پنڈت نہرو کے نام درج تھا تاہم اب یہ ریکارڈ نریندر مودی کے نام درج ہو چکا ہے۔ بی جے پی اور حکومت کی جانب سے اس اعزاز کو ایک ریکارڈ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور اس کی کافی تشہیر ہو رہی ہے۔ اسے وزیر اعظم نریندر مودی کا شخصی کارنامہ قرار دینے سے بھی گریز نہیں کیا جا رہا ہے۔ ویسے بھی ملک میں یہ روایت چل پڑی ہے کہ ہر کارنامہ کو وزیر اعظم مودی سے جوڑا جا رہا ہے اور ہر ناکامی کو آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو کے نام کیا جا رہا ہے۔ ملک کے دوام نے دو معیادوں کیلئے نریندر مودی کو راست اقتدار حوالے کیا تھا تاہم وہ تیسری معیاد اپنے طور پر حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے اور انہیں حکومت سازی کیلئے حلیف جماعتوں کی تائید درکار رہی۔ اب بھی حکومت پر برقراری کیلئے حلیف جماعتوں کی تائید پر ہی حکومت کا انحصار ہے تاہم اس کو فراموش کرتے ہوئے اسے مودی کا شخصی ریکارڈ قرار دینے اور تشہیر کرنے میں کوئی گریز نہیں کیا جا رہا ہے۔ جمہوریت کی خصوصی یہی ہے کہ کسی کو بھی اقتدار سونپا جا سکتا ہے اور کسی کو بھی اقتدار سے بیدخل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم جمہوریت میں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ حکومت پر برقرار رہتے ہوئے کیا کچھ کارنامے انجام دئے گئے ان کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ حکومت کا رپورٹ کارڈ عوام میں پیش کرنے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں میڈیا اپنا فرض ادا کرنے اور حکومت سے سوال کرنے کی بجائے اپوزیشن کو دبانے اور کچلنے میں زیادہ مصروف ہو گیا ہے۔ حکومت کی ناکامیوں کو چھپانے اور ان کا جواز پیش کرنے میں زیادہ سرگرمی دکھا رہا ہے۔ عوامی مسائل پر مباحث کرنے کی بجائے ہندو۔ مسلم مسائل کو ہوا دینے میں میڈیا کی سرگرمی زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ طویل عرصہ تک حکمرانی کا جشن تو منایا جا رہا ہے لیکن حکومت کے کاموں کا رپورٹ کارڈ پیش نہیں کیا جا رہا ہے۔ کسی بھی حکومت کو اپنے وعدے پورے کرنے کیلئے پانچ سال کا وقت ہوتا ہے اور ہر پارٹی پانچ سالہ معیاد کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ہی وعدے کرتی ہے۔ تاہم مودی حکومت کو مرکز میں بارہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن سالانہ دو کروڑ روزگار فراہم کرنے کا وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ ہر شہری کے بینک کھاتہ میں پندرہ لاکھ روپے جمع کروانے کے وعدے کو انتخابی جملہ قرار دیتے ہوئے حکومت نے بری الذمہ ہونے کی کوشش کی ہے۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا تاہم آج بھی ملک بھر میں کسان اقل ترین امدادی قیمت کے حصول کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ گذشتہ بارہ سال میں بھی کسانوں کی خودکشی کے واقعات میں کسی طرح کی کمی نہیں آئی ہے۔ ملک میں 100 اسمارٹ شہر بنانے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ جو شہر پہلے سے ہی اسمارٹ تھے شائد اب وہ بھی اسمارٹ نہیں رہ گئے ہیں۔ یہ وعدہ بھی ہندو۔ مسلم اختلاف کی نذر ہو گیا ہے اور اس پر بھی کسی میڈیا چینل پر بحث کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ مہنگائی کو محض 100 دن میں کم کرنے کا ملک کے عوام سے وعدہ کیا گیا تھا تاہم مہنگائی اپنی حدوں کو چھو رہی ہے اور اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان چھونے لگی ہیں۔ حکومت شائد ہی اس مسئلہ پر کوئی بیان دینے کو تیار ہو۔ اگر کوئی وزیر بیان دیتا بھی ہے تو کہتا ہے کہ مہنگائی نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ چونکہ وہ لہسن اور پیاز نہیں کھاتے اس لئے ان کی قیمتوں میں اضافہ کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یہ صورتحال ایسی ہے جس کا جائزہ لینا چاہئے۔ یقینی طور پر حکومت کو لگاتار بارہ برس برقراری کا جشن منانا چاہئے۔ تاہم ساتھ ہی بارہ سال میں جو انتخابی وعدے پورے نہیں کئے گئے ان کا بھی تذکرہ کرنا چاہئے۔ حکومت کو اپنا رپورٹ کارڈ پیش کرنا چاہئے۔ یہ وضاحت کرنی چاہئے کہ 12 سال قبل جو سبز باغ دکھائے گئے تھے ان کا اب تذکرہ کرنے سے گریز کیوں کیا جاتا ہے۔ ملک کے میڈیا کو بھی اس معاملے میں حکومت سے سوال پوچھنا چاہئے تھا لیکن ہمارا میڈیا اب آزاد میڈیا نہیں رہ گیا ہے اور وہ بھی ملک کے دیگر اداروں کی طرح مکمل طور پر حکومت کے کنٹرول میں ہے۔ ملک کے عوام کو مگر اس معاملے میں حکومت سے سوال کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

امریکہ میں اِسلاموفوبیا کا خطرناک رجحان

ڈاکٹر مقتدر خان

پچھلے ماہ کی 18 تاریخ کو اسلامک سنٹر سان ڈیاگو پر حملے کا واقعہ پیش آیا جس میں 5 افراد اپنی زندگیوں سے محروم ہوگئے۔ مہلوکین میں وہ دو کم عمر نوجوان بھی شامل ہیں جنھوں نے مسلمانوں سے نفرت کے نتیجہ میں اسلامی مرکز کے باہر اندھادھند فائرنگ کردی تھی۔ سان ڈیاگو کے اسلامی مرکز پر ہوئے اس ہولناک حملے نے امریکہ کے بہترین اور بدترین دونوں پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے۔ اس حملے نے امریکہ میں ہونے والے پرتشدد واقعات یعنی اندرون ملک ہورہی دہشت گردی، انتہا پسندی، اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر و بیانات کے خطرناک و مہلک نتائج کی شکل میں بدترین رُخ دکھایا لیکن ہم یہاں یہ بھی بلاجھجک کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ حملے نے امریکی معاشرہ کا بہترین رخ یا پہلو بھی منظر عام پر لایا ہے۔ مثال کے طور پر ان متاثرین کی شجاعت و بہادری جنھوں نے اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر یہاں تک کہ اپنی جانیں قربان کرکے دوسروں کی زندگیاں بچائیں۔ اس طرح ان سکیورٹی اہلکاروں کی غیر معمولی جرأت جو اسلامی مرکز رمسجد کے تحفظ کیلئے فوراً وہاں پہنچ گئے اور اس کمیونٹی کی ثابت قدمی جو نفرت انگیز مہمات کے باوجود ٹوٹنے بکھرنے سے انکار کررہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ واقعہ تشدد کا ایک اور اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک خوفناک و ہولناک یاددہانی تھی کہ امریکی سیاست میں مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر اور اسلاموفوبیا گہری جڑیں پکڑ رہے ہیں اور اب حال یہ ہوگیا ہے کہ وہ خونریزی وتشدد کی خطرناک سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ پیر 18 مئی کو دو نوجوانوں نے سان ڈیاگو کے اسلامک سنٹر پر فائرنگ کردی جس میں تین افراد اپنی زندگیوں سے محروم ہوئے۔ اس واقعہ کو لے کر ساری مسلم برادری خوف زدہ ہوگئی۔ دوسری جانب حکام اس واقعہ کو نفرت پر مبنی جرم قرار دے کر مختلف زاویوں سے اس کی تحقیقات کررہے ہیں جبکہ میڈیا رپورٹس کا جائزہ لینے پر پتہ چلتا ہے کہ دونوں حملہ آور نوجوان دائیں بازو اور سفید فام برتری کے نظریات سے آن لائن متاثر ہوئے تھے۔ ان کے اذہان وقلوب میں مسلمانوں کے تئیں شدید نفرت پیدا ہوگئی تھی، ویسے بھی دہشت گردانہ واقعات میں ملوث نوجوانوں کے پس منظر اور ان کی کارروائیوں کا جائزہ لیا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اکثر نوجوان آن لائن پھیلائے جانے والے نفرت انگیز مواد سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ جہاں تک امریکی مسلم برادری کا سوال ہے، مذکورہ واقعہ سے وہ شدید خوف اور صدمہ میں مبتلا ہوگئی ہے۔ بہت سے

لوگوں کا یہی پوچھنا تھا کہ آیا یہ دہشت گردی وانتہا پسندی کا ایک الگ تھلگ واقعہ تھا یا امریکہ میں اسلاموفوبیا کے ایک نئے اور زیادہ پرتشدد ایک نئے دور اور مرحلہ کی شروعات؟ آپ کو بتادیں کہ مسجد کے احاطہ میں ایک اسکول بھی چلایا جاتا ہے اور فائرنگ واقعہ کے وقت اسکول میں 140 بچے موجود تھے۔ حالیہ عرصہ کے دوران امریکہ میں عبادت گاہوں کو نفرت اور دہشت کا نشانہ بنانے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اس خطرناک رجحان پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ یہ رجحان کس قدر خطرناک اور باعث تشویش ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایف بی آئی نے اس قسم کے خطرات سے نمٹنے کیلئے ایک پروگرام بھی شروع کیا۔ نفرت کے اس پرتشدد واقعہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والوں میں 51 سالہ سکیورٹی گارڈ امین عبداللہ بھی شامل ہیں جنھوں نے بڑی شجاعت و بہادری کے ساتھ حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہوئے بہت بڑے جانی نقصان کو ٹال دیا ورنہ بہت زیادہ جانی نقصان ہوتا۔ سان ڈیاگو اسلامک سنٹر رمسجد کے 78 سالہ مصلی منصور کنرہا اور 57 سالہ اوبیر ڈرائیور نادر عوض نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ ان تینوں کو یقیناً ہیروز کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ کمیونٹی کے ستون کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ کئی ایک میڈیا رپورٹس میں حملہ آوروں کی 17 سالہ کین لی کلارک اور 18 سالہ سلیب لیام واز کپور کی حیثیت سے شناخت کی گئی۔ بعد میں دونوں کی نعشیں دستیاب ہوئیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ حملے کے فوری بعد دونوں نے خود کو گولی مار کر خودکشی کرلی۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ میڈیا نے ان دونوں کو خودکش دہشت گرد قرار دینے سے گریز کیا۔ یقیناً وہ دونوں واضح طور پر اپنی کارروائی کے نتائج کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں تھے۔ ان کی کم عمری اس خوفناک واقعہ کو مزید تشویشناک بنادیتی ہے۔ اسلام کے خلاف سوشیل میڈیا کارکنوں اور نمائندوں کی جانب سے پھیلائی جانے والی نفرت نوجوان امریکیوں کے اذہان وقلوب میں زہر کی طرح اثر کررہی ہے۔ انہیں امریکی خواب کے حصول سے دور اور دہشت گردی کی طرف بڑی تیزی سے ڈھکیل رہی ہے۔ میری یادوں میں آج بھی مسجد کے اس بلند منبر اور اس منبر سے مسجد کا پرنور منظر محفوظ ہے۔ یہ 9/11 کے کچھ ہی سال بعد کی بات ہے اور میرے خطبہ کا ایک حصہ امریکہ میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا کے خلاف تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ خطبہ جمعہ کے بعد برادری کے بے شمار لوگوں نے مجھ سے ملاقات کی اور اسلاموفوبیا جیسے مسئلہ کو اٹھانے پر میرا شکریہ ادا کیا۔ ان لوگوں کا یہی کہنا تھا کہ اسلاموفوبیا امریکہ میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا اور اس خطرناک رجحان کو روکنا بہت ضروری ہے۔ سال 2006ء میں جب میں بروکنگز انسٹیٹیوشن میں تھا، میں نے امریکہ میں اسلاموفوبیا کے خلاف جدوجہد پر ہونے والی پہلی بڑی کانفرنسوں میں سے ایک کا انعقاد عمل میں لایا تھا۔ حالانکہ اس وقت امریکی حکومت کے نمائندے اسلاموفوبیا نام کی کسی چیز کی موجودگی سے انکار کررہے تھے۔ اگرچہ آج امریکی حکومت کا کوئی بھی رکن کوئی بھی نمائندہ اسلاموفوبیا کے وجود سے انکار نہیں کرتا لیکن افسوس کے کچھ لوگ اسلاموفوبیا کی جیتی جاگتی مثال بن چکے ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ امریکی کانگریس کے ارکان رینڈی فائن، چپ رائے، اینڈی اوگلس، برانڈن گل اور کیتھ سیلف نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فحش، نفرت انگیز، توہین آمیز اور غیر انسانی تبصرے کئے یا اس قسم کے ناپسندیدہ بیانات کی تائید کی ہے۔ وہ صرف تعصب وجانبداری کا اظہار نہیں کرتے بلکہ اسے جائز بھی ٹھہراتے ہیں۔ ٹیکساس کے گورنر آرگریک اباٹ نے بھی ایسی نفرت انگیز اور توہین آمیز تقاریر کی جس پر اعتراض کرتے ہوئے امریکی مسلمانوں نے اسے اسلاموفوبیا بیان قرار دیا جس کے نتیجہ میں مقدمہ بازی کا سلسلہ چلا پھر دفتر گورنر اور مسلم کمیونٹی کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوگئے۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سیاست داں بظاہر رائے دہندوں سے ڈرتے ہیں اور نہ ہی ملک کے قوانین کے تعلق سے ان میں خوف پایا جاتا ہے۔ آپ ہی اندازہ کرلیجئے کہ جب منتخب رہنما کھلے عام نفرت پھیلائیں اور وہ بھی بڑی شدت کے ساتھ تو پھر کیا اسلاموفوبیا کا زہر سارے ملک میں نہیں پھیلے گا؟

□□□

بکھرا ہوا اُنڈیا اتحاد، خود کو بچائے یا دیش کو؟

2024 کے لوک سبھا الیکشن سے قبل ملکی سیاست میں 'انڈیا اتحاد' صرف ایک سیاسی تجربہ نہیں بلکہ ایک سیاسی ضرورت کے طور پر سامنے آیا تھا۔ اس کی بنیاد اس احساس پر رکھی گئی تھی کہ اگر ملک میں جمہوری توازن، آئینی اقدار، وفاقی ڈھانچے، سماجی انصاف، گنگا جمنی تہذیب اور کثیر الثقافتی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہے تو حزب اختلاف کو اپنی روایتی رقابتوں سے اوپر اٹھنا ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس اتحاد نے ملک بچانے کا نعرہ دیا تھا، وہ آج خود کو بچانے کی جدوجہد میں کیوں مبتلا ہے؟ اور اگر یہ اتحاد اندر سے ٹوٹتا گیا تو کیا یہ صرف سیاسی نقصان ہوگا یا اس کے اثرات ملک کی جمہوری سیاست پر بھی پڑیں گے؟

محمد لقمان ندوی، ممبئی

2024 کے لوک سبھا الیکشن سے قبل ملکی سیاست میں 'انڈیا اتحاد' صرف ایک سیاسی تجربہ نہیں بلکہ ایک سیاسی ضرورت کے طور پر سامنے آیا تھا۔ اس کی بنیاد اس احساس پر رکھی گئی تھی کہ اگر ملک میں جمہوری توازن، آئینی اقدار، وفاقی ڈھانچے، سماجی انصاف، گنگا جمنی تہذیب اور کثیر الثقافتی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہے تو حزب اختلاف کو اپنی روایتی رقابتوں سے اوپر اٹھنا ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس اتحاد نے ملک بچانے کا نعرہ دیا تھا، وہ آج خود کو بچانے کی جدوجہد میں کیوں مبتلا ہے؟ اور اگر یہ اتحاد اندر سے ٹوٹتا گیا تو کیا یہ صرف سیاسی نقصان ہوگا یا اس کے اثرات ملک کی جمہوری سیاست پر بھی پڑیں گے؟

انڈیا اتحاد کا بنیادی مقصد صرف اقتدار حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ ایک جامع قومی و جمہوری تصور کی تشکیل اور دیرپا سیاسی حکمت عملی کے طور پر وجود میں آیا تھا، جو بڑھتی ہوئی آمریت، آزاد جمہوری اداروں پر حکومتی دباؤ، عوامی حقوق پر شب خون، اپوزیشن کی سیاست میں کمزور ہوتی جگہ اور گرتی ساکھ، معاشی ناہمواری اور سماجی تقسیم کے مقابل کھڑا ہوسکے، یہ اتحاد مختلف نظریات، متعدد خطوں، مختلف سماجی بنیادوں اور اپنی مخصوص سیاسی تاریخ رکھنے والی جماعتوں پر مشتمل تھا۔ اس میں قوم پرست و مرکزی دھارے کی سیاسی پارٹی، سوشلسٹ، علاقائی اور سیکولر رجحانات رکھنے والی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئیں، مثلاً کانگریس، سماجوادی پارٹی، ترنمول کانگریس، عام آدمی پارٹی، دراوڑ منیتر اکژگم (ڈی ایم کے)، راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی)، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ)، شیوسینا (ادھوٹھاکرے گروپ)، جھارکھنڈ مکتی مورچہ، نیشنل کانفرنس، بائیں بازو کی جماعتیں خصوصاً کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) وغیرہ اس اتحاد کا حصہ بنیں، لیکن یہی تنوع بعد میں اس کی طاقت کے ساتھ اس کی کمزوری بھی بن گیا، اور ایک ایک کرکے پارٹیاں کہیں مرکزی اقتدار کے دباؤ میں تو کہیں کبر ونخوت میں بکھرتی چلی گئیں، جموں و کشمیر الیکشن میں عام آدمی پارٹی اور سماجوادی پارٹی نے اپنے اتحادیوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی، ہریانہ میں عام آدمی پارٹی نے کانگریس کے دانت کھٹے کردیے، آسام میں ترنمول نے کانگریس کے خلاف اپنے امیدوار اتارے، اور کانگریس نے مغربی بنگال میں تمام سیٹوں پر کنڈیڈیٹ اتار کر اپنے اتحادی کے خلاف بھارتیہ جنتا پارٹی کا کام آسان کردیا۔

ایک سینئر صحافی نے سیاسی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انڈیا اتحاد کے بکھراؤ کی بنیادی وجہ نظریاتی نہیں، انتخابی ہے، اور اس میں کئی عوامل کارفرما ہیں، اس کی سب سے بڑی کمزوری یہ رہی کہ یہ اتحاد زیادہ تر 'اینٹی بی جے پی' بنیاد پر قائم ہوا، 'پروگرام آف گورننس' پر نہیں، گویا انڈیا اتحاد ایک مخالف طاقت کے طور پر تو ابھرا، مگر متبادل قومی تصور اور حکمرانی کے واضح خاکے کے طور پر پوری طرح سامنے نہ آسکا، اتحاد کی مختلف جماعتوں کو صرف ایک چیز نے جوڑا، وہ تھا 'اینٹی بی جے پی' موومنٹ، اگر 'پروگرام آف گورننس' نے انڈیا اتحاد کو جوڑا ہوتا تو الگ بات تھی، ایسی صورت

میں وہ باقاعدہ واضح کرتا کہ اگر اقتدار مل جائے تو معیشت کیسے چلائی جائے گی؟ روزگار کیلئے کیا منصوبہ ہوگا؟ تعلیم اور صحت کی پالیسی کیا ہوگی؟ وفاقی ڈھانچے کو کیسے مضبوط کیا جائے گا؟ خارجہ پالیسی کیا ہوگی؟ سماجی انصاف اور اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کیا عملی پروگرام ہوگا؟ یعنی صرف 'کس کے خلاف ہیں' یہ تو واضح تھا، 'کس چیز کے حق میں ہیں' یہ بالکل واضح نہیں تھا، رہی بات مینی فیسٹو کی، تو آج کی سیاست میں اس کی کوئی خاص اہمیت باقی نہیں رہی، یاد رکھئے، عوام صرف مخالفت سے متاثر نہیں ہوتے، انہیں متبادل وژن (متبادل سیاسی و سماجی تصور) بھی چاہیے، جیسے ایمرجنسی کے دور میں جے پرکاش نے یا 2013 میں اروند کیجریوال نے بظاہر ایک صاف ستھرا وژن پیش کیا تھا جو مقبول ہوا، البتہ مقصد اگر صرف مخالفت ہو تو اتحاد پہلے دباؤ میں اور پھر اختلاف میں بدل جاتا ہے۔

اتحاد کے بکھراؤ میں علاقائی جماعتوں کے مفادات کا تصادم بھی ہے، یہ اتحاد ایسے رہنماؤں کا مجموعہ تھا جن کی سیاست اپنے اپنے صوبوں میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑی ہے، بنگال میں کانگریس، ترنمول کانگریس اور بائیں بازو کی سیاست آمنے سامنے، پنجاب اور ہریانہ میں کانگریس اور عام آدمی پارٹی مد مقابل، کیرالہ میں کانگریس اور بائیں بازو ایک دوسرے کے مخالف، دہلی میں بھی پنجاب وہریانہ جیسے سیاسی کشیدگی، اتر پردیش میں زمینی سیاست کے الگ تقاضے، ایسے میں قومی اتحاد کی عمارت ریاستی سیاست کے بوجھ تلے دبنے لگی، ہر پارٹی مرکز میں حلیف اور ریاست میں حریف بنی رہی، لہٰذا یہ تضاد زیادہ دیر نہیں چل سکتا تھا، اہم بات یہ کہ اس میں سب سے زیادہ قربانی کانگریس سے درکار تھی، لیکن وہ بھی قومی اور ریاستی سیاست کو بیک وقت سنبھالنے میں ناکام رہی۔ عموماً ہر بڑے اتحاد میں سب سے اہم سوال قیادت اور چہرے کا ہوتا ہے کہ چہرہ کون ہے؟ انڈیا اتحاد میں اس پر بھی واضح اتفاق نہ ہوسکا، کانگریس اپنی تاریخی حیثیت کے باعث مرکزی کردار چاہتی تھی، علاقائی جماعتیں خود کو کم تر ماننے پر آمادہ نہ تھیں، نتیجہ یہ ہوا کہ مرکزی قیادت کا فقدان رہا، اگرچہ اتحاد میں شامل پارٹیاں بتقاضائے عمر کھڑگے صاحب کے پیچھے ایک مبہم سمت میں چلتی رہیں۔

'انڈیا اتحاد' کے پاس جلسوں کی طاقت تھی، پریس کانفرنسیں تھیں، پارلیمانی بیانات تھے، حکومت مخالف لہر تھی، عوام کی حمایت تھی، جوش تھا، لیکن پھر بھی اتحاد ایک ہمہ گیر عوامی تحریک نہ بن سکا، روزگار، تعلیم، مہنگائی، نیٹ، یا دیگر امتحانات میں پیپر لیک سے نوجوانوں کی بے چینی، سماجی اضطراب، ادارہ جاتی اعتماد اور آئینی تحفظ جیسے سوالات موجود تھے، مگر ان کو ایک متحد عوامی مہم میں ڈھالنے کی کوشش یقیناً کمزور رہی، خاص طور پر جن زی، جو سوشل میڈیا، میمز، طنز اور ڈیجیٹل مزاحمت کی زبان سمجھتا ہے، روایتی سیاسی نظریات سے پوری طرح جڑ نہ سکا۔

شاید انڈیا اتحاد کے حق میں یہ محاورہ کہا جاسکتا ہے کہ 'بلی کے بھاگ سے چھینکا ٹوٹا' کیونکہ ایک دلچسپ تحریک کی شکل سامنے آئی، 'کاکروچ جنتا پارٹی'۔ اگرچہ یہ فی الحال ایک رسمی سیاسی جماعت نہیں بلکہ سوشل میڈیا کے طنزیہ، احتجاجی اور علامتی رجحان کے طور پر سامنے آئی، لیکن اس نے ایک اہم حقیقت واضح کردی کہ جن زی صرف ووٹر نہیں، وہ سیاسی موقف بھی رکھتا ہے اور نظریہ ساز بھی بن سکتا ہے۔ 'کاکروچ جنتا پارٹی' کا اصل سیاسی سرمایہ شاید اس کا نام نہیں بلکہ اس کے پیچھے موجود یہ پیغام ہے کہ نوجوان اب محض موضوع نہیں، خود مکالمے کا حصہ بننا چاہتے ہیں، وہ انقلابی بھیڑ کا حصہ نہیں بلکہ انقلاب کی سمت متعین کرنا چاہتے ہیں، اگر انڈیا اتحاد اس نئی نسل کی توانائی کو صرف انتخابی فائدے کے بجائے روزگار، تعلیمی اصلاحات، امتحانی شفافیت، نوجوانوں کی نمائندگی، ڈیجیٹل حقوق، سماجی انصاف اور آئینی شعور کی طرف موڑ سکے تو یہ ایک حقیقی سماجی تحریک بن سکتی ہے۔ نوجوانوں کی اس غیر رسمی بیداری کو قیادت اور رہنمائی کی سخت ضرورت ہے، جس کیلئے ان سماجی رہنماؤں کو آگے آنا ہوگا جنہیں بڑے احتجاجات اور تحریکوں کا تجربہ ہے، اگر یہ سیاسی تحریک صرف کسی مخصوص پارٹی کی مخالفت تک محدود رہی تو وہی غلطی دہرائی جائے گی جو انڈیا اتحاد سے منسوب کی جاتی ہے، یعنی مخالفت زیادہ، متبادل کم۔ انڈیا اتحاد کی اصل طاقت تب ہوگی جب یہ ان 'کاکروچوں' یعنی نوجوانوں کے سوالات کو مرکز میں لائے گا، روزگار کہاں ہے؟ تعلیمی نظام کتنا شفاف ہے؟ نوجوانوں کی نمائندگی کتنی ہے؟ سیاست میں اخلاقی معیار کیوں گر رہے ہیں؟ جمہوریت میں اختلاف کی جگہ کتنی باقی ہے؟ پریس آزاد کیوں نہیں؟ جمہوری ادارے کیوں بے بس ہیں؟ الیکشن کمیشن پر دباؤ کیوں ہے؟ خواتین کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات ہیں؟ معاشی استحکام کے لیے کیا کیا گیا ہے؟

گزشتہ برسوں میں امتحانی پرچے لیک کیوں ہوتے رہے؟ طلبہ کی زندگیوں سے کھیلنے والے مجرموں کو سزا کیوں نہیں؟ تعلیمی نظام کی ناکامی کا ذمہ دار کون ہے؟ پونجی واد کو بڑھاوا اور سرکاری کمپنیوں کی نیلامی کیوں؟ تمام طبقات کے ساتھ انصاف ندارد کیوں؟ شیڈیول کاسٹ، شیڈیول ٹرائیب اور اقلیتوں پر ظلم کیوں؟ یہ سوالات محض سوالات نہیں، بلکہ ایک نئی سیاسی نسل کی وہ دستک ہیں جو خاموش نہیں رہے گی۔ مگر یہاں تو سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ انڈیا اتحاد خود کو بچائے گا یا اس جمہوری دیش کو جس نے اسے جنم دیا؟ اگر یہ اتحاد خود احتسابی، واضح لائحہ عمل اور حقیقی متبادل کے ساتھ آگے بڑھتا ہے تو یہ محض ایک انتخابی اتحاد نہیں بلکہ ایک تاریخی اصلاحی تحریک بن سکتا ہے، ورنہ یہ بھی سیاسی تاریخ کے ان تجربات میں شامل ہوجائے گا جو تبدیلی کا خواب تو لے کر آئے مگر خود ہی بکھر کر رہ گئے۔ علاقائی پارٹیاں راہل کو پارلیمنٹ سے باہر لیڈر ماننے میں شش وپنج میں ہیں، اور اس میں جتنی تاخیر کریں گے اتنا ہی ان کے لیے مہلک ہوگا، وقت کا تقاضا ہے کہ سبھی علاقائی پارٹیاں راہل کو اپنا لیڈر تسلیم کریں اور پوری طاقت سے میدان میں اتریں اسی میں ان کی بھی بقا ہے۔

□□□

غزل

بنانا پڑتا ہے پھر ماں کو رخصتی کا لباس
جو چھوٹی بیٹی پہننے لگے بڑی کا لباس

سیاہ رنگ لبادے پہ خون کے چھینٹے
کئی سوال اٹھاتا ہے ماتمی کا لباس

اسی لیے کسی تقریب میں نہیں جاتے
اداس لوگوں پہ جچتا نہیں خوشی کا لباس

یہ رنگ و نسل، قبیلہ ہے بعد کا قصہ
کہیں بھی پہلا تعارف ہے اجنبی کا لباس

اگر زبان نفاست پہ کار بند رہے
ہزار عیب چھپاتا ہے آدمی کا لباس

رضا رب کے علاوہ نہیں ہے کچھ مقصود
کسی نگاہ کا طالب نہیں خودی کا لباس

گلے ملے تو عجب واقعہ ہوا ساجد
کسی کے اشک چھپاتا رہا کسی کا لباس

لطیف ساجد

آر ایس ایس، پاکستان سے
مذاکرات کے حق میں امریکہ کا دباؤ تو نہیں

رام پنیانی

ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا آغاز غیر جانبدارانہ پالیسی سے ہوا تھا یعنی ہندوستان سرد جنگ دور کی دو بڑی طاقتوں امریکہ اور سویت یونین (سویٹ روس) کے معاملہ میں خود کو غیر جانبدار رکھا تھا ان کے سامنے سرتسلیم خم نہیں کیا۔ اس کے برعکس پاکستان شروع سے ہی امریکی منصوبوں کے تابع رہا اور امریکہ کے ساتھ رہا اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا اور جیسے جیسے پاکستان میں جمہوری نظام پر مسلم فرقہ وارانہ سیاست غالب آتی گئی اور وہاں امریکی سفیر، ملاؤں اور فوج کا کردار نمایاں ہوتا گیا جبکہ جمہوری سیاسی طاقتوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان میں فوج نے ہمیشہ خود کو سیاسی امور اور سول حکومت کے معاملتوں میں مداخلت سے دور رکھا۔ اس کے بہ نسبت پاکستانی فوج سیاسی جماعتوں اور عوامی طور پر منتخبہ حکومتوں سے زیادہ بااثر اور زیادہ طاقتور رہی۔ آج بھی پاکستان کا یہ حال ہے کہ وہاں اسلام کے نام پر بنیاد پرستی غالب ہے اور فوج سب سے اہم کردار میں نظر آتی ہے۔ ایک کے بعد آئے ایک فوجی آمر ہوں جمہوری طور پر منتخبہ حکومتیں ہر دور میں سیاسی امور میں فوج کو بہت زیادہ اہمیت حاصل رہی جس کا اندازہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستانی فوجی سربراہ فیلڈ مارشل عاصم منیر کو ظہرانہ (لنچ) پر مدعو کئے جانے اور بار باران کی تعریف وستائش کئے جانے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اگرچہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دیگر کئی عناصر یا عوامل بھی ہیں لیکن پاکستان کی خارجہ پالیسی ہمیشہ سے ہی موافق امریکہ رہی باالفاظ دیگر پاکستانی خارجہ پالیسی کی واضح پہچان امریکہ نوازی رہی، طنزیہ اور مزاحیہ طور پر پاکستان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ پاکستان پر تین "A" حکمرانی کرتے ہیں، جس میں سے دو امریکی سفیر اور آرمی (فوج) ہے یہ ایک مبالغہ آمیز بات ہوسکتی ہے مگر یہ واضح ہوگیا کہ جب مذہب کے نام پر سیاست، سماجی منظر نامہ پر حاوی ہوجائے تو ایسی صورتحال ہمارے پڑوسی ملک (پاکستان) میں پیدا ہوجاتی ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ ہندوستان نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں یا سپر پاورس کے سامنے نہ جھکنے کی اپنی راہ اختیار کی اور ہمہ جہت ترقی کی راہ اپنائی۔ مسٹر نکسن نے ہندوستان کو ایک طرح سے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ (ہندوستان) مشرقی پاکستان کے معاملات سے دور رہے حالانکہ اس وقت مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں پاکستانی فوج تباہی و بربادی مچارہی تھی جس کے نتیجہ میں پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد ہندوستان میں داخل ہورہی تھی۔ اندرا گاندھی نے بڑی جرأت و بیباکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکی صدر رچرڈ نکسن کا حکم ماننے سے انکار کردیا اس کی بجائے انہوں نے سویٹ روس کے ساتھ معاہدہ دوستی پر دستخط کئے حالانکہ اس وقت خلیج بنگال میں امریکی فوج کا ساتواں بحری بیڑہ پہنچ چکا تھا۔ امریکہ کی برہمی اور دھمکیوں کے باوجود ہندوستانی فوج نے مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوج کی جانب سے کی جارہی تباہی و بربادی روکنے مداخلت کرتے ہوئے مغربی پاکستان کے شکنجہ سے مشرقی پاکستان آزاد کروانے میں مکتی باہنی کی بھرپور مدد کی جو مشرقی پاکستان کا استحصال کرنے کی کوشش کررہا تھا یہاں تک کہ اردو کو پاکستان کی قومی زبان کے طور پر نافذ کرنے کی پوری پوری کوشش بھی کی گئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی پاکستان میں رہنے والے بنگالی بولنے والوں نے بغاوت کردی جبکہ ہندوستان امریکی دھمکیوں کے آگے نہیں جھکا اور بڑی جرأت کے ساتھ مشرقی پاکستان کی آبادی کے تحفظ کے لئے آگے آیا، لیکن افسوس 2014 سے ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں بتدریج تبدیلی آئی اور ہندوستان نے خود کو امریکہ اور اسرائیل سے بہت قریب کرلیا۔ آج ہندوستان نے مودی حکومت میں اسرائیل سے گہرے اور قریبی تعلقات کو فروغ دیا ہے اور اس کے لئے ایران اور فلسطین کے ساتھ ہمارے ملک کے جو روایتی تعلقات تھے انہیں قربان کردیا گیا اور ان تعلقات کو نئی حکومت کی سیاسی ترجیحات کی خاطر قربان کیا جارہا ہے۔ آپریشن سندور کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے درمیان فوجی کارروائیوں کا آغاز ہوا۔ ایک طرح سے جنگ چھڑ گئی جبکہ ہندوستان نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان۔ پاکستان جنگ بندی دونوں ملکوں کی بات چیت اور پاکستان کی درخواست پر کی گئی لیکن مودی جی جس ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہیں اس ڈونالڈ ٹرمپ نے بار بار اس بات کا دعویٰ کیا کہ انہوں نے اور ان کے انتظامیہ نے دونوں ملکوں (ہندوستان اور پاکستان) کے درمیان جنگ بندی کروائی اور اس کے لئے معاشی دباؤ کی دھمکی دی اور ان کی وہ دھمکی کارکرد ثابت ہوئی۔ دونوں ملک جنگ بندی پر راضی ہوگئے اب تک ہندوستان میں پاکستان کو ہمیشہ دشمن نمبرون کی حیثیت سے پیش کیا گیا جبکہ حقیقت یہ ہیکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان عوام سے عوام کے درمیان پاک۔ انڈیا فورم کے ذریعہ رابطے بنے رہے۔ اس ضمن میں ہم خاص طور پر امن کی آشا پہل کا حوالہ دیں گے جو ہندوستان کے ٹائمز آف انڈیا اور پاکستان کے اخبار جنگ کے درمیان شروع ہوئی دلچسپی کی بات یہ ہیکہ اس وقت بھی حکومتی سطح پر الزامات وجوابی الزامات کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہا۔ اب ایسا محسوس ہورہا ہے کہ پاکستان سے متعلق آر ایس ایس اور بی جے پی کا موقف تبدیل ہورہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے اپنی دور وزارت عظمیٰ میں مسئلہ کشمیر جیسے مسائل حل کرنے لاہور تک بس یاترا کی اور پھر فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف کے جوابی دورہ ہند کے بعد بھی دونوں ملکوں کے درمیان تعطل برقرار رہا۔ اب آر ایس ایس میں دوسرے مقام پر براجمان لیڈر دتاتریہ ہوسبالے کا بیان تازہ ہوا کے جھونکے کے مانند لگتا ہے جو یقیناً پاکستان کے بارے میں معمول کے موقف سے بالکل مختلف تاثر دیتا ہے حالانکہ سارک جنوبی ایشیائی ممالک کے درمیان علاقائی تعاون کی ایک بہترین کوشش کرتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو کشمیر ایک سلگتا مسئلہ ہے اور انتہا پسندوں کی سرگرمیوں سے اگر کوئی سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے تو وہ کشمیری عوام ہے۔ ان کشمیریوں کو پاکستان سے ہندوستان میں دراندازی کرنے والے دہشت گردوں سے بھی پریشانیوں کا سامنا رہا اور اب بھی ہے۔ دوسری طرف شہری علاقوں میں ایک طویل مدت سے فوج کی موجودگی سے بھی کشمیری پریشان ہیں۔ جہاں تک ہوشابلے کے بیان کا سوال ہے انہوں نے ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کی وکالت کی لیکن آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے اسے اکھنڈ بھارت (متحدہ ہندوستان) کے آئیڈیا سے جوڑنے کی کوشش کی۔ ویسے بھی ہندوستان پاکستان سے متعلق سارک کی کوششوں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ سارک کے پہلے تجربہ کو بی جے پی حکومت نے زیادہ فروغ نہیں دیا اگر دیکھا جائے تو SAARC، جنوبی ایشیائی ممالک کے درمیان علاقائی تعاون واشتراک کا ایک عظیم تجربہ تھا۔ ہوشابلے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دراصل آر ایس ایس کی پالیسی ہے لیکن ہند۔ پاک کے درمیان بات چیت کے دروازے کھلے رکھنے پر زور دینا ہند۔ پاک تعلقات میں سیاسی ماحول میں ایک الگ ہی معنی رکھتا ہے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب وہ امریکہ کا دورہ کرکے آئے بہت سے لوگوں کو شبہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں یہ بیان ہوسکتا ہے کہ امریکی دباؤ میں دیا گیا ہو اس تعلق سے کچھ یقین سے نہیں کہا جاسکتا لیکن ایک بات ضرور ہے کہ ہندوستان کی جانب سے امریکہ کی تابعداری میں اضافہ ہوا ہے۔

وکست بھارت کا عزم ہر ریاست، ضلع، بلاک، گاؤں کا اجتماعی عزم بنے

ناری شکتی کیلئے محفوظ ماحول فراہم کرنے پر زور۔ نیتی آیوگ کی گورننگ کونسل کے اجلاس سے وزیر اعظم کا خطاب

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے آج نیتی آیوگ کی میٹنگ میں وکست بھارت 2047 کے ہدف کو ہر ریاست، ضلع، بلاک اور گاؤں کا اجتماعی عزم بنانے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ایسے وقت میں جب بڑی معیشتیں غیر یقینی صورتحال اور معاشی چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہیں، ہندوستان کی ترقی کی کہانی دنیا کو متاثر کر رہی ہے۔ انہوں نے خود کفالت کے تئیں قوم کے عزم کو مستحکم کرنے پر زور دیا اور خاص طور پر قابل تجدید توانائی کے شعبے میں عالمی بہترین طریقوں کو اپنانے اور ان پر عمل کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تعاون پر مبنی وفاقیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ وکست بھارت کے ہدف کو حاصل کرنے مرکز اور ریاستوں کو مل کر کام کرنا چاہیے ۔ انہوں نے کہا کہ وکست بھارت کا وژن ہر ریاست، ضلع، بلاک اور گاؤں کا اجتماعی عزم بننا چاہیے ۔نریندر مودی نے راشٹرپتی بھون کلچرل سینٹر میں نیتی آیوگ کی 11 ویں گورننگ کونسل میٹنگ کی صدارت کی۔ اس بار موضوع وکست بھارت 2047 کیلئے جامع انسانی ترقی تھا۔ اس میں 28 ریاستوں اور 5 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف منسٹرس، لیفٹیننٹ گورنر اور منتظمین نے شرکت کی۔ یہ پہلا موقع تھا جب تمام 28 ریاستوں کے چیف منسٹرس نے نیتی آیوگ گورننگ کونسل کی میٹنگ میں شرکت کی وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کے نوجوان اس کا سب سے بڑا اثاثہ ہیں، جن میں 25 سال سے کم عمر کے تقریباً 70 کروڑ شہری ہیں۔ انہوں نے ریاستوں پر زور دیا کہ وہ اسے تعلیم، ہنرمندی اور صلاحیت سازی کے اقدامات سے ترقیاتی ڈیویڈنڈ میں تبدیل کرنے پر توجہ دیں جو نوجوانوں کو مستقبل کے مواقع اور چیلنجوں کیلئے تیار کرتے ہیں۔ کئی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے حالیہ تجارتی معاہدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ، وزیر اعظم نے ریاستوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ نوجوانوں اور ایم ایس ایم ایز کیلئے مواقع پیدا کریں اور اسٹیک ہولڈرز کو ان معاہدوں سے ہونے والے فوائد سے مؤثر طریقے سے فائدہ اٹھانے لیس کریں۔ خواتین کی قیادت میں ترقی پر زور دیتے ہوئے، وزیر اعظم نے ریاستوں پر زور دیا کہ وہ لکھ پتی خواتین کی تعداد 3 کروڑ سے بڑھا کر 6 کروڑ کرنے کی سمت میں کام کریں اور ناری شکتی کیلئے محفوظ ماحول کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے ریاستوں پر زور دیا کہ وہ ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ اقدامات پر توجہ دیں اور اس کے ارد گرد برآمدات پر مبنی حکمت عملی تیار کریں۔ وزیر اعظم نے احتیاطی اقدامات، بیداری مہمات اور موثر حکمرانی کے ذریعے منشیات کے غلط استعمال اور سائبر فراڈ جیسے ابھرتے سماجی چیلنجوں سے نمٹنے مربوط کوششوں کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ وزیر اعظم نے ال نینو کے خدشات کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی اور ریاستوں سے اپیل کی کہ وہ پانی کے تحفظ کو فروغ دیں اور قدرتی اور نامیاتی کاشتکاری کے طریقوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مصنوعی ذہانت کو ایک موقع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے اور لوگوں کو مستقبل کی معیشت کیلئے درکار مہارتوں سے آراستہ کرنے مزید کوششوں پر زور دیا۔ چیف منسٹرس، لیفٹیننٹ گورنرس نے وزیر اعظم مودی کو دفتر میں 12 سال مکمل کرنے پر مبارکباد دی۔

مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی حکومت کے خلاف مظاہرین کا مارچ

موصولہ اطلاع کے مطابق، پاکستانی فوج کے جبر کے بعد پورے مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی حکومت اور فوج کے خلاف غصہ بے حد بڑھ گیا ہے

نئی دہلی: پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں جاری تحریک کے دوران 11 شہریوں کی ہلاکت کے باوجود دوسرے دن بھی بڑی تعداد میں لوگ سڑکوں پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مظاہرین کا ہجوم راولاکوٹ کی طرف مارچ کر رہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق، پاکستانی فوج کے جبر کے بعد پورے مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی حکومت اور فوج کے خلاف غصہ بے حد بڑھ گیا ہے ۔ اپنے سیاسی، معاشی اور شہری حقوق کا مطالبہ کر رہے مظاہرین نے پیچھے ہٹنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور تحریک کو مزید تیز کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، اس وقت راولاکوٹ، باغ، ہٹیاں بالا، کوٹلی، میرپور، سدھنوتی، دھیرکوٹ، ڈڈیال اور مظفرآباد میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد لوگ مظاہروں میں شامل ہیں، جو ہاتھوں میں ڈنڈے اور بینر لے کر آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق، پورے مقبوضہ کشمیر سے مظاہرین کے بڑے بڑے قافلے آج رات تک راولاکوٹ میں اکٹھا ہو جائیں گے ، جو اس خطے کا پاکستانی حکومت کے خلاف اب تک کا سب سے بڑا اجتماع ہوگا۔ راولاکوٹ میں جمع ہونے کے بعد ان تمام مظاہرین کی منصوبہ بندی ایک ساتھ مظفرآباد کی طرف مارچ کرنے کی ہے ، جہاں وہ بڑی تعداد میں گھیراؤ کر کے اپنے 38 مطالبات کو منظور کروانے کا دباؤ ڈالیں گے۔ دوسری طرف، فوج کی اس کارروائی کے باعث انسانی صورتحال مسلسل خراب ہوتی جارہی ہے۔ کل کی فائرنگ میں شدید طور پر زخمی ہوئے 38 سے زائد لوگ ہسپتال میں داخل ہیں، جن میں سے کئی کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ مظاہرین کے مطالبات ماننے کے بجائے پاکستانی انتظامیہ نے سختی اور بڑھا دی ہے ، حکومت نے تحریک کے چار اہم منتظمین پر بغاوت کا مقدمہ درج کر کے ان پر ایک کروڑ پاکستانی روپئے کا انعام مقرر کر دیا ہے ۔ پاکستانی حکام نے اس تحریک کے اہم رہنماؤں کو 'ہندوستانی ایجنٹ' کہنا بھی شروع کر دیا ہے، جو کہ بے بنیاد ہے ۔ پاکستان میں فوج اور حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والے سیاست دانوں، حقوق کے کارکنوں اور صحافیوں کو دبانے کے لیے وہاں کا نظام اکثر اسی طرح کے الزامات لگا تا رہا ہے، جیسا کہ گزشتہ دنوں سابق وزیر اعظم عمران خان، ان کے حامیوں اور علاقائی تحریکوں کے ساتھ بھی دیکھا گیا تھا۔ مظاہرین کو دارالحکومت مظفرآباد پہنچنے سے روکنے کے لیے انتظامیہ نے پورے خطے میں کئی اہم سڑکیں بند کر دی ہیں۔ گاڑیوں کے قافلے کو روکنے اور ان کی رفتار دھیمی کرنے کے لیے کئی اہم شاہراہوں اور راستوں پر بڑے بڑے درخت کاٹ کر ڈال دیے گئے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں عام لوگ کا سڑکوں پر اُتر نا یہ صاف دکھاتا ہے کہ اس علاقے میں پاکستان کے خلاف غصہ کتنا گہرا ہے۔ بنیادی حقوق کے مطالبے سے شروع ہوئی یہ تحریک اب اس خطے پر پاکستان کے حکمرانی اور کنٹرول کے خلاف ایک بڑی بغاوت بن چکی ہے اور یہ ہندوستان کے لیے ایک اہم صورتحال ہے۔

میناکشی نٹراجن کی نامزدگی مسترد ہونے پر کھرگے کا ردعمل

وزیر اعظم نریندر مودی کے اشارے پر جمہوریت کا قتل

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے میناکشی نٹراجن کی راجیہ سبھا نامزدگی مسترد کیے جانے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے جمہوریت کے خلاف قدم قرار دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس طرح کی کارروائی نریندر مودی کے اشارے کے بغیر ممکن نہیں اور یہ اپوزیشن کو کمزور کرنے کی ایک منظم کوشش کا حصہ ہے۔ کھرگے نے کہا کہ میناکشی نٹراجن کا راجیہ سبھا نامزدگی فارم مسترد کیا جانا غیر قانونی اور جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس اور جمہوریت کو نقصان پہنچانے کے لیے سازشیں کی جارہی ہیں اور سرکاری اداروں کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ اہم عہدوں پر ایسے افراد کو بٹھایا جارہا ہے جو غیر جانبدارانہ طریقے سے کام نہیں کر رہے۔ کانگریس صدر نے دعویٰ کیا کہ اسی نوعیت کے اقدامات پہلے بھی مختلف ریاستوں میں دیکھنے کو ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض امیدواروں کو نامزدگی فارم میں خامیوں کی اصلاح کے لیے وقت دیا جاتا ہے، جبکہ اپوزیشن کے امیدواروں کے ساتھ مختلف سلوک اختیار کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق اس سے انتخابی عمل کی شفافیت اور غیر جانبداری پر سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ دوسری جانب کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ راجیہ سبھا انتخاب میں میناکشی نٹراجن کی نامزدگی مسترد کر کے حکمراں جماعت اور انتخابی حکام نے مل کر ایک نشست چھیننے کی کوشش کی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ نامزدگی مسترد کرنے کا فیصلہ ناقص اور غیر منطقی بنیادوں پر کیا گیا۔ دہلی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں میناکشی نٹراجن نے کہا کہ انہوں نے فارم نمبر 26 مکمل طور پر پُر کیا تھا اور اس میں ذاتی شکایات یا بعض دیگر تفصیلات درج کرنے کے لیے کوئی علیحدہ خانہ موجود نہیں تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ایسا کوئی خانہ موجود ہوتا تو وہ مطلوبہ معلومات ضرور فراہم کرتیں۔ مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے بھی اس معاملے پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی سیاست میں شاید یہ پہلا موقع ہے کہ راجیہ سبھا کے کسی امیدوار کی نامزدگی اس طرح مسترد کی گئی ہو اور یہ معاملہ قومی سطح پر بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راجیہ سبھا انتخاب میں کانگریس کی یکجہتی اور سرگرمیوں سے حکمراں جماعت پریشان ہوگئی تھی، جس کے بعد ایسے طریقے اختیار کیے گئے جو عموماً مقامی سطح کے انتخابات میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے تا کہ انتخابی عمل پر عوام کا اعتماد برقرار رہ سکے۔

ووٹ چوری' کے بعد 'سیٹ چوری' کانگریس ملک گیر مہم شروع کرے گی

میناکشی نٹراجن کی نامزدگی منسوخ کرنا جمہوریت پر حملہ۔ مہنگائی اور بیروزگاری سے عوام پریشان۔ وینوگوپال کی پریس کانفرنس

نئی دہلی: کانگریس نے مدھیہ پردیش سے راجیہ سبھا انتخاب کے لیے پارٹی امیدوار میناکشی نٹراجن کا نامزدگی فارم منسوخ کیے جانے کو جمہوریت پر حملہ قرار دیتے ہوئے جمعرات کو الزام لگایا کہ ملک میں "ووٹ چوری کے بعد اب سیٹ چوری" بھی شروع ہوگئی ہے اور پارٹی اس کے خلاف قانونی اور سیاسی دونوں سطحوں پر لڑے گی اور ملک گیر مہم شروع کرے گی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر اندرا بھون میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی صدارت میں ہوئی جنرل سکریٹریوں، ریاستی انچارجوں اور ریاستی صدور کی میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں ملک کی سیاسی اور معاشی صورتحال کے ساتھ ساتھ مدھیہ پردیش اور جھارکھنڈ میں راجیہ سبھا نامزدگی کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ راجیہ سبھا انتخاب کے لیے کاغذات نامزدگی کی جانچ کے دوران جمہوری اقدار کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ مدھیہ پردیش سے کانگریس امیدوار میناکشی نٹراجن کے خلاف کوئی مجرمانہ معاملہ، ایف آئی آر یا چارج شیٹ نہیں تھی، پھر بھی یہ کہتے ہوئے ان کی نامزدگی مسترد کر دی گئی کہ انہوں نے عدالت سے موصولہ ایک نوٹس کا انکشاف نہیں کیا۔ اس کے برعکس جھارکھنڈ میں بی جے پی کی حمایت یافتہ ایک امیدوار کے نامزدگی فارم میں سنگین خامیاں ہونے کے باوجود اسے قبول کر لیا گیا۔ کانگریس کا الزام ہے کہ یہ دوہرا معیار ہندوستانی جمہوریت کی قابل رحم حالت کو ظاہر کرتا ہے ۔ وینوگوپال نے کہا کہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے کو قانونی اور سیاسی دونوں سطحوں پر چیلنج کیا جائے گا۔ جمہوری اداروں کی غیر جانبداری برقرار رکھنے کے لیے اس مسئلے کو عوام کے درمیان لے جانا ضروری ہے ۔ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، پٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے، پیپر لیک کے واقعات اور انتخابی عمل میں مبینہ دھاندلیوں کے مسائل پر بھی مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عام عوام معاشی بحران سے جوجھ رہے ہیں لیکن حکومت ان مسائل کے حل کے لیے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کے بجائے صرف "ووٹ چوری اور سیٹ چوری" میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے روزگاری اپنی بلند ترین سطح پر ہے، ایم ایس ایم ای سیکٹر سنگین بحران کا شکار ہے اور نوجوان اپنے مستقبل کے تعلق سے فکر مند ہیں۔ نیٹ اور سی بی ایس ای امتحانات سے جڑے تنازعات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیمی نظام بھی بحران کے دور سے گزر رہا ہے، لیکن حکومت کسی بھی مسئلے کی اخلاقی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ کانگریس غریبوں، کسانوں، نوجوانوں اور عام لوگوں کے مسائل پر ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ پارٹی ان مسائل پر ملک گیر مہم اور تحریک شروع کرے گی، جس کا خاکہ اگلے چند دنوں میں تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات، جمہوری نظام کے ساتھ کی جارہی چھیڑ چھاڑ، معاشی عدم استحکام اور نوجوانوں کے مستقبل کے سامنے موجود چیلنجز انتہائی سنگین ہیں اور ان کے خلاف وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی جائے گی۔

'وکست بھارت' کیلئے نیتی آیوگ اہم پلیٹ فارم: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ نیتی آیوگ مرکز اور ریاستوں کے درمیان تعاون کے ایک پلیٹ فارم کے طور پر اہم کردار ادا کرتے ہوئے ریاستوں کو 'وکست بھارت' کے وژن کے لیے مل کر کام کرنے کے لیے بااختیار بنا سکتا ہے۔ مودی نے جمعرات کو یہاں نیتی آیوگ کی گورننگ کونسل کی 11 ویں میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ دنیا اس وقت غیر یقینی صورتحال کے دور سے گزر رہی ہے لیکن ہندوستان ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "دنیا غیر یقینی اور عدم استحکام کے دور سے گزر رہی ہے، اس کے باوجود ہندوستان اعتماد اور پختہ عزم کے ساتھ ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ جیسے جیسے ہندوستان 'وکست راشٹر' کے وژن کو حاصل کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے، ہماری اجتماعی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔" وزیر اعظم نے 'وکست بھارت' کے بنیادی ستون کے طور پر خواتین کی قیادت میں ترقی کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ زراعت، اسٹارٹ اپس، سائنس اور اختراع جیسے مختلف شعبوں میں خواتین نمایاں تعاون فراہم کر رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے مشورہ دیا کہ ملک کے ترقیاتی سفر کو آگے بڑھانے میں خواتین کی مکمل صلاحیتوں کا استعمال کرنے کے لیے ریاستوں کو ان کی تعلیم، ہنرمندی کے فروغ، سکیورٹی اور بااختیار بنانے پر توجہ دینی چاہیے۔ میٹنگ میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے وزرائے اعلیٰ، مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنرز/ ایڈمنسٹریٹرز، مرکزی وزراء اور نیتی آیوگ کے وائس چیئرمین، ارکان اور چیف ایگزیکٹو آفیسر حصہ لے رہے ہیں۔

ایک امیدوار نااہل، دوسرے کو رعایت'، راہل گاندھی کا طنز

نئی دہلی: سینئر کانگریس لیڈر راہول گاندھی نے الیکشن کمیشن پر جانبداری کا الزام عائد کیا۔ سوشل میڈیا پر ایک بیان میں راہول گاندھی نے دعویٰ کیا کہ کانگریس امیدوار میناکشی نٹاراجن نے نامزدگی کیلئے تمام ضروری دستاویزات جمع کرائی تھیں اس کے باوجود الیکشن کمیشن نے بی جے پی کے اعتراض پر ان کی نامزدگی منسوخ کر دی ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دوسری جانب بی جے پی کی حمایت یافتہ آزاد امیدوار پریمل ناتھوانی کے نامزدگی فارم میں ان کے نام سے متعلق غلطی موجود تھی اور متعدد انکشافات نہیں کیے گئے، لیکن الیکشن کمیشن نے انہیں تمام خامیاں دور کرنے اضافی وقت دیا۔

ہندوستان اپنی توانائی کی ضروریات

قیمت اور دستیابی کی بنیاد پر پوری کرتا ہے: وزیر خارجہ

ہیلسنکی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے روس-یوکرین جنگ کے حوالے سے ہندوستان کی پالیسی اور روس سے تیل خریدنے کے فیصلے کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے مغربی ممالک کی تنقید کا سخت جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنی توانائی کی ضروریات قیمت اور دستیابی کی بنیاد پر پوری کرتا ہے، جبکہ یورپی ممالک ایسے ہتھیار فروخت کرتے ہیں جو ہندوستان کے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں۔ فن لینڈ میں منعقدہ "گلتار انتا ٹاکس" پروگرام کے دوران ''ابھرتی ہوئی طاقتیں اور نئی جغرافیائی سیاسی مسابقت'' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے جے شنکر نے یہ تبصرہ کیا۔ ایک صحافی نے ان سے سوال کیا کہ روس-یوکرین تنازع میں ہندوستان روس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اور روس سے تیل خریدنے پر آمادہ رہتا ہے۔ اس پر وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ ہندوستان کی پالیسی مکمل طور پر قومی مفادات پر مبنی ہے۔ جے شنکر نے کہا کہ ہم تیل کی خریداری قیمت اور دستیابی کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ اُس وقت عالمی منڈی میں روسی تیل بڑی مقدار میں دستیاب تھا کیونکہ یورپی ممالک مشرق وسطیٰ سے تیل خرید رہے تھے، جو روایتی طور پر ہندوستان کے اہم سپلائرز میں شامل رہا ہے۔ ان حالات نے ہمیں ایک مختلف سمت اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے مغربی ممالک کے مؤقف میں موجود تضادات کی طرف بھی اشارہ کیا۔ جے شنکر نے کہا کہ کسی بھی یورپی ملک پر کبھی ہندوستانی ہتھیاروں سے حملہ نہیں ہوا، لیکن ہندوستان کے معاملے میں صورتحال مختلف ہے۔ جب ان سے اس بیان کی مزید وضاحت کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ یورپ ایسے ہتھیار فروخت کرتا ہے جو ہندوستان پر حملوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ صرف آج کی بات نہیں بلکہ کئی برسوں سے ایسا ہوتا آرہا ہے۔ دوسری جانب ہندوستان نے کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے یورپ کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا ہو۔ اس لیے ہمارا نقطہ نظر مکمل طور پر جائز ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی یاد دلایا کہ سال 2022 میں خود امریکہ نے عالمی توانائی منڈی کو مستحکم رکھنے میں ہندوستان کے کردار کو اہم قرار دیا تھا۔ ان کے مطابق، مغربی ممالک کی جانب سے روس پر پابندیاں عائد کیے جانے کے بعد عالمی تیل منڈی میں غیر یقینی صورتحال پیدا ہوگئی تھی اور اُس وقت امریکہ نے ہندوستان کو روسی خام تیل خریدنے کی حوصلہ افزائی کی تھی تا کہ تیل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ اور عالمی مہنگائی کو روکا جا سکے۔

امریکہ آبنائے ہرمز کھلوانے کے لیے کئی

ممالک کی مشترکہ فوج بھیجنے کی کر رہا تیاری حکومت ہند کا انکار

ہندوستان کا کہنا ہے کہ علاقائی کشیدگی کا حل بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے نکالا جانا چاہیے۔ فرانس میں مشرق وسطیٰ کے حوالے سے ہونے والی میٹنگ میں ہندوستان اپنا مؤقف پیش کرے گا۔ آبنائے ہرمز میں لگاتار رخنہ اندازی کے سبب پوری دنیا کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس اہم آبی گزرگاہ کو محفوظ اور کھلا رکھنے کے مقصد سے امریکہ کئی ممالک پر مشتمل مشترکہ فوجی انتظام پر کام کر رہا ہے۔ اگر ایران کے ساتھ مذاکرات سے کوئی حل نہیں نکلتا تو اس معاملے پر کئی ممالک کی افواج تعینات کرنے کی تجویز پر فرانس میں ہونے والی میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی جانب سے ہندوستان پر بھی اس مشن میں فوجی تعاون دینے کا دباؤ ہے، لیکن ہندوستان نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اپنی فوج نہیں بھیجے گا۔ ہندوستان کا کہنا ہے کہ علاقائی کشیدگی کا حل بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے نکالا جانا چاہیے۔ فرانس میں مشرق وسطیٰ کے حوالے سے ہونے والی میٹنگ میں ہندوستان اپنا مؤقف پیش کرے گا۔ اسی طرح جی-7 سربراہی اجلاس میں بھی وزیر اعظم نریندر مودی ایران اور علاقائی سلامتی سے متعلق امور پر ہندوستان کا نقطہ نظر دنیا کے سامنے رکھیں گے۔ ایران کے ساتھ مذاکرات اور آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے کے موضوع پر فرانس نے مصر، قطر، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) اور سعودی عرب کو دعوت دی ہے۔ 16 جون کو ہونے والی اس میٹنگ میں ان ممالک کے علاوہ ہندوستان اور امریکہ بھی شریک ہوں گے۔ 15 سے 17 جون تک جاری رہنے والا یہ اجلاس فرانس کے شہر ایویان-لے-بین میں منعقد ہوگا، جہاں دنیا کی بڑی معیشتوں کے سرکردہ لیڈران جمع ہوں گے۔ اس میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سمیت دیگر اعلیٰ سطحی وفود بھی شریک ہوں گے۔ واضح رہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسئلے پر جی-7 میں تبادلہ خیال ہونا یقینی ہے۔ روس-یوکرین تنازع پر بھی جی-7 ممالک کے درمیان گفتگو کی جائے گی۔ ہندوستان بیشتر موضوعات میں شریک ہوگا۔ 14 جون کو وزیر اعظم مودی اور فرانس کے صدر امینوئل میکرون کے درمیان دوطرفہ ملاقات ہوگی۔ دونوں لیڈران ظہرانے میں بھی ایک ساتھ شریک ہوں گے۔ وزیر اعظم مودی فرانس میں جی-7 سربراہی اجلاس کے ساتھ ساتھ پیرس میں ایک ٹیکنالوجی کانفرنس میں بھی شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ فرانس اور سلوواکیہ پر مشتمل دوملکی دورے کا حصہ ہے۔ مودی نیس میں فرانسیسی صدر امینوئل میکرون سے ملاقات کریں گے اور پھر اتوار کو سلوواکیہ روانہ ہوں گے۔

پی ایل آئی اسکیم نے مارچ ۲۰۲۶/تک

۴۲/لاکھ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کو راغب کی

نئی دہلی: فلیگ شپ پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (PLI) اسکیم نے مالی سال 26 کے آخر تک 4.2 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کیا، جس میں سولر پی وی ماڈیولز، فارماسیوٹیکل ڈرگز اور آٹوموبائلز اور آٹو پرزوں جیسے شعبوں میں سب سے زیادہ آمد ریکارڈ کی گئی۔ آر ٹی آئی کی درخواست کے ذریعہ حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق، مارچ 2026 تک پی ایل آئی اسکیم کے تحت 892 درخواستوں کو منظوری دی گئی تھی۔ مالی سال 26 کے آخر تک، اس اسکیم نے 22.66 لاکھ کروڑ روپے کی پیداوار اور فروخت پیدا کی تھی اور قیمت کے اضافے میں 15.14 لاکھ کروڑ روپے کا حصہ ڈالا تھا۔ پی ایل آئی اسکیم کا آغاز اپریل 2020 میں گھریلو مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کے لیے مرکز کے میک ان انڈیا پروگرام کے حصے کے طور پر کیا گیا تھا۔ 1.91 لاکھ کروڑ روپے کے ابتدائی اخراجات کے ساتھ، اس اسکیم کو 14 کلیدی شعبوں میں لاگو کیا گیا ہے، جس میں بڑے پیمانے پر الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، آئی ٹی ہارڈویئر، فارماسیوٹیکل، بلک ڈرگس اور طبی آلات شامل ہیں۔ پی ایل آئی اسکیم کے تحت آنے والے تمام شعبوں میں، اعلی کارکردگی والے سولر پی وی ماڈیولز (ٹرینچ I اور II) نے سب سے زیادہ سرمایہ کاری 64,873 کروڑ روپے کی ہے۔ فارماسیوٹیکل ادویات 45,158 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ اس کے بعد، جبکہ آٹوموبائل اور آٹو اجزاء کا شعبہ تیسرے نمبر پر ہے، جس نے 44,326 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی۔ دریں اثنا، پی ایل آئی اسکیم کے تحت سب سے کم سرمایہ کاری کو راغب کرنے والے شعبوں میں ڈرون اور ڈرون اجزاء تھے، جنہوں نے 595 کروڑ روپے حاصل کیے، اس کے بعد 908 کروڑ روپے کے ساتھ آئی ٹی ہارڈویئر 2.0 اور 1,151 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ طبی آلات کی تیاری۔ اسکیم کی کامیابی کے ساتھ، اب کئی اور انتظامی وزارتیں 14 شعبوں سے باہر دائرہ کار کو بڑھانے کے لیے تجاویز پر کام کر رہی ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ان تجاویز میں سے کچھ کو مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان خود انحصاری اور گھریلو مینوفیکچرنگ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جائزہ کے لیے لیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے درآمدات میں چیلنجز کا سامنا ہے۔ مرکز نے 10 جون تک، ٹیکسٹائل پی ایل آئی اسکیم کے دوسرے دور کے لیے 96 فرموں کو بھی منظوری دی ہے جس میں کل 12,822.67 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اور 58,294.18 کروڑ روپے کا متوقع کاروبار ہے۔

مغربی بنگال: مسلم اکثریتی بوتھ پر

بی جے پی نے ۶۵۶/ میں سے ۶۳۷/ ووٹ حاصل کئے، مقامی افراد بھی حیران

راجرہاٹ نیوٹاؤن اسمبلی حلقے کے بوتھ نمبر ۱۶۴ کی اہمیت محض اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ اس بوتھ کی گنتی سے پہلے ٹی ایم سی کے امیدوار تاپش چٹرجی ۳۱۶ ووٹوں سے آگے چل رہے تھے۔ لیکن بوتھ نمبر ۱۶۴ کے نتائج شامل کرتے ہی پانسہ پلٹ گیا اور بی جے پی کے امیدوار پیوش کنوڈیا ٹھیک ۳۱۶ ووٹوں کے فرق سے جیت گئے۔ مغربی بنگال کے راجرہاٹ نیوٹاؤن اسمبلی حلقے کے بوتھ نمبر ۱۶۴ کے اسمبلی الیکشن کے نتائج، سنگین سوالات کے گھیرے میں آگئے ہیں۔ فیکٹ چیکنگ ادارے 'آلٹ نیوز' (Alt News) کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ 'مسلمان پاڑہ' نامی مسلم اکثریتی علاقے میں بی جے پی کے امیدوار پیوش کنوڈیا کو کل ڈالے گئے ۶۵۶ ووٹوں میں سے ۶۳۷ ووٹ حاصل ہوئے۔ اسی بوتھ سے ٹی ایم سی کے امیدوار تاپش چٹرجی کو صرف ۵ ووٹ اور سی پی آئی (ایم)-آئی ایس ایف اتحاد کے امیدوار سپترشی دیب کو صرف ایک ووٹ ملا۔ اگر ان نتائج کا موازنہ اسی علاقے میں واقع پڑوسی بوتھ نمبر ۱۶۵ سے کیا جائے، جہاں بہت سے خاندانوں کے ووٹرز رجسٹرڈ ہیں، تو معاملہ مزید مشکوک ہو جاتا ہے۔ بوتھ نمبر ۱۶۵ پر، دیب کو ۲۹۹ ووٹ، چٹرجی کو ۲۹۰ ووٹ اور کنوڈیا کو صرف ۳۲ ووٹ ملے، جو بوتھ نمبر ۱۶۴ کے بالکل برعکس نتیجہ ہے۔ بوتھ نمبر ۱۶۴ پر رجسٹرڈ ووٹرز میں سے تقریباً ۸۸ فیصد مسلمان ہیں۔ بوتھ نمبر ۱۶۴ کی اہمیت محض اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ اس بوتھ کی گنتی سے پہلے ٹی ایم سی کے امیدوار چٹرجی ۳۱۶ ووٹوں سے آگے چل رہے تھے۔ لیکن بوتھ نمبر ۱۶۴ کے نتائج شامل کرتے ہی پانسہ پلٹ گیا اور بی جے پی کے امیدوار پیوش کنوڈیا ٹھیک ۳۱۶ ووٹوں کے فرق سے جیت گئے۔ متعدد مقامی باشندوں نے آلٹ نیوز کو بتایا کہ ان کے ووٹ نتائج میں نظر نہیں آرہے ہیں۔ ۲ مرتبہ سی پی آئی (ایم) کے پنچایت ممبر رہ چکے احمد علی منڈل نے کہا کہ "انہوں نے اور ان کے خاندان کے ۱۸ ارکان نے بوتھ نمبر ۱۶۴ پر اتحادی امیدوار کو ووٹ دیا تھا۔ لیکن نتائج بتاتے ہیں کہ اس بوتھ سے انہیں صرف ایک ووٹ ملا ہے۔ ہمارے ووٹ کہاں گئے؟" مقامی آئی ایس ایف لیڈر اختر علی ملا اور پولنگ ایجنٹ رمضان علی نے بھی اسی طرح کے بیانات دیئے۔ دونوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے خاندانوں کے ہمراہ ذاتی طور پر سی پی آئی (ایم)-آئی ایس ایف کے امیدوار کو ووٹ دیا تھا۔ ووٹوں کی گنتی کے عمل پر بھی شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اس حلقے میں متوقع ۱۷ راؤنڈز کے بجائے گنتی کے ۱۸ راؤنڈز ہوئے۔ پولنگ والے دن ہی، متعدد پارٹیوں کے ایجنٹوں نے نوٹ کیا تھا کہ بوتھ نمبر ۱۶۴ پر ای وی ایم میں اصل ڈالے گئے ووٹوں سے ۵۲ ووٹ زیادہ ظاہر ہو رہے تھے اور انہوں نے وی وی پی اے ٹی کی تصدیق کا مطالبہ کیا تھا۔ سی پی آئی (ایم)-آئی ایس ایف کے امیدوار دیب نے کہا کہ امیدواروں کو دوبارہ گنتی کے عمل کے بارے میں مناسب طور پر مطلع نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "گنتی کا پورا عمل مشکوک تھا۔" بی جے پی کے ایم ایل اے کنوڈیا نے تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے۔ نتائج خود سب کچھ واضح کر رہے ہیں۔" آلٹ نیوز نے اس معاملے پر باضابطہ جوابات حاصل کرنے کیلئے الیکشن کمیشن آف انڈیا اور مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر کو خط لکھا ہے۔

وجے کی کامیابی کے بعد اداکار راگھوا لارینس کا سیاست میں قدم رکھنے پر غور

اداکار سے وزیراعلیٰ بنے جوزف وجے کی تمل ناڈو اسمبلی انتخاب میں زبردست کامیابی کے بعد فلمی شخصیت راگھوا لارنس اب سیاست میں آنے پر غور کر رہے ہیں۔

تمل ناڈو میں وجے کی کامیابی کے بعد اداکار راگھوا لارنس بھی سیاست میں قدم رکھنے پر غور کر رہے ہیں، ایک ۱۸ر منٹ کی ویڈیو میں لارنس نے سیاست کے بارے میں اپنی سمجھ، اپنی والدہ کے سیاسی نقطہ نظر، اور معروف اداکاروں رجنی کانت اور وجے (موجودہ وزیراعلیٰ تمل ناڈو) کے ساتھ اپنے تعلقات سے متعلق کچھ اہم اور دلچسپ واقعات پر بات کی۔ اداکار سے وزیراعلیٰ بنے جوزف وجے کی تمل ناڈو اسمبلی انتخاب میں زبردست کامیابی کے بعد، فلمی شخصیت راگھوا لارنس اب سیاست میں آنے پر غور کر رہے ہیں۔ ۴۹ر سالہ لارنس اداکار اور کوریوگرافر کے طور پر جانے جاتے ہیں، انہوں نے فلموں کی ہدایت کاری اور پروڈکشن بھی کی ہے۔ ایک ۱۸ر منٹ کی ویڈیو میں لارنس نے سیاست کے بارے میں اپنی سمجھ، اپنی والدہ کے سیاسی نقطہ نظر، اور معروف اداکاروں رجنی کانت اور وجے (موجودہ وزیراعلیٰ تمل ناڈو) کے ساتھ اپنے تعلقات سے متعلق کچھ اہم اور دلچسپ واقعات پر بات کی۔ اگرچہ انہوں نے اپنی سیاسی شروعات کے بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کیں، لیکن لارنس نے اپنے مداحوں سے کہا کہ وہ سوشل میڈیا تبصروں میں اپنی رائے اور مشورہ دیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر آپ 'نہیں' کہتے ہیں تو میں سیاست میں نہیں آؤں گا اور معاشرے کی خدمت جاری رکھوں گا۔ لیکن اگر آپ 'ہاں' کہتے ہیں تو میں سیاست میں آنے کے لیے تیار ہوں۔ میں بتاؤں گا کہ یہ سفر کب اور کن کے ساتھ شروع کروں گا۔'' چنانچہ لارنس اس وقت سیاسی ہواؤں کو جانچ رہے ہیں جبکہ یہ قیاس آرائیاں عام ہیں کہ وہ تریچی ایسٹ حلقہ میں ضمنی انتخاب لڑ سکتے ہیں، یہ حلقہ وزیراعلیٰ وجے نے خالی کیا تھا جب انہوں نے چنئی کے پیرمبور حلقہ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وجے نے اپنے دونوں حلقوں میں کامیابی حاصل کی تھی۔

تاہم تریچی ایسٹ میں انتخاب لڑنے کے امکان پر بات کرتے ہوئے، لارنس نے کہا کہ اس کے لیے انہیں پہلے سیاست میں آنا ہوگا۔ اپنے اس سے قبل سیاست میں آنے کے ارادے کو یاد کرتے ہوئے، لارنس نے بتایا کہ وہ اپنے سرپرست اداکار رجنی کانت کے سیاسی سفر سے متاثر تھے۔ لارنس نے کہا کہ یہ اس لیے نہ ہوسکا کیونکہ رجنی نے خود اپنا سیاسی سفر ختم کر دیا تھا۔ ساتھ ہی لارنس نے یہ بھی بتایا کہ ان کی والدہ سیاست کے خلاف تھیں، کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ مذہبی اور ذات پات کی سیاست، ووٹ کے بدلے نقدی کا چلن، کی وجہ سے سیاست باوقار پیشہ نہیں ہے۔ تاہم، انہوں نے بتایا کہ جب اداکار وجے قائم شدہ سیاسی حکومت اور ثقافت کو شکست دے کر تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ بنے تو والدہ کے سیاسی خیالات بدل گئے، جس نے انہیں سیاست میں آنے کی اجازت دی۔ علاوہ ازیں لارنس نے وجے کے ساتھ اپنی دوستی اور پیشہ ورانہ تعلقات کا بھی ذکر کیا، بتایا کہ انہوں نے وجے کے لیے ڈانس کوریوگرافر کے طور پر کام کیا اور اب بھی ان سے رابطے میں ہیں۔ خود کو کم پڑھا لکھا اور ان پڑھ قرار دیتے ہوئے، لارنس نے اپنے مداحوں سے پوچھا کہ کیا وہ سیاست میں آنے کے لیے اہل ہیں۔ اپنے ویڈیو خطاب میں انہوں نے بار بار نعرہ دہرایا، ''اپنا فرض خلوص سے ادا کرو، بدلے میں کچھ مت چاہو۔'' لارنس نے کہا کہ ان کی والدہ نے سیاسی شروعات کی منظوری دے دی ہے اور اب وہ اپنے مداحوں کی رائے کے منتظر ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں انہوں نے کہا، ''میرے حالات نے مجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ مجھے سیاست میں آنا ہے۔'' اس سے مزید قیاس آرائیاں بڑھ گئی ہیں کہ وہ ٹی وی کے (جسے ان کے دوست اور فلمی صنعت کے ساتھی وجے نے شروع کیا ہے) کے ساتھ ہاتھ ملا سکتے ہیں۔

جدید اور قابل تجدید توانائی کی وزارت ہوا کے عالمی دن ۲۰۲۶ر سے متعلق کانفرنس کی میزبانی کرے گی

گوا: جدید اور قابل تجدید توانائی کی وزارت (ایم این آر ای) 15 جون 2026 کو گوا میں عالمی ونڈ ڈے 2026 کانفرنس کی میزبانی کرے گی، جس کا موضوع ''ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی: امنگ سے لے کر تیز رفتار ترقی تک ہے۔ اس تقریب میں نئی اور قابل تجدید توانائی اور صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم کے مرکزی وزیر جناب پرہلاد جوشی، وزارت، مرکزی بجلی اتھارٹی (سی ای اے) سولر انرجی کارپوریشن آف انڈیا (ایس ای سی آئی) بھارتی قابل تجدید توانائی کی ترقی کی ایجنسی (آئی آر ای ڈی اے) نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ونڈ انرجی (این آئی ڈبلیو ای) گرڈ انڈیا، سرکردہ ریاستی حکومتوں، اور انڈین ونڈ ٹربائن مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (آئی ڈبلیو ٹی ایم اے) ڈبلیو آئی پی پی اے، اور آئی ڈبلیو پی اے سمیت صنعتی اداروں کے سینئر نمائندوں کے ساتھ شرکت کریں گے۔ ہندوستان دنیا کا چوتھا سب سے بڑا ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی کی مارکیٹ بن گیا ہے۔ 2030 تک 100 گیگاواٹ اور 2035 تک 155 گیگاواٹ کے ہدف کے ساتھ، ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی ہندوستان کے 500 گیگاواٹ غیر فوسل صلاحیت اور 2070 تک خالص صفر اخراج کے ہدف کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی ہندوستان کی قابل تجدید حکمت عملی میں مرکزی حیثیت کی حامل ہے، اور 26-2025 میں ریکارڈ 6.1 گیگاواٹ کا اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ مضبوط پالیسی اور صنعتی تعاون سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگلا مرحلہ تیز رفتاری کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہوا کا عالمی دن 2026 کے موقع پر، توجہ عزائم سے عمل درآمد کی طرف منتقل ہونی چاہیے، کیونکہ ہندوستان بھی عالمی برآمدی مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے خود کو تیار رکھتا ہے۔ ایم این آر ای کے سکریٹری جناب سنتوش کمار سارنگی بھی اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس ہندوستان کے ہوا سے پیدا ہونے والی توانائی کے سفر کے اگلے مرحلے کی تشکیل کرنے والی کلیدی ترجیحات پر روشنی ڈالے گی، جن میں وسائل کی مناسبت، گرڈ کی تیاری، صلاحیت میں اضافہ، گھریلو مینوفیکچرنگ کی مسابقت، برآمدی مواقع، اور پیشن گوئی اور قابل تجدید توانائی کی مضبوطی میں پیش رفت شامل ہیں۔ تقریبات کے ایک حصے کے طور پر، کئی صنعتی رپورٹس اور علمی دستاویزات کی نقاب کشائی کی جائے گی، جن میں ''ایلیویٹنگ انڈیاز ونڈ ٹربائن ایکسپورٹس فار گلوبل مارکیٹس شامل ہیں، جو ونڈ ٹربائن مینوفیکچرنگ اور برآمدات کے لیے عالمی مرکز بننے کی ہندوستان کی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

نیتی آیوگ نے شمال مشرقی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ بات چیت کی

نیتی آیوگ کے ممبران اور سی ای او، نیتی آیوگ نے شمال مشرقی ریاستوں کے چیف سکریٹریز اور سینئر افسران کی شرکت دیکھی

نئی دہلی: نیتی آیوگ نے آج شمال مشرقی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ بات چیت کی۔ تمام آٹھ ریاستوں۔ ارونا چل پردیش، آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم اور تریپورہ کے نمائندوں نے حصہ لیا اور ترقیاتی ترجیحات، اختراعات اور چیلنجوں پر غور وخوض کیا۔ نیتی آیوگ کے وائس چیئر پرسن شری اشوک لہڑی کی بات چیت؛ نیتی آیوگ کے ممبران اور سی ای او، نیتی آیوگ نے شمال مشرقی ریاستوں کے چیف سکریٹریز اور سینئر افسران کی شرکت دیکھی۔ مباحثوں میں تعمیری اور نتیجہ خیز بات چیت دیکھنے میں آئی۔ اروناچل پردیش کے وزیراعلیٰ جناب پیما کھانڈو نے روشنی ڈالی کہ شمال مشرق ایک اہم تبدیلی سے گزر رہا ہے اور ترقی کے ایک کلیدی انجن کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ریاست کی بے پناہ صلاحیت پر زور دیتے ہوئے، خاص طور پر ہائیڈرو پاور میں، انہوں نے اپنے انسانی وسائل کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ریاست میں نافذ کیے جانے والے اختراعی گورننس اقدامات جیسے کہ سرکار آپ کے دوار، سیوا آپ کے دوار اور کابینہ آپ کے دوار کا بھی اشتراک کیا، جس کا مقصد موثر خدمات کی فراہمی اور عوامی شکایات کے فوری ازالے کو یقینی بنانا ہے۔ آسام کے وزیراعلیٰ جناب ہمانتا بسوا سرما نے رائے دی کہ علاقائی تفاوت سے بچنے اور جامع ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ترقی کو متوازن ہونا چاہیے۔ انہوں نے آسام-ناگالینڈ کے سرحدی علاقوں میں معدنی تیل کی کارروائیوں میں سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت ہند، آسام اور ناگالینڈ کے درمیان کل دستخط کیے گئے تاریخی سہ فریقی مفاہمت نامے کی تعریف کی اور اسے تعاون پر مبنی ترقی کے نمونے کے طور پر اجاگر کیا۔ شری شرما نے یہ بھی نوٹ کیا کہ آسام سماجی ترقی کے اشارے میں نمایاں پیشرفت کرتے ہوئے ملک میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی ریاست کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے اس پیش رفت کو برقرار رکھنے اور اس میں تیزی لانے کے لیے علاقائی ضروریات کو پورا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ بات چیت کے دوران، میگھالیہ کے چیف منسٹر، شری کونراڈ کے سنگما نے زور دیا کہ اقتصادی ترقی کو بامعنی انسانی ترقی میں ترجمہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے میگھالیہ کے وژن کو 'ٹرانسفارمیشن جرنی 2032' کی شکل میں شیئر کیا جس کا مقصد وکست میگھالیہ کے ہدف کو حاصل کرنا ہے۔ شری سنگما نے اہم اثاثے بنانے اور ترقی کو تیز کرنے میں بیرونی امدادی منصوبوں کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے تجارت، برآمدات اور ماحولیاتی پائیداری کے شعبوں میں شمال مشرقی ریاستوں کے درمیان زیادہ تعاون کی وکالت کی، جبکہ خطے کی منفرد ضروریات کے مطابق پالیسیوں کی ضرورت پر زور دیا۔

بنگال میں بی جے پی کا 'آپریشن لوٹس' ناکام

ترنمول کو توڑنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں: کیرتی آزاد

کولکاتا: ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمان کیرتی آزاد نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی مغربی بنگال میں 'آپریشن لوٹس' کے ذریعے ممتا بنرجی کی قیادت والی پارٹی کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم اب تک اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ترنمول کانگریس کے اندر اختلافات اور استعفوں کے باعث سیاسی ہلچل جاری ہے۔ کیرتی آزاد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ راجیہ سبھا کے رکن پرکاش چک برائک کے استعفے، بی جے پی کے رہنما شانت دوبے کی رہائش گاہ کے باہر بعض رہنماؤں کی سرگرمیوں، مرکزی وزیر بھوپیندر یادو کی رہائش گاہ پر باغی ارکان کی ملاقاتوں اور شوبھیندو ادھیکاری کی بعض ترنمول رہنماؤں سے ملاقاتوں کو الگ الگ واقعات کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کے مطابق یہ سب ترنمول کانگریس کو کمزور کرنے کی ایک منظم کوشش کا حصہ ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی رہنمائی میں 'آپریشن لوٹس' چلایا جا رہا ہے لیکن یہ مہم اب تک مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ دوسری جانب ترنمول کانگریس میں جاری بحران کے درمیان ایک فہرست سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے جس میں پارٹی کے 19 لوک سبھا ارکان کے نام اور دستخط ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ فہرست لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو بھیجے گئے ایک خط سے متعلق ہے، تاہم اس خط کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ باغی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ یہ دستاویز ان کے موقف کے حق میں حمایت کو ظاہر کرتی ہے۔ پارٹی کے اندر اختلافات اس وقت مزید نمایاں ہو گئے جب متعدد ارکان پارلیمان نے استعفے دیے۔ پرکاش چک برائک اس ہفتے پارٹی اور راجیہ سبھا دونوں سے استعفیٰ دینے والے تیسرے رکن بن گئے۔

اس سے قبل سکھندو شیکھر رائے اور سشمیتا دیو بھی اپنے عہدوں سے الگ ہو چکے ہیں۔ سیاسی بحران کے دوران سینئر ترنمول رہنما کلیان بنرجی نے پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اسی صورت میں پارٹی میں رہیں گے جب ابھیشیک بنرجی کو تمام قیادی عہدوں سے ہٹایا جائے گا۔ تاہم کیرتی آزاد نے ان بیانات کو زیادہ اہمیت دینے سے گریز کیا اور کہا کہ کلیان بنرجی جذباتی رہنما ہیں اور مشکل وقت میں ممتا بنرجی کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ ان کے بقول وہ کبھی بھی ممتا بنرجی کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتے۔ کیرتی آزاد نے مزید الزام لگایا کہ ترنمول کے بعض رہنماؤں پر دباؤ ڈالنے کے لیے ان کی سکیورٹی واپس لی جا رہی ہے۔

وزیراعظم مودی کا ''ناری شکتی'' کے ۱۲ر سال مکمل ہونے پر اظہارِ مسرت

عالمی سپلائی چین کو ازسرنو ترتیب دینے کی کوشش

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز ''ناری شکتی کے 12 سال'' کا جشن مناتے ہوئے اپنی قیادت میں حکومت کی جانب سے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات اور شروع کی گئی مختلف اسکیموں کو اجاگر کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ایکس'' پر ایک پوسٹ میں وزیراعظم مودی نے کہا کہ تعلیم، صحت، صفائی، رہائش، کھیل، سائنس اور حکمرانی سمیت مختلف شعبوں میں خواتین کا نمایاں کردار اس پیش رفت کا عکاس ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے اصولوں پر مبنی ہیں۔'' وزیراعظم نے ڈرون ٹیکنالوجی کے شعبے میں خواتین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور شرکت کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں اور ملک کے ترقیاتی منظرنامے میں مثبت تبدیلی آ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ''مجھے خاص طور پر خوشی ہے کہ ہندوستان کی ناری شکتی سائنس، خلائی تحقیق اور اختراع جیسے شعبوں میں اپنی نمایاں شناخت قائم کر رہی ہے۔ ڈرون ٹیکنالوجی جیسے ابھرتے ہوئے شعبوں میں خواتین کی بااختیار بنانے کی کوششیں مضبوط بنیادوں پر استوار ہیں اور ان کے نتیجے میں ایسا ماحول پیدا ہوا ہے جہاں خواتین اپنی مکمل صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہوئے قوم کی تعمیر میں مزید موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ مودی نے کہا، ''گزشتہ 12 برسوں کے دوران این ڈی اے حکومت نے خواتین کی قیادت میں ترقی کے تصور کو فروغ دینے کے لیے کام کیا ہے اور اس کے نتائج مختلف شعبوں میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ مالی شمولیت، کاروباری سرگرمیوں، تعلیم، صحت، صفائی، رہائش، کھیل، سائنس اور حکمرانی سمیت متعدد شعبوں میں خواتین نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ این ڈی اے حکومت کی کوششیں وقار، مواقع اور بڑھتی ہوئی شمولیت نئے مواقع کے دروازے کھول رہی ہے اور ملک کی ترقی کو نئی سمت دے رہی ہے۔ ہماری حکومت سیلف ہیلپ گروپس کی فعال حمایت کر رہی ہے، جو خواتین کو مالی طور پر خودمختار بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔'' یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے رہنما نئی دہلی میں جمع ہوئے اور وزیراعظم مودی کو مسلسل 4,399 دن اقتدار میں رہنے پر مبارکباد دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلسل مدت کے اعتبار سے ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے جمہوری طور پر منتخب وزیراعظم بن گئے ہیں۔

بھارتی ہائی کمشنر نامزد دنیش ترویدی سڑک کے ذریعے بنگلہ دیش پہنچ گئے

بیناپول (بنگلہ دیش): بنگلہ دیش میں ہندوستان کے نئے تعینات ہونے والے ہائی کمشنر دنیش ترویدی اپنی سفارتی ذمہ داری کے باضابطہ آغاز کے موقع پر جمعہ کی صبح بیناپول لینڈ پورٹ کے ذریعے ملک پہنچے۔ سرحدی چوکی پر پہنچنے پر ترویدی کا استقبال بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر پون بڈھے نے کیا۔ وہ سبکدوش ہونے والے ہائی کمشنر پرنائے ورما سے سفارتی مشن سنبھالنے والے ہیں۔ وزارت خارجہ نے ابتدائی طور پر 27 اپریل کو ترویدی کی ڈھاکہ میں اگلی ایلچی کے طور پر تقرری کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد انہوں نے 5 جون کو صدر دروپدی مرمو سے باضابطہ طور پر اپنا لیٹر آف کریڈنس وصول کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت والی حکومت میں ریلوے کے مرکزی وزیر اور صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر مملکت کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے راجیہ سبھا اور لوک سبھا دونوں میں مغربی بنگال کی نمائندگی بھی کی ہے، جہاں وہ 2009 سے 2019 تک بیرک پور حلقہ سے منتخب ہوئے تھے۔ ان کی قانون سازی کی شراکت کے لئے پہچانے جانے والے، ترویدی کو 2016-17 کے لئے شاندار پارلیمنٹیرین ایوارڈ سے نوازا گیا اور انہوں نے کئی پارلیمانی فورمز کی صدارت کی ہے۔ بعد میں انہوں نے آل انڈیا ترنمول کانگریس سے استعفیٰ دینے کے بعد 2021 میں بھارتیہ جنتا پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ یہ ہائی پروفائل سیاسی تقرری ایک اہم موڑ پر ہوئی ہے جب ہندوستان اور بنگلہ دیش کئی اسٹریٹجک شعبوں میں تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے سرگرم نظر آتے ہیں۔ ڈھاکہ میں چارج سنبھالنے سے پہلے، ترویدی نے جمعرات کو کولکتہ میں نیتا جی بھون کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران، انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش مشترکہ امنگوں، جمہوری اقدار اور عوام سے عوام کے روابط کی بنیاد پر اپنے تعلقات کو مضبوط بناتے رہیں گے۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ موقع ان کے لیے گہری ذاتی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ پڑوس میں پلے بڑھے تھے اور سبھاش چندر بوس کے نظریات سے متاثر تھے۔ ''میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میں اس علاقے میں پلا بڑھا ہوں۔ اس جگہ سے صرف 400 گز کے فاصلے پر میرا گھر ہے، جہاں میں نے اپنا بچپن گزارا ہے۔ ہم نیتا جی کے جذبات کے ساتھ پروان چڑھے ہیں اور ہم نے جو قدریں پیدا کی ہیں وہ نیتا جی کی بدولت ہیں، اور میرے لیے نیتا جی بھون میں آنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوسکتی''۔

برکس ممالک کو خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے پر زور دینا چاہیئے

نئی دہلی: ہندوستان نے جمعہ کو برکس ممالک سے زیادہ تعاون کی اپیل کرتے ہوئے تمام رکن ممالک پر زور دیا کہ وہ چھوٹے کسانوں کو بااختیار بنانے، خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے اور دنیا بھر میں پائیدار زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کریں۔ وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ برکس ممالک کی اجتماعی کوششیں عالمی زراعت کو ایک نئی سمت فراہم کر سکتی ہیں اور زیادہ محفوظ، پائیدار اور جامع زرعی مستقبل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اندور میں برکس ممالک کے وزرائے زراعت کی دوروزہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چوہان نے ہندوستان کی زرعی کامیابیوں، ثقافتی اقدار اور عالمی تعاون کے عزم پر روشنی ڈالی۔ چوہان نے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں بین الاقوامی زرعی شراکت داری کو مضبوط بنانے پر ہندوستان کی توجہ کو اجاگر کیا اور ''واسودھائیو کٹمبکم'' کے جذبے پر زور دیا، جو پوری دنیا کو ایک خاندان کے طور پر دیکھتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ یہ کانفرنس دنیا بھر میں چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے، خاص طور پر جو کہ موسمیاتی تبدیلی، قدرتی وسائل پر دباؤ، بڑھتی ہوئی ان پٹ لاگت اور زرعی منڈیوں میں غیر یقینی صورتحال سے پیدا ہوتے ہیں۔

وزیر مملکت کیرتی وردھن سنگھ نے وسطی ایشیا

ایس سی او کیلئے ہندوستان کی وابستگی کا اعادہ کیا

دوشنبہ: وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے جمعہ کو وسطی ایشیا اور شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے ساتھ اپنی شراکت داری کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ کیرتی وردھنگھ نے تاجکستان کے دوشنبہ میں ایس سی او کانفرنس برائے وسطی ایشیاء میں شرکت کرتے ہوئے گروپ بندی میں ہندوستان کی ترجیحات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ دوشنبہ، تاجکستان میں ''وسطی ایشیا ۔ SCO کا بنیادی مرکز: امن اور مشترکہ ترقی کی جگہ'' کے موضوع پر ایس سی او کانفرنس میں شرکت کی۔ وسطی ایشیا اور ایس سی او کے ساتھ ہماری پائیدار شراکت داری کے لیے ہندوستان کی وابستگی کا اعادہ کیا۔ کیرتی وردھن سنگھ جمعرات کو دوروزہ سرکاری دورے پر دوشنبہ پہنچے تاکہ تاجکستان کی میزبانی میں منعقد ہونے والی ایس سی او کانفرنس میں شرکت کی جا سکے، جو ایس سی او کے سربراہان حکومت کونسل کے موجودہ چیئر ہیں۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، 'کانفرنس کا موضوع نوجوانوں، ثقافت اور تہذیب پر ہندوستان کی ایس سی او کی ترجیحات کے ساتھ اچھی طرح سے ہم آہنگ ہے۔ ہندوستان وسطی ایشیا کو ہندوستان کے توسیعی پڑوس کے طور پر تسلیم کرتا ہے، اور علاقائی روابط، سلامتی اور خوشحالی کو فروغ دینے میں کلیدی شراکت دار ہے۔

بھارت نے نیپال کے کالی کوٹ ضلع میں

نئے اسکول کی تعمیر کیلئے ۹۳ر ملین روپئے کا فنڈ فراہم کیا

نئی دہلی۔ کھٹمنڈو: نیپال کے صوبہ کرنالی کے ضلع کالی کوٹ میں ہندوستانی تعاون سے اسکول کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق، سنیتر یونی دیہی میونسپلٹی-4 میں شری جنجیوتی سیکنڈری اسکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے جمعرات کو سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسکول کی عمارت حکومت ہند کی تقریباً 93 ملین نیپالی روپے کی مالی امداد سے تعمیر کی جارہی ہے۔ یہ ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ سنیتر یونی دیہی میونسپلٹی، کالی کوٹ کے ذریعے لاگو کیا جائے گا۔ نیپال کے کالی کوٹ ضلع میں یہ پہلا ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ ہے۔ سنیتر یونی دیہی میونسپلٹی کے چیئرمین اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے حکومت ہند کی طرف سے فراہم کی جارہی ترقیاتی امداد کی تعریف کی۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ نیا بنیادی ڈھانچہ سنیتر یونی دیہی میونسپلٹی میں طلباء اور اساتذہ کے لیے سیکھنے کے ماحول کو بڑھانے میں مدد کرے گا۔ نیپال میں ہندوستان کے سفیر نوین سریواستو نے ایک ویڈیو پیغام میں پروجیکٹ کے تمام اسٹیک ہولڈرز کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے حصول کے لیے حکومت ہند اور نیپال کی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ قریبی پڑوسیوں کے طور پر، ہندوستان اور نیپال وسیع پیمانے پر اور کثیر شعبوں میں تعاون میں مصروف ہیں۔ ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کا نفاذ ترجیحی شعبوں میں بنیادی ڈھانچے کو بڑھانے کے علاوہ ترقی اور ترقی کو فروغ دینے میں حکومت نیپال کی کوششوں کو مضبوط بنانے میں حکومت ہند کی مسلسل حمایت کی عکاسی کرتا ہے۔ ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ پروگرام کے آغاز سے لے کر، حکومت ہند کی طرف سے تقریباً 600 پروجیکٹ شروع کیے گئے ہیں۔

دہلی حکومت نے ہندی ادبی ایوارڈز کا نام ساورکر اور واجپئی کے نام پر رکھ دیا

دہلی حکومت نے ہندی ادبی ایوارڈز کا نام ساورکر اور واجپئی کے نام پر رکھ دیا، اس کے علاوہ سابق بی جے پی لیڈر وجے کمار ملہوترا کے نام پر نئے اعزازات بھی متعارف کروائے گئے ہیں

دہلی حکومت نے ہندی ادبی ایوارڈز کا نام ساورکر اور واجپئی کے نام پر رکھ دیا، اس کے علاوہ سابق بی جے پی لیڈر وجے کمار ملہوترا کے نام پر نئے اعزازات بھی متعارف کروائے گئے ہیں۔ دہلی حکومت کی ہندی اکیڈمی نے اپنے متعدد ادبی ایوارڈز کے نام ہندوتوا سے منسلک شخصیات کے نام پر تبدیل کر دیئے ہیں، جن میں ونائک دامودر ساورکر، پنڈت دین دیال اپادھیائے اور مدموہن مالویہ شامل ہیں۔ ساتھ ہی سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپئی اور سابق بی جے پی لیڈر وجے کمار ملہوترا کے نام پر نئے اعزازات بھی متعارف کروائے گئے ہیں۔ اکیڈمی کا سب سے بڑا اعزاز ''ہندی اکیڈمی شالاکا سمان'' اب ''پنڈت دین دیال اپادھیائے شالاکا سمان'' کہلائے گا۔ ساتھ ہی اس ایوارڈ کی نقد رقم پانچ لاکھ سے بڑھا کر سات لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نئے قائم کردہ ''اٹل بہاری واجپئی بھارتیہ سنسکرتی اور گیان پرمپرا سمان'' کا مقصد ہندوستانی ثقافت اور علم کی روایات کو فروغ دینا ہے، اس ایوارڈ کی رقم پانچ لاکھ روپے ہے۔ اسی طرح قومی بیداری کے لیے ''ویر ساورکر سمان''، ''سنت روی داس ساہتیہ سمان'' اور خواتین ادیبوں کے لیے ''رانی اہلیا بائی ہولکر سمان'' میں سے ہر ایک کی نقد رقم دو لاکھ روپے ہے۔ خواتین کے لیے ''مدن موہن مالویہ ہندی ساہتیہ کار سمان''، بچوں کے ادب کے لیے ''بابا جوراور سنگھ سمان''، ''سوامی وویکانند یووا پرتبھا سمان''، ہندی صحافت کے لیے ''ودیا نواس مشرا سمان'' اور ہندی کے فروغ میں تعاون پر ''ڈاکٹر وجے کمار ملہوترا ہندی سیوی سمان'' شامل ہیں۔ دیگر اعزازات میں ہندی ترجمہ کے لیے ''نرمل ورما سمان''، ''رام چندر شکلا ہندی آلوچنا سمان''، لوک ادب کے لیے ''واسودیو شرن اگروال سمان''، سائنس، معاشیات، تاریخ اور سماجیات [illegible] ''دیویندر سوروپ سمان'' [illegible] اور ادبی [illegible] ہندی [illegible] ۲۰۲۴، [illegible] ہے کہ [illegible] تک [illegible] کل ۱۶ر [illegible] نے اس [illegible] نے ادبی [illegible]

ادب کا یہ اعزاز پہلے سنتوش کولی کے نام پر تھا، جو [illegible] کارکن تھیں [illegible]

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

کیا ہندوستانی ٹیم کا آئرلینڈ دورہ رد ہو جائے گا؟

بیلفاسٹ میں پُرتشدد مظاہرہ سے بی سی سی آئی فکر مند

شمالی آئرلینڈ کی راجدھانی بیلفاسٹ میں گزشتہ کچھ دنوں سے پُرتشدد مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ قتل کی کوشش کا ایک معاملہ ہے۔ گزشتہ ہفتہ سوڈانی نژاد ایک مہاجر شخص نے مقامی نوجوان پر چاقو سے حملہ کیا تھا۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کو آئندہ چند دنوں میں آئرلینڈ کے دورے پر جانا ہے، جہاں اسے 2 ٹی-20 میچ کھیلنے ہیں۔ اس دورے کے حوالے سے غیر معمولی جوش و خروش پایا جا رہا ہے، جو عام طور پر آئرلینڈ کے خلاف گزشتہ کسی بھی سیریز میں دیکھنے کو نہیں ملا۔ اس کی وجہ 15 سالہ بلے باز ویبھو سوریہ ونشی ہیں، جنہیں پہلی بار ہندوستانی ٹیم میں منتخب کیا گیا ہے اور وہ اس سیریز میں اپنا بین الاقوامی ڈیبیو کر سکتے ہیں۔ تاہم ان کے ڈیبیو سے پہلے ہی سیریز پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے ہیں، کیونکہ آئرلینڈ کے شہر بیلفاسٹ میں پرتشدد ہنگامے پھوٹ پڑے ہیں، جس نے بی سی سی آئی کو فکرمند کر دیا ہے۔ شمالی آئرلینڈ کی راجدھانی بیلفاسٹ میں گزشتہ چند دنوں سے شدید احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ان مظاہروں کی وجہ قتل کی کوشش کا ایک واقعہ بنا ہے۔ گزشتہ ہفتہ بیلفاسٹ میں سوڈانی نژاد ایک مہاجر شخص نے سڑک کے درمیان ایک مقامی شہری پر چاقو سے حملہ کر دیا تھا۔ اس دوران اس نے مبینہ طور پر اس کا سر قلم کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی، جس کے بعد پورے شمالی آئرلینڈ میں خوف اور غصے کی لہر دوڑ گئی۔ یہ غصہ سڑکوں پر اس وقت نظر آیا جب سینکڑوں افراد نے غیر آئرش باشندوں کے خلاف مظاہرے کیے اور ان کے گھروں، دکانوں اور گاڑیوں میں توڑ پھوڑ کرنے کے ساتھ انہیں نذرِ آتش بھی کر دیا۔ ان مظاہروں کا سب سے بڑا مرکز راجدھانی بیلفاسٹ رہا، جہاں سب سے زیادہ پرتشدد واقعات پیش آئے۔ اس صورت حال نے ہندوستانی کرکٹ بورڈ کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق بورڈ نے اپنی تشویش کا اظہار بھی کیا ہے اور حالات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ ساتھ ہی بورڈ نے کہا ہے کہ اگر کرکٹ آئرلینڈ کی جانب سے مقابلہ والی جگہ (وینیو) تبدیل کرنے کی کوئی تجویز پیش کی جاتی ہے تو بی سی سی آئی اس پر غور کرے گا۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ اب یہ فیصلہ کرکٹ آئرلینڈ کو کرنا ہے کہ وہ میچ کہاں منعقد کراتا ہے۔ اس معاملے میں بی سی سی آئی کا مؤقف واضح ہے کہ کھلاڑیوں، کوچنگ اسٹاف اور ٹیم سے وابستہ دیگر عہدیداروں کی سلامتی اس کی اولین ترجیح ہے۔ دوسری جانب کرکٹ آئرلینڈ نے بھی کہا ہے کہ وہ موجودہ صورت حال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور آئندہ حالات کے مطابق ہی کوئی فیصلہ کرے گا۔ ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان 27 اور 29 جون کو بیلفاسٹ میں ہی 2 ٹی-20 میچ کھیلے جانے ہیں۔

نیوزی لینڈ کے سابق کپتان

کین ولیمسن نے اچانک بین الاقوامی کرکٹ کو کہا الوداع

35 سالہ کین ولیمسن نیوزی لینڈ کے سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز ہیں۔ بین الاقوامی کرکٹ میں انھوں نے 19 ہزار 346 رن بنائے۔ ان میں 48 سنچری اور 6 ڈبل سنچری شامل ہیں۔ نیوزی لینڈ کرکٹ کی تاریخ کے کامیاب ترین بلے بازوں میں شمار اور سابق کپتان کین ولیمسن نے اچانک بین الاقوامی کرکٹ کو الوداع کہہ دیا ہے۔ انگلینڈ کے خلاف جاری ٹیسٹ سیریز کے دوران کین ولیمسن نے فوری اثر سے بین الاقوامی کرکٹ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے اچانک ریٹائرمنٹ کے اعلان نے پوری کرکٹ دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ 35 سالہ کین ولیمسن نیوزی لینڈ کے لیے سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز رہے ہیں۔ بین الاقوامی کرکٹ میں انہوں نے مجموعی طور پر 19 ہزار 346 رن بنائے، جن میں 48 سنچریاں اور 6 ڈبل سنچریاں شامل ہیں۔ ایک شاندار بلے باز ہونے کے ساتھ ساتھ کین ولیمسن نیوزی لینڈ کے کامیاب ترین کپتانوں میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے تینوں فارمیٹس میں کیوی ٹیم کی قیادت کی۔ 2016 سے 2024 تک کین ولیمسن بین الاقوامی کرکٹ کے تینوں فارمیٹس میں نیوزی لینڈ کے کپتان رہے۔ ان کی قیادت میں نیوزی لینڈ نے 2021 کی 'ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ' جیتی۔ اس کے علاوہ وہ 2 مرتبہ کیوی ٹیم کو آئی سی سی ٹورنامنٹس کے فائنل تک لے گئے اور 3 بار سیمی فائنل تک پہنچایا۔ 2010 میں بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھنے والے کین ولیمسن نے نومبر 2025 میں ٹی-20 انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ نیوزی لینڈ کرکٹ کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے کین ولیمسن نے کہا کہ "میں کافی عرصے سے اس بارے میں سوچ رہا تھا، لیکن اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہی درست وقت ہے۔ میرے اندر ہمیشہ بین الاقوامی کرکٹ کے لیے جذبہ اور بھوک موجود رہی ہے، اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے نیوزی لینڈ کے لیے کھیلے گئے ہر میچ میں اپنی بہترین کارکردگی پیش کرنے کی کوشش کی۔" قابل ذکر ہے کہ ولیمسن نے نیوزی لینڈ کے لیے 110 ٹیسٹ، 175 یک روزہ اور 93 ٹی-20 بین الاقوامی میچ کھیلے۔ انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں 9 ہزار 515 رن، یک روزہ کرکٹ میں 7 ہزار 257 رن اور ٹی-20 کرکٹ میں 2 ہزار 575 رن بنائے۔ نیوزی لینڈ کے سابق مایہ ناز کپتان اور اسٹار بلے باز کین ولیمسن نے 12 جون 2026 کو فوری اثر سے بین الاقوامی کرکٹ سے اچانک ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ انگلینڈ کے خلاف جاری ٹیسٹ سیریز کے دوران ان کا یہ فیصلہ کرکٹ دنیا کے لیے انتہائی حیران کن تھا، جس کے ساتھ ہی ان کے 16 سالہ طویل اور شاندار انٹرنیشنل کیریئر کا اختتام ہوگیا ہے۔ ولیمسن نے نہ صرف اپنی شاندار بیٹنگ بلکہ اپنی بہترین کپتانی اور شائستہ رویے کی وجہ سے بھی عالمی کرکٹ میں ایک انمٹ چھاپ چھوڑی ہے۔ ان کی اچانک الوداعی نے یقیناً نیوزی لینڈ اور دنیا بھر کے کرکٹ شائقین کو اداس کر دیا ہے۔ وہ نیوزی لینڈ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز کے طور پر کرکٹ کو الوداع کہہ رہے ہیں۔

مشہور و معروف نشانہ باز جسپال رانا کا ۴۹ سال کی عمر میں انتقال

ایشین گیمز اور کامن ویلتھ گیمز میں لہرایا تھا ترنگا

دنیائے کھیل کے لیے جمعہ (12 جون) کی صبح ایک نہایت افسوسناک اور حیران کر دینے والی خبر لے کر آئی ہے۔ ہندوستان کے مشہور ترین نشانے بازوں میں شمار ہونے والے اور ایشیائی کھیلوں کے گولڈ میڈلسٹ جسپال رانا کا اچانک 49 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق جرمنی میں منعقدہ شوٹنگ ورلڈ کپ سے واپس لوٹتے وقت رانا کو اچانک سینے میں درد کی شکایت ہوئی، جس کے بعد انہیں دہلی کے ساکیت واقع میکس سپر اسپیشلٹی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ وہاں ان کی سرجری بھی کی گئی، لیکن اس کے باوجود انہیں بچایا نہ جا سکا اور انہوں نے اسپتال میں آخری سانس لی۔ گزشتہ کئی برسوں سے جسپال رانا ملک کے نوجوان نشانے بازوں کو پسٹل شوٹنگ کی تربیت دے رہے تھے اور آخری وقت تک بھی وہ بطور کوچ ٹیم کے ساتھ موجود تھے۔ جرمنی کے میونخ میں 24 سے 31 مئی تک آئی ایس ایس ایف شوٹنگ ورلڈ کپ منعقد ہوا تھا، جہاں ہندوستانی خواتین نشانے بازوں نے پسٹل شوٹنگ میں 2 طلائی اور 2 چاندی کے تمغے جیتے تھے۔ اسی کامیاب ٹورنامنٹ کے بعد جب وہ ٹیم کے ساتھ واپس آ رہے تھے تو دورانِ پرواز ہی انہیں سینے میں درد اور بے چینی کی شکایت ہوئی۔ اس کے بعد انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا اور اس دوران ان کی سرجری بھی ہوئی۔ تاہم کامیاب سرجری کے باوجود 11 جون، جمعرات کی شب ان کا انتقال ہو گیا۔ نیشنل رائفل ایسوسی ایشن آف انڈیا (این آر اے آئی) کے صدر کالیکیش نارائن سنگھ نے اس کی اطلاع دی۔ اتراکھنڈ کے ضلع اترکاشی میں پیدا ہونے والے جسپال رانا نے 1990 کی دہائی میں پسٹل شوٹنگ کے میدان میں ہندوستان کو عالمی سطح پر نمایاں شناخت دلائی تھی۔ 1994 کے ایشیائی کھیلوں اور کامن ویلتھ گیمز (سی ڈبلیو جی) میں انہوں نے طلائی تمغے جیت کر دنیا بھر میں نام کمایا۔ ہیروشیما ایشیائی کھیلوں میں انہوں نے 25 میٹر سینٹر فائر پسٹل شوٹنگ میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد 2006 کے دوحہ ایشیائی کھیلوں میں بھی انہوں نے 25 میٹر زمرے کے 3 مختلف مقابلوں میں طلائی تمغے جیت کر ہیٹ ٹرک مکمل کی تھی۔ مجموعی طور پر ایشیائی کھیلوں میں جسپال رانا نے 4 طلائی، 2 چاندی اور 2 کانسی کے تمغے اپنے نام کیے تھے۔ اسی طرح وکٹوریہ کامن ویلتھ گیمز 1994 میں انہوں نے اسی ایونٹ کے انفرادی اور جوڑی مقابلوں میں 2 طلائی تمغے جیت کر تہلکہ مچا دیا تھا۔ 1998 کے کھیلوں میں بھی انہوں نے اس کامیابی کو دہرایا اور دونوں طلائی تمغے دوبارہ اپنے نام کر لیے۔ تاہم جسپال کے بے خطا نشانے کا اصل جلوہ 2002 کے مانچسٹر کامن ویلتھ گیمز میں دیکھنے کو ملا، جہاں انہوں نے 25 میٹر زمرے میں ایک یا 2 نہیں بلکہ 4 طلائی تمغے ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیے تھے۔ پھر 2006 کے میلبورن کامن ویلتھ گیمز میں بھی انہیں ایک طلائی تمغہ حاصل ہوا۔ مجموعی طور پر انہوں نے کامن ویلتھ گیمز میں 9 طلائی، 4 چاندی اور 2 کانسی کے تمغے جیتے، جو ہندوستان کے لیے ایک ریکارڈ ہے۔

گلبرٹو مورا نے رقم کی تاریخ، فیفا ورلڈ کپ میں

میکسیکو کی نمائندگی کرنے والے کم عمر ترین کھلاڑی بنے

میکسیکو سٹی: ورلڈ کپ کے آغاز کے ساتھ ہی تاریخی لمحہ، 17 سالہ مڈفیلڈر نے ورلڈ کپ میں قدم رکھتے ہی میکسیکو کی فٹبال کی تاریخ بدل دی، عالمی سطح پر بھی کم عمر ترین کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل۔ گلبرٹو مورا کو میکسیکوئی فٹبال کا مستقبل قرار دیا جا رہا ہے اور ماہرین کا ماننا ہے کہ وہ آنے والے برسوں میں عالمی فٹبال کے بڑے ستاروں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے آغاز کے ساتھ ہی میکسیکو کے نوجوان فٹبالر گلبرٹو مورا نے تاریخ رقم کر دی۔ صرف 17 برس کی عمر میں میدان میں اترتے ہی وہ ورلڈ کپ میں میکسیکو کی نمائندگی کرنے والے کم عمر ترین کھلاڑی بن گئے۔ یہ تاریخی لمحہ میکسیکو سٹی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ کے 65ویں منٹ میں آیا، جب کوچ نے گلبرٹو مورا کو میدان میں اتارا۔ ان کی آمد پر اسٹیڈیم میں موجود شائقین نے زبردست تالیاں بجائیں، جن میں معروف باکسر کینیلو الواریز بھی شامل تھے۔ 17 سال اور 240 دن کی عمر میں گلبرٹو مورا فیفا ورلڈ کپ کی تاریخ میں کھیلنے والے چھٹے کم عمر ترین کھلاڑی بن گئے۔ ان سے پہلے صرف چند عظیم کھلاڑی کم عمری میں ورلڈ کپ کھیلنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں، جن میں پیلے، سلیمان اولمبی، فیمی اوپابنمی، سیموئیل ایتو اور نارمن وائٹ سائیڈ شامل ہیں۔ جنوبی میکسیکو کے شہر ٹکسٹلا گتریز میں پیدا ہونے والے گلبرٹو مورا کی پرورش تیجوانا میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی سولہویں سالگرہ سے دو ماہ قبل ہی اعلیٰ سطح کی فٹبال میں ڈیبیو کر لیا تھا۔ گلبرٹو مورا نے 2025 کے فیفا انڈر-20 عالمی کپ میں شاندار کھیل پیش کر کے توجہ حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ میں میکسیکو کی ٹیم کوارٹر فائنل تک پہنچی جبکہ مورا نے اپنی عمر سے کہیں زیادہ پختہ اور سمجھدار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ میکسیکو کی سینئر قومی ٹیم کے لیے ان کا آغاز 2025 کے CONCACAF Gold Cup میں ہوا۔ کوچ جیویئر اگیرے نے نوجوان کھلاڑی پر اعتماد کیا اور مورا نے اس اعتماد پر پورا اترتے ہوئے بہترین کارکردگی دکھائی۔ انہوں نے کوارٹر فائنل میں سعودی عرب کے خلاف ڈیبیو کیا اور میکسیکو کی سینئر قومی ٹیم کی نمائندگی کرنے والے کم عمر ترین فٹبالر بن گئے۔ سیمی فائنل میں انہوں نے راؤل خیمینیز کے فیصلہ کن گول کی بنیاد فراہم کی۔ گلبرٹو مورا کو کھیل کو پڑھنے، مخالف دفاع میں جگہ تلاش کرنے، دباؤ میں پرسکون رہنے اور درست وقت پر پاس دینے کی صلاحیت کے لیے جانا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ صرف ایک باصلاحیت نوجوان نہیں بلکہ ایسے فٹبالر ہیں جن کے پاس تخلیقی صلاحیت، اعتماد، حوصلہ اور میچ کے دباؤ میں درست فیصلے کرنے کی غیر معمولی اہلیت موجود ہے۔ گلبرٹو مورا کو میکسیکوئی فٹبال کا مستقبل قرار دیا جا رہا ہے اور ماہرین کا ماننا ہے کہ وہ آنے والے برسوں میں عالمی فٹبال کے بڑے ستاروں میں شمار ہو سکتے ہیں۔

منی لانڈرنگ کیس میں جیکلین فرنانڈیز کی عرضی دوسری بنچ کو منتقل

سپریم کورٹ کے جج نے سماعت سے خود کو کر لیا الگ

نئی دہلی: جمعرات کو سماعت کے آغاز میں جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس اتل ایس چندورکر پر مشتمل بنچ نے جیکلین فرنانڈیز کے وکیل اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے نمائندوں کو آگاہ کیا کہ یہ معاملہ کسی دوسری بنچ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ بالی ووڈ اداکارہ جیکلین فرنانڈیز سے جڑے 200 کروڑ روپے کے مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس پرشانت کمار مشرا نے اس معاملے کی سماعت سے خود کو الگ کر لیا ہے، جس کے بعد یہ کیس اب کسی دوسری بنچ کے سپرد کیا جائے گا۔ یہ معاملہ مبینہ ٹھگ سکیش چندر شیکھر سے وابستہ 200 کروڑ روپے کے منی لانڈرنگ کیس سے متعلق ہے، جس میں جیکلین فرنانڈیز کا نام بھی شامل ہے۔ اداکارہ جیکلین فرنانڈیز نے دہلی کی ایک عدالت کے اس حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا، جس میں ان کے خلاف الزامات طے کرنے کی کارروائی کو برقرار رکھا گیا تھا۔ جمعرات کو سماعت کے آغاز میں جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس اتل ایس چندورکر پر مشتمل بنچ نے جیکلین فرنانڈیز کے وکیل اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے نمائندوں کو آگاہ کیا کہ یہ معاملہ کسی دوسری بنچ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جسٹس مشرا نے سماعت کے دوران کہا، "اس معاملے میں ایک مسئلہ ہے۔ اس سے متعلق ایک مقدمے میں میرے بیٹے نے حکومت کی جانب سے وکالت کی تھی، اس لیے مناسب ہوگا کہ اس کیس کی سماعت کسی ایسی بنچ کے سامنے ہو جس میں ہم میں سے کوئی بھی شامل نہ ہو۔" انہوں نے ہدایت دی کہ مقدمے کو 25 جون کو نئی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے درج کیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد جیکلین فرنینڈس کی عرضی پر فی الحال کوئی سماعت نہیں ہو سکی۔ واضح رہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے جیکلین فرنانڈیز کے خلاف منی لانڈرنگ روک تھام قانون (PMLA) کے تحت کارروائی کی ہے۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ مبینہ ٹھگ سکیش چندر شیکھر سے حاصل کیے گئے قیمتی تحائف اور مالی فوائد کے سلسلے میں اداکارہ اس کیس سے منسلک ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جیکلین فرنانڈیز مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتی رہی ہیں کہ وہ خود سکیش کی دھوکہ دہی کا شکار ہوئی تھیں اور کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں تھیں۔ اب سپریم کورٹ کی نئی بنچ اس معاملے کی آئندہ سماعت کرے گی، جس پر قانونی حلقوں اور فلمی دنیا کی گہری نظر برقرار ہے۔

کالا ہرن، فلم تنازعہ سلمان خان نے ریلیز رکوانے کیلئے ہائی کورٹ سے کیا رجوع

فلم ۱۹۹۸ء کے مشہور کالا ہرن شکار مقدمے اور اس سے جڑے واقعات پر مبنی ہے۔ فلم جانی فائر فاکس فلمز کے بینر تلے تیار کی گئی ہے

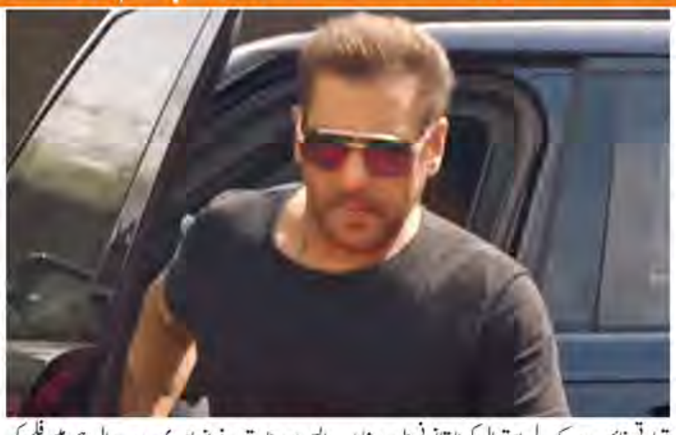

نئی دہلی: اداکار سلمان خان نے فلم 'کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی' کی ریلیز پر روک لگانے کے لیے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ انہوں نے فلم کی پروڈکشن، پروموشن اور ڈسٹری بیوشن کو روکنے کے لیے مستقل اور عبوری حکم امتناعی کی درخواست دائر کی ہے۔ درخواست میں متعدد افراد کو فریق بنایا گیا۔ سلمان خان نے اپنی عرضی میں امت جانی، جانی فائر فاکس فلمز، بھارت سریناتے، اکشے پانڈے سمیت دیگر متعلقہ افراد اور نامعلوم فریقین کو بھی شامل کیا ہے۔ درخواست میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ مذکورہ افراد کو فلم سے متعلق کسی بھی قسم کے پروڈکشن، سرمایہ کاری، ہدایت کاری اور تشہیری سرگرمیوں سے روکا جائے۔ اداکار کا مؤقف ہے کہ فلم کے پوسٹر اور تشہیری مواد میں ان کی شناخت، نام اور عوامی شخصیت کو بغیر اجازت استعمال کیا گیا ہے، جو ان کے شخصی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ سلمان خان کے مطابق ان کی شہرت اور عوامی شناخت کو تجارتی فائدے کے لیے استعمال کرنا قانونی طور پر غلط اور قابلِ اعتراض ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ فلم 1998 کے مشہور کالا ہرن شکار مقدمے اور اس سے جڑے واقعات پر مبنی ہے۔ فلم جانی فائر فاکس فلمز کے بینر تلے تیار کی گئی ہے جبکہ اس کی ہدایت کاری بھارت ایس سریناتے نے انجام دی ہے۔ حال ہی میں فلم کی پہلی جھلک جاری کی گئی تھی جس میں جرم اور انصاف سے متعلق کہانی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا گیا ہے۔ سلمان خان کی قانونی ٹیم فلم سازوں کو پہلے ہی ایک نوٹس جاری کر چکی تھی۔ نوٹس میں کہا گیا تھا کہ مجوزہ فلم اداکار کی ساکھ اور شخصی حقوق کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مؤقف بھی اختیار کیا گیا کہ کالا ہرن شکار مقدمہ ابھی راجستھان ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے، اس لیے اس موضوع پر مبنی فلم کی تیاری اور تشہیر ایک حساس قانونی معاملہ ہے۔ دوسری جانب تنازعے پر ردِعمل دیتے ہوئے فلم کے پروڈیوسر امت جانی نے کہا کہ قانونی نوٹس موصول ہونے کے بعد انہیں سوشل میڈیا پر دھمکیوں اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق انہیں ہزاروں پیغامات اور فون کالز موصول ہوئی ہیں۔ امت جانی نے کہا کہ اگر سلمان خان کو قانونی جنگ لڑنی ہے تو وہ عدالت میں لڑیں، دھمکیوں کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوشش نہ کی جائے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ فلم بشنوئی برادری کی جدوجہد اور 1998 کے کالا ہرن واقعے پر مبنی ہے۔ فلم کی ریلیز اور اس کے مستقبل کا فیصلہ اب عدالت کے حکم پر منحصر ہوگا۔ سلمان خان کی جانب سے دائر کی گئی درخواست کے بعد یہ معاملہ قانونی اور فلمی حلقوں میں موضوعِ بحث بن گیا ہے۔

پرنیت مورے کے شو میں ایم بی بی ایس طالبہ سجل پوار کے بیان پر ہنگامہ

جانچ کمیٹی تشکیل، معاملے کی تحقیقات، ممبئی کے معروف کے ای ایم اسپتال کی ایم بی بی ایس طالبہ سجل پوار کے ایک بیان پر سوشل میڈیا میں شدید ردعمل دیکھنے کو مل رہا ہے

ممبئی: ممبئی کے معروف کے ای ایم اسپتال کی ایم بی بی ایس طالبہ سجل پوار کے ایک بیان پر سوشل میڈیا میں شدید ردِعمل دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اسپتال انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ فی الحال سجل پوار کو معطل نہیں کیا گیا ہے، تاہم معاملے کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق کسی بھی تادیبی کارروائی سے قبل جانچ کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کیا جائے گا تاکہ حقائق مکمل طور پر سامنے آنے کے بعد مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔ کامیڈین پرنیت مورے کے ایک لائیو شو میں دیے گئے بیان کے بعد ممبئی کے معروف کے ای ایم اسپتال کی ایم بی بی ایس تیسرے سال کی طالبہ سجل پوار تنازع کی زد میں آ گئی ہیں۔ معاملہ سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیلنے کے بعد اسپتال انتظامیہ نے فوری طور پر جانچ کے احکامات جاری کرتے ہوئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ تنازع پرنیت مورے کے ایک لائیو شو کے دوران پیدا ہوا، جہاں ناظرین کے درمیان موجود سجل پوار سے میڈیکل کالج کی تعلیم اور اناٹومی کے موضوع پر گفتگو کی گئی۔ اسی دوران انہوں نے مبینہ طور پر ایسا تبصرہ کیا جس نے بعد میں شدید ردِعمل کو جنم دیا۔ وائرل ویڈیو میں سجل پوار کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ وہ اور ان کے بعض ساتھی میڈیکل تحقیق اور ڈیسکشن کے لیے عطیہ کیے گئے مردہ جسموں کے نجی اعضا کو دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ ویڈیو کے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد معاملہ شدت اختیار کر گیا، جس پر کے ای ایم اسپتال انتظامیہ نے فوری نوٹس لیا۔ اسپتال کے ڈین ڈاکٹر ہریش پاٹھک نے کہا کہ اسٹینڈ اپ شو کے دوران دیے گئے بیان سے پیدا ہونے والے تنازع پر مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس معاملے کی جانچ کے لیے دو رکنی خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جس میں انڈر گریجویٹ ہاسٹل کی وارڈن اور بایو کیمسٹری شعبے کی سربراہ ڈاکٹر انیتا چالک اور میڈیسن شعبے کی اسسٹنٹ پروفیسر اور سوشل میڈیا مینجمنٹ سے وابستہ ڈاکٹر شردھا مورے کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی وائرل ویڈیو کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ڈاکٹر ہریش پاٹھک نے مزید کہا کہ طبی پیشے میں عطیہ کیے گئے انسانی اجسام کے ساتھ ہمیشہ احترام کا رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور طلبہ کو اس حوالے سے باقاعدہ حلف بھی دلایا جاتا ہے۔ ان کے مطابق اس نوعیت کے بیانات نہ صرف طبی پیشے کی اخلاقی اقدار کے خلاف ہیں بلکہ اس شعبے کے وقار کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ اسپتال انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ فی الحال سجل پوار کو معطل نہیں کیا گیا ہے، تاہم معاملے کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق کسی بھی تادیبی کارروائی سے قبل جانچ کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کیا جائے گا تاکہ حقائق مکمل طور پر سامنے آنے کے بعد مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔ معروف اسٹینڈ اپ کامیڈین پرنیت مورے کے لائیو شو کے دوران ممبئی کے کے ای ایم (KEM) اسپتال کی ایم بی بی ایس طالبہ اور سوشل میڈیا انفلوئنسر سجل پوار کے بیان پر شدید ہنگامہ کھڑا ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر سخت ردِعمل کے بعد اب یہ معاملہ قانونی اور ادارہ جاتی سطح تک پہنچ چکا ہے۔

چھ نیشنل ایوارڈز اور ۴۴ فلمیں، بیٹے کی موت کے بعد ٹوٹ گئے تھے

بھارتی راجا، انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کیا کہا؟

معروف تمل فلم ہدایت کار، پروڈیوسر اور مصنف بھارتی راجا کا 84 برس کی عمر میں چنئی میں انتقال ہو گیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی سمیت فلمی دنیا کی متعدد شخصیات نے ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ بھارتی سنیما، خصوصاً تمل فلم انڈسٹری کے ایک سنہری دور کا اختتام ہو گیا۔ تمل سنیما کو اپنی منفرد فنکارانہ صلاحیت سے نئی شناخت دلانے والے نامور ہدایت کار، پروڈیوسر اور اسکرین رائٹر بھارتی راجا کا بدھ کے روز چنئی کے ایک نجی اسپتال میں 84 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال پر پورے ملک میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ اس افسوسناک موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک جذباتی پیغام جاری کرتے ہوئے بھارتی راجا کی خدمات کو یاد کیا اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے تعزیتی پیغام میں لکھا کہ "تھرو بھارتی راجا کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ وہ سنیما کی دنیا کی ایک عظیم شخصیت تھے جن کے کام نے تمل سنیما کو نئی پہچان دی۔ خاص طور پر انہوں نے دیہی زندگی کو نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں پردۂ سیمیں پر پیش کیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس غم کی گھڑی میں ان کی ہمدردیاں مرحوم ہدایت کار کے اہلِ خانہ اور ان کے کروڑوں مداحوں کے ساتھ ہیں۔ بھارتی راجا کا فلمی سفر اپنی مثال آپ تھا۔ سال 1977 میں ریلیز ہونے والی ان کی پہلی فلم "16 وتھینیلے" نے تمل سنیما میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ اس فلم میں بھارتی سنیما کے تین عظیم ستارے رجنی کانت، کمل ہاسن اور سری دیوی ایک ساتھ نظر آئے تھے۔ اپنی پہلی ہی فلم پر بھارتی راجا کو بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ ملا اور وہ راتوں رات ملک کے ممتاز فلم سازوں میں شمار ہونے لگے۔ انہوں نے اپنے طویل کیریئر میں تقریباً 44 فلموں کی ہدایت کاری کی اور 6 نیشنل فلم ایوارڈز سمیت درجنوں بڑے اعزازات اپنے نام کیے۔ انہیں دیہی زندگی کی سادگی، جدوجہد اور سماجی مسائل کو بڑے پردے پر حقیقت کے قریب پیش کرنے کے لیے خاص طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ فلمی دنیا کے اس عظیم فنکار کی ذاتی زندگی گزشتہ چند برسوں میں شدید صدمات سے گزری۔ سال 2024 میں ان کے اداکار بیٹے منوج بھارتی راجا کا محض 48 برس کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال ہو گیا تھا۔ جوان بیٹے کی موت نے بھارتی راجا کو گہرے صدمے سے دوچار کر دیا تھا اور ان کی صحت مسلسل گرتی چلی گئی۔ وہ طویل عرصے سے سانس کی تکلیف اور عمر سے متعلق مختلف بیماریوں میں مبتلا تھے۔ بالآخر بدھ کے روز چنئی میں انہوں نے آخری سانس لی اور بھارتی سنیما کا ایک روشن باب ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔